

انما يخشى الله من عباده العلماء (القرآن)
اللہ کے بندوں میں سے علماء ہی اس سے ڈرتے ہیں

مقام علم و علماء

تالیف

پیر طریقت ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری

تحریک تبلیغ القرآن انٹرنیشنل (شعبہ تبلیغ) جامعہ رضویہ ٹرسٹ سینٹرل کمرشل مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

فون و فیکس: 5836261 فون: 5884920

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انما یخشى الله من عباده العلماء (القرآن)
اللہ کے بندوں میں سے علماء ہی اللہ سے ڈرتے ہیں

اذا انتھی المؤمن الی باب الجنة یقال له لست بعالم ادخل
الجنة ویقال للعالم قف علی باب الجنة واشفع للناس

الحديث

جب مومن جنت کے دروازے پر جائے گا تو اس سے کہا جائے گا تم عالم نہیں ہو جاؤ جنت میں اور عالم سے کہا جائے گا
ٹھہرو۔ جنت میں اکیلے نہ جاؤ اور گنہگاروں کی شفاعت کر کے ان کو بخشوا کر جنت میں ساتھ لے جاؤ

مقام علم و علماء

تالیف

پیر طریقت ڈاکٹر منشی غلام سرور قادری

ناشر

تحریک تبلیغ القرآن انٹرنیشنل (شعبہ تبلیغ) جامعہ رضویہ ٹرسٹ سنٹرل کمرشل مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

297-61
ع 54 م
۱۲۷۷۲۵

کتاب کا نام : مقامِ علم و علماء

مصنف	:	پیر طریقت ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری ملقب بہ لقب "ناصر الدین"
کمپوزنگ	:	صاحبزادہ علامہ ڈاکٹر احمد سعید قادری
نظر ثانی	:	پروفیسر ظہیر الدین احمد قادری، مولانا رب نواز جامعہ رضویہ ٹرسٹ ماڈل ٹاؤن لاہور۔
ٹائٹیل ڈیزائنر	:	آر۔ ایم۔ اویس جاوید اقبال قادری جامعہ رضویہ ٹرسٹ ماڈل ٹاؤن لاہور۔
مطبع	:	تحریک تبلیغ القرآن
سن	:	2001ء
تعداد	:	-----
ہدیہ	:	-----

ناشر

تحریک تبلیغ القرآن (شعبہ تبلیغ) سنٹرل کمرشل مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور۔

فون نمبرز: 20-5884919-65, 5836261 فیکس نمبر- 5836261

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
1	مقدمہ	1
2	علم کی فضیلت قرآن سے	2
2	علم کی تین فضیلتیں	3
4	علماء کی گواہی کافی ہے	4
5	علم بلندی درجات کا باعث ہے	5
7	خیر و بھلائی	6
9	علماء کو مولوی کیوں کہتے ہیں	7
11	اللہ کی باتوں کو علماء ہی سمجھتے ہیں	8
14	عالم کون؟	9
14	دعائے مصطفیٰ ﷺ	10
15	طالب علم کا مقام	11
17	مقام عالم	12
17	ایک سوال اور اس کا جواب	13
18	عبادت گزاروں کے مقابلے میں عالم کا مرتبہ	14

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
15	رسول اللہ ﷺ فضائل و کمالات کے سورج ہیں	19
16	علم کی تعریف	19
17	نبیوں کے وارث	20
18	زکوٰۃ و خیرات کا بہترین مصرف	20
19	شیطان سب سے زیادہ کب خوش ہوتا ہے	23
20	دین کا علم سیکھنے سکھانے والے دوزخ سے آزاد ہیں	24
21	لجہ فکریہ	25
22	علماء کی محفل میں حاضری کا درجہ	26
23	سلیمانی انگھوٹی	27
24	عالم کی زیارت، مصافحہ اور صحبت	27
25	کمال درجہ	29
26	اللہ کا درود	30
27	فرشتوں کا درود	31
28	بندوں کا درود	31

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
31	ایک آیت کا سیکھنا سو رکعت سے بہتر	29
33	ایک ہزار رکعت کا ثواب	30
34	امام مالک کا فرمان	31
34	دنیا اور جو دنیا میں ہے ملعون ہے	32
35	دنیا کیا ہے	33
36	عالم اور متعلم	34
36	سب سے بہتر صدقہ و خیرات	35
37	علماء ستارے ہیں	36
38	زمین کے چمکتے سورج	37
40	اللہ تعالیٰ قیامت کے دن علماء سے کیا فرمائے گا	38
40	عالم و متعلم میں ہی بھلائی ہے	39
41	حلاکت سے بچنے کا ذریعہ علم یا علم والوں سے محبت	40
42	نبوی مشن	41
45	قیامت کے دن عالم دین شفاعت کرے گا	42

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
46	انبیاء کے قائم مقام	43
47	عالم کا درجہ جنت میں عابد سے کس قدر اونچا ہوگا	44
48	ایک عالم دین سے تھوڑی دیر شریعت کی بات سیکھنے کا ثواب	45
52	شرم کی بات	46
53	شرعی موقف	47
55	وارثت نبویہ	48
56	سب سے افضل عبادت	49
56	مشکل آسان کرنا	50
58	طالب علم کو خوش آمدید	51
59	علم حاصل کرنا افضل جہاد ہے	52
62	قابل توجہ	53
63	افضل جہاد	54
63	چھوٹا اور بڑا جہاد	55
65	عالم مجاہد سے افضل ہے	56

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
66	دین کے علم والے اور نبی کے درمیان فرق	57
67	ستر صد یقین کا ثواب	58
68	حج کامل کا ثواب	59
72	رسول اللہ ﷺ کے جانشین	60
73	علماء کی توہین کفر ہے	61
74	علماء کی مجلس جنت کا باغ ہے	62
75	علماء سے تواضع اور ان کی پیروی کا حکم	63
75	بے دینوں سے علم حاصل نہ کرو	64
76	وہ زمانہ نہ آئے جس میں علماء کی پیروی نہ کی جائے	65
76	عالم کی موت	66
78	اللہ کا مقرر کیا ہوا بادشاہ	67
78	اللہ کے امین	68
79	علماء کی پیروی کرو	69
80	ایک سوال اور اس کا جواب	70

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
82	علماء پر فرض	71
82	روزی کا ضامن اللہ ہوگا	72
82	عالم دین کے قلم کی روشنائی شہید کے خون سے بہتر ہے	73
84	یہاں ہوتے ہوئے جنت میں ہے	74
84	عالم کی نیند	75
85	بے علم پیر و صوفی	76
86	شیطان کی پیٹھ توڑیں	77
87	علماء کی تعظیم اللہ اور رسول ﷺ کی تعظیم ہے	78
87	امت میں سب سے بہتر	79
90	رشتہ دار	80
91	قرأت قرآن	81
92	علم کی دولت	82
93	عالم کی ایک رکعت	83
93	حضور ﷺ کی ایک حدیث کا علم	84

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
94	علماء کا حشر	85
95	ایک حدیث کی تبلیغ کا ثواب	86
95	ایک درجہ کا فرق	87
96	بڑی عمر میں علم حاصل کرنا	88
97	بخشش ہی بخشش	89
98	باپ کی بخشش ہوگئی	90
99	عظیم ہستی	91
99	غیب سے روزی اور مقصد میں کامیابی	92
100	شہیدوں سے ہونگے	93
100	اہل جنت، جنت میں علماء کے محتاج ہونگے	94
102	اچھے حکمران اور امراء	95
103	اللہ کی طرف بلانا	96
103	تبلیغ کا کام	97
103	تبلیغ یا تلقین	98

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
104	اللہ کی رحمت ہو	99
105	ثمرۂ ایمان	100
105	فقیہ	101
106	امراء علماء کی دروازے پر	102
107	حکمرانوں کے حکمران	103
107	عالم کو دیکھنا عبادت ہے	104
109	علماء کا انجام	105
109	ایک خواب	106
110	عالم دین کی مجلس میں حاضری	107
111	انسان کامل	108
112	عالم دین کے پیچھے نماز پڑھنے کا درجہ	109
113	علماء اللہ اور بندوں کے درمیان وسیلہ ہے	110
115	شیخ	111
116	صدقہ جاریہ	112

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
117	تلاوت قرآن یا درس قرآن	113
117	عالم کی موت	114
119	بھاری بھرم فیسوں والے لوگ اور کمرشل تعلیمی ادارے	115
120	درس نظامی کیا ہے	116
121	رزق کریم	117
122	علماء نہ ہوں تو	118
122	ماں باپ سے بڑھ کر مہربان	119
123	خلافت الہیہ	120
124	پہلے قرآن و سنت کا علم پھر تصوف	121
125	فاسق	122
125	تصوف	123
127	سب سے افضل	124
128	واجب الاطاعت	125
129	تعظیم	126

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
129	عالم کا حق	127
130	علماء ہی اولیاء ہیں	128
131	حضرت معاویہ	129
133	امام ابو اللیث	130
133	علماء کی موت لوگوں کی موت ہے	131
134	علماء کے ساتھ ہونے کا حکم	132
135	حکم والے	133
136	بچے	134
137	علماء کی غیبت و توہین	135
138	عالم سے برکت حاصل کرو	136
140	قرآن کا علم حاصل کرنا جہاد سے افضل ہے	137
140	امام ابن عساکر	138
141	امام سہروردی	139
142	تشبیہ	140

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
143	طا لبعلم دین کی محبت	141
144	پہلی حدیث	142
144	صغیر و کبیرہ	143
144	دوسری حدیث	144
145	محبت کے تقاضے	145
145	تیسری حدیث	146
146	چھوٹی حدیث	147
146	پانچویں حدیث	148
147	بلا حساب شفاعت	149
147	پہلی حدیث	150
148	دوسری حدیث	151
149	علم حاصل کرنے میں جلدی کرو	152
150	ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے	153
151	علم پر خرچ کرنا ثواب ہے	154

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
152	مامون	155
152	امام غزالی	156
152	امام شعمی	157
153	اللہ کے محبوب ترین	158
153	ہر مسلمان پر فرض	159
155	علماء کے ساتھ رہو	160
156	عالم کو دیکھنا	161
157	ایک عجیب پیش گوئی	162
158	علماء و مقررین	163
160	عالم کا احترام ہر حال میں فرض ہے	164
161	امام ابن شنبوذ کا عجیب واقعہ	165
163	علم کی باتیں کرنا جہاد ہے	166
165	احترام علماء	167
167	عالم کی تعظیم اللہ کی تعظیم ہے	168

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
167	علماء کے آگے چلنا گناہ کبیرہ ہے	169
168	اس سے علماء کی عظمت کا پتہ چلا	170
168	علماء کا کمال ادب	171
169	تکلیف پہنچانے کے طریقے	172
170	علماء کا ادب	173
171	سونا چاندی تانبا	174
172	ہمیشہ قائم رہنے والا گروہ	175
172	طالب علم کی حیثیت یا مقام قرآن میں	176
173	جلدی کرو	177
175	صاحب علم و عرفان	178
175	امام شافعی	179
176	امام عبداللہ ابن مبارک	180
177	عمر بن عبدالعزیز	181
177	امام شاطبی	182

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
178	امام غزالی	183
179	امام معاویہ بن قرہ	184
180	حضرت عثمان	185
181	زہد	186
182	امام ربیعہ بن عبدالعزیز	187
182	امام ابو حازم	188
183	مفتی غلام سرور قادری	189
184	امام حبیشی	190
185	حضرت انس کے لئے دعا	191
186	دنیا	192
188	دین و دنیا ساتھ ساتھ	193
188	دعائے مصطفیٰ ﷺ	194
190	الغرض	195
191	علم و حلم	196

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
191	سب سے بہتر علم قرآن و حدیث کا ہی علم ہے	197
192	سب سے بہتر	198
192	فقیہ حلیم الطبع ہی ہوتے ہیں	199
194	امام شافعی	200
194	علم سے محبتیں کی صورتیں	201
194	علم کی مجلس	202
194	لقمان حکیم کی بیٹے کو وصیت	203
196	علم کے بغیر عبادت کا انجام	204
197	سفیان ثوری	205
198	علماء پر شہید رشک کریں گے	206
198	ضروری چیز	207
199	علم حاصل کرنے میں رکاوٹیں	208
199	پہلی رکاوٹ	209
201	شیطان کا مشن	210

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
202	دوسری رکاوٹ	211
202	تیسری رکاوٹ	212
203	چوتھی رکاوٹ	213
204	آپ میرے کام کے نہیں	214
206	پانچویں رکاوٹ	215
207	چھٹی رکاوٹ	216
209	عالم کی مجلس میں حاضری کے سات فائدے	217
210	ہوا میں پرندے علماء کا ذکر کرتے ہیں	218
211	ساتویں رکاوٹ	219
211	آٹھویں رکاوٹ	220
212	کسب حلال	221
213	امراء سے گزارش	222
215	علماء کا اٹھ جانا	223
216	تخلیق عالم کا مقصد	224

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
217	اپیل	225
218	علمی ترقی کیسے ہو	226
219	فتنوں سے حفاظت	227
220	سچ والے کون	228
212	علماء کا وسیلہ پکڑو	229
222	حضرت فضل بن عیاض	230
227	حضرت عمر کے مشیر	231
228	راخ فی العلم کون؟	232
229	مولانا جامی	233
232	بازل کون؟	234
233	حضرت علی المرتضیٰ کا فرمان	235
233	فخر کی قسمیں	236
234	امام جمال الدین	237
235	علم کے ذریعہ ایمان محفوظ	238

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
236	صرف علماء کے کہنے پر چلو	239
238	مفتی کی بے ادبی	240
239	شریعت پر عمل سے مصیبتیں دور ہوتی ہیں	241
240	فتویٰ اور فیصلے سے بچنا	242
241	قیامت کی نشانی	243
241	علماء اور مال و دولت	244
244	ایک حقیقت	245
245	روئے زمین پر سب سے بہتر طبقہ علماء ہیں	246
246	حفیظ و علیم	247
247	ضروری ہے کہ قوم کا خزانہ دین دار ہاتھوں میں ہو	248
248	امام شافعی	249
249	حجۃ الاسلام	250
249	امام عبداللہ بن مبارک	251
251	علم کونسا ہے	252

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
251	تمام مسلمانوں پر فرض	253
253	قبر کا ساتھی	254
253	وحی موسیٰ	255
254	علم دین سیکھنا فرض ہے	256
254	مسائل	257
255	علم	258
257	عالم دین کو زکوٰۃ دینا فرض ہے	259
258	امام حسن	260
259	امام سرخسی	261
260	امام ابو حفص	262
262	ایک شہر سے دوسرے شہر	263
263	علماء کو سلام کرنے، ان کی خدمت میں بیٹھنے اور ان کی زیارت کرنے کا ثواب	264
264	علماء کی تعظیم	265
265	ایک نگاہ سے فرشتہ	266

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
266	عالم کی ایک ایک بات سے فرشتہ پیدا ہوتا ہے	267
267	عالم کو دیکھنا عبادت، آنکھ اور دل کا نور ہے	268
267	عالم دین کی صحت میں بیٹھنے والا قیامت کے دن رسول ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوگا	269
268	جنت کی ضمانت	270
269	عالم کی قبر کی زیارت	271
270	علماء و علم قرآن	272
270	عالم سے بڑا کوئی نہیں	273
271	مفتی قائم مقام نبی	274
272	فضیلت فقہ	275
272	امام محمد	276
273	محنت کی ضرورت	277
274	عالم کا مقام مجاہد سے بڑھ	278
275	تعلیم کا ثواب	279
275	حضور اکرم ﷺ اور خلفاء راشدین کے زمانے میں تعلیم دین کا انتظام	280

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
275	وظائف	281
276	امام ابو عبیدہ لکھتے ہیں	282
278	امت پر علماء کی تعظیم فرض ہے	283
282	حضرت عبداللہ بن مبارک	284
284	یحییٰ برکی اور حضرت سفیان ثوری	285
286	شفاعت عالم	286

☆ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ☆

میں نے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے والد ماجد رئیس المحققین، عمدة العارفین قطب زمان مولانا شاہ نقی علی خان علیہ الرحمۃ والرضوان کا علم و علماء کی فضیلت و شان سے متعلق تقریباً ۱۵-۱۶ صفحات کا ایک رسالہ دیکھا تھا جس کا نام ہے فضل العلم و العلماء جسمیں آپ نے قرآن و سنت و ائمہ اہلسنت کے اقوال کی روشنی میں نہایت اختصار و جامعیت کے ساتھ علم و علماء دین کے مقام و مرتبہ کو بیان فرمایا مگر اسکی اردو عالمانہ و فاضلانہ انداز کی تھی جس سے ہر شخص مستفید نہیں ہو سکتا، میں نے سوچا کہ آپ کے اس رسالہ مبارکہ میں مزید دلائل کا اضافہ کر کے اسے ایک نئے اور آسان انداز کے ساتھ پیش کیا جائے تاکہ اسے ہر شخص سمجھ سکے اور اس سے مستفید ہو سکے لہذا میں نے یہ کتاب ایک نئے مدلل اور آسان انداز میں لکھی اسمیں حضرت موصوف علیہ الرحمۃ کے رسالہ مبارکہ کو بھی سمودیا تاکہ اسے الگ شائع کرنے کی ضرورت نہ رہے اور وہ بھی چھپا ہوا ملتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کے ذریعے ہر عام و خاص صاحب ایمان کو علم و علماء دین کی شان و مقام سمجھنے کی توفیق بخشے اور دینی علوم کو فروغ دینے میں بھرپور تعاون کی توفیق بخشے (آمین)۔

﴿طالب دعا ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری﴾

﴿ علم کی فضیلت قرآن سے ﴾

﴿ آیت نمبر ۱ ﴾

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے

شهد الله انه لا اله الا هو و الملائكة و اولو العلم

قائما بالقسط -

(سورة آل عمران آیت ۱۸)

اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی عبادت (بندگی) کے لائق نہیں اور اس کے فرشتوں نے اور عالموں نے (بھی) انصاف کے ساتھ (یہی گواہی دی)

﴿ علم کی تین فضیلتیں ﴾

اس آیت کریمہ سے علم کی تین فضیلتیں ثابت ہوتی ہیں۔

۱۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنے فرشتوں کے ساتھ ہی علماء کا ذکر فرمایا اور یہ علماء کے لئے ایک انتہائی عظمت و بڑائی کی بات ہے۔

۲۔ دوسری یہ کہ علماء کو فرشتوں کی طرح اپنی وحدانیت کا گواہ ٹھہرایا اور ان کی گواہی کو اپنی الوہیت (خدا ہونے) کے ثبوت کی دلیل قرار دیا۔

۳۔ تیسری یہ کہ علماء کی گواہی کو فرشتوں کی گواہی کی طرح معتبر اور اہم ٹھہرایا۔

یا۔

اس آیت کی تفسیر میں امام ابو حفص بن علی ابن عادل دمشقی حنبلی متوفی

۸۸۰ھ اپنی تفسیر اللباب فی علوم الکتاب میں لکھتے ہیں۔

دلت هذه الاية على فضل العلم وشرف العلماء
فانه لو كان احد اشرف من العلماء لقرنه الله تعالى
باسمه و اسم ملائكته كما قرن الله اسم العلماء قال
تعالى لنبیه صلی اللہ علیہ وسلم قل رب زدنی علما
(طہ ۱۱۴)

فلو كان شئ اعز واشرف من العلم لا امر الله تعالى
نبیه المزید منه كما امره ان یستزید من العلم و قال
صلی اللہ علیہ وسلم العلماء ورثة الانبیاء و قال صلی اللہ علیہ وسلم العلماء امانة الله
على خلقه۔

ترجمہ:-

اس آیت نے اس بات کی طرف رہنمائی کی ہے کہ علم ہی افضل نعمت اور
امت میں علماء ہی کا بڑا اونچا مقام ہے، کیونکہ اگر اللہ کے نزدیک علماء سے بڑھ کر کسی کا
درجہ ہوتا تو ضرور اللہ اس کا نام اپنے نام اور اپنے فرشتوں کے نام کے ساتھ، ملاتا
جیسے اللہ نے علماء کا نام ملایا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ اے حبیب
دعا کیجئے اور کہیے اے میرے رب میرے علم کو زیادہ کر، تو اگر علم سے بڑھ کر کوئی
نعمت ہوتی تو اللہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی زیادتی کی دعا کرنے کا حکم دیتا جیسے علم میں زیادتی
کی دعا کرنے کا حکم دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علماء نبیوں کے وارث ہیں اور فرمایا علماء،
اللہ کی مخلوق پر اس کے امین ہیں (کہ اللہ نے ان کو اپنی مخلوق کے لئے علم امانت دی

ہے تا کہ وہ ان تک اس کی نعمت پہنچائیں۔

﴿ آیت نمبر ۲ ﴾

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

قل كفى بالله شهيدا بيني و بينكم ومن عنده
علم الكتاب۔

(سورة الرعد ۲۳)

ترجمہ:-

(فرمادیتے ہیں! اللہ میرے اور تمہارے درمیان کافی گواہ ہے اور ہر وہ شخص جس
کے پاس (اللہ کی کتاب کا علم ہے) کافی گواہ ہے۔)

﴿ علماء کی گواہی کافی ہے ﴾

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اور فرشتوں کی گواہی کے ساتھ علماء (جو اللہ
کی کتاب کا علم رکھتے ہیں) کی گواہی کو بھی کافی قرار دیا ہے یہ علماء کی بہت بڑی عزت
افزائی ہے جو اللہ نے فرمائی ہے تفسیر اللباب فی علوم الکتاب میں ہے ای ومن
عنده علم القرآن یعنی اس کی گواہی کافی ہے جس کے پاس قرآن کا علم ہے
(تفسیر اللباب فی علوم الکتاب ج ۱۱ ص ۳۲۶ للامام الغرابی حفص عمر بن
علی دمشقی متوفی ۵۸۸۰)

﴿ آیت نمبر ۳ ﴾

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

يرفع الله الذين آمنوا منكم و الذين أوتوا العلم

درجات

(سورة المجادلة ١١)

ترجمہ:-

اللہ تم میں اس کو جو ایمان لائے اونچا کرتا ہے اور (خاص کر) ان کو جو علم دے گئے کئی درجے اونچا کرتا ہے۔

﴿علم، بلندی درجات کا باعث ہے﴾

اس آیت سے ثابت ہوا کہ ایمان کی طرح علم بھی درجات کی بلندی کا سبب

ہے۔

﴿آیت نمبر ۴﴾

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

والراسخون في العلم يقولون انا به كل من

عند ربنا وما يذكرا اولوا الالباب۔

(آل عمران ۷)

ترجمہ:-

اور جو ایمان میں پکے ہیں وہ کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے (جو قرآن میں ہے) سب ہمارے رب کے پاس سے ہے اور نصیحت عقل والے ہی مانتے ہیں

کمال ایمان و عقل :-

یہ آیت، علم والوں کے کامل الا ایمان اور کامل العقل ہونے اور ان کے انتہائی فرمانبردار ہونے کا واضح ثبوت ہے۔

﴿ آیت نمبر ۵ ﴾

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

انما يخشى الله من عباده العلماء

(الفاطر ۲۸)

ترجمہ :-

اللہ کے بندوں میں سے علماء ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس بات کو ایک عجیب انداز سے بیان فرمایا ہے کہ اللہ سے علماء ہی ڈرتے ہیں اور وجہ حصر یہ ہے کہ دوسرے لوگ بھی اگرچہ اللہ سے ڈرتے ہیں لیکن ویسے نہیں ڈرتے جیسے علماء ڈرتے ہیں۔

مطلب یہ کہ اللہ سے صحیح معنوں میں اور مکمل طور پر صرف اور صرف علماء ڈرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے قہر و زبردست ہونے، اس کے بے نیاز و بے پروا ہونے، کو دوزخ کے حالات اور قیامت کی ہولناکیوں کو جب تک کوئی شخص تفصیل سے نہیں جانتا وہ اللہ تعالیٰ سے کما حقہ ڈر نہیں سکتا۔ لیکن ان چیزوں کی تفصیل چونکہ علماء جانتے ہیں اس لئے وہ اللہ تعالیٰ سے کما حقہ ڈرتے ہیں۔

﴿ خیر و بھلائی ﴾

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:-

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

ترجمہ:-

اللہ اپنے جس بندے سے بھلائی (دنیا و آخرت کی کامیابی) کا ارادہ

فرماتا ہے اسے شریعت کے احکام (قرآن و سنت) کا عالم بناتا ہے۔ اس حدیث کو

امام بخاری و مسلم و ابن ماجہ اور امام ابو یعلیٰ نے اپنی اپنی سندوں سے روایت کیا اور

امام ابو یعلیٰ کی روایت میں یہ الفاظ مزید بھی ہیں کہ **ومن لم یفقہہ لم یبال**

بہ اور جسے اس نے شریعت (قرآن و سنت) کا علم نہ دیا (کہ اس نے خود ہی نہیں

سیکھا) اللہ اس کی پروا نہیں فرماتا (کیونکہ وہ احکام شریعت سے جاہل رہا سیکھنے کی

کوشش نہ کی)

امام طبرانی نے اس حدیث کو طبرانی میں روایت کیا اس کے الفاظ یہ ہیں

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے

فرمایا کہ:-

یا ایہا الناس انما العلم بالتعلم والفقہ بالفقہ ومن

یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین وانما یخشی اللہ من

عبادہ العلماء۔

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۹۲)

ترجمہ:-

اے لوگو! علم محنت کے ساتھ سیکھنے سے ہی حاصل ہوتا ہے اور خاص کر شریعت کے احکام کا علم پوری کوشش خرچ کرنے سے ہی حاصل ہوتا ہے اور اللہ اپنے جس بندے سے دنیا و آخرت کی بھلائی اور کامیابی کا ارادہ فرماتا ہے اسے شریعت (قرآن و سنت کے احکام) کا علم دیتا ہے اور اللہ کے بندوں میں سے اس سے کما حقہ علماء ہی ڈرتے ہیں۔

وضاحت:-

اس حدیث میں دو علموں کا ذکر آیا ہے ایک عام علم اور دوسرا خاص فقہ کا علم۔ عام علم سے مراد فقہ سیکھنے سے پہلے کا علم ہے جیسے عربی قواعد و ضوابط (گرامر) عربی زبان؛ و عربی ادب کیونکہ پہلے یہ علم سیکھیں گے توفیقہ (قرآن و سنت کے احکام) کا علم سیکھنا آسان ہوگا اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں پر زور دیتے تھے کہ وہ قرآن و سنت کو پوری طرح سمجھنے کے لئے عربی لغت و عربی ادب پر عبور حاصل کریں۔

آپ کا فرمان ہے۔ **علیکم بديوان العرب** کہ عرب شعراء کا کلام پڑھو، تاکہ تمہیں عربی زبان پر عبور ہو پھر تم قرآن و سنت و فقہ کے علوم سیکھنے میں آسانی پاؤ گے۔

﴿ آیت نمبر ۶ ﴾

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ولكن كونوا ربانيين بما كنتم تعلمون الكتاب

وبما كنتم تدرسون -

(ال عمران ۷۹)

ترجمہ:-

اور لیکن تم اللہ والے ہو جاؤ اس لئے کہ تم (اللہ کی) کتاب (لوگوں کو) سکھاتے ہو اس لئے کہ تم (اسے خود بھی) پڑھتے ہو۔

﴿ علماء کو مولوی کیوں کہتے ہیں؟ ﴾

اس آیت سے واضح ہو گیا کہ علم کا تقاضا یہ ہے کہ عالم سارے جہان سے محبت کا تعلق توڑ کر ایک اللہ سے محبت کا تعلق جوڑ لے اور اسی سے کام رکھے اور یہ کام علماء ہی کرتے ہیں کیونکہ جہاں کہیں اللہ کے احکام کی خلاف ورزی ہوتی دیکھتے ہیں اللہ کی محبت انہیں اس کے خلاف آواز بلند کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ اس لئے علماء کو مولوی کہتے ہیں مولوی میں یا نسبت کی ہے یعنی مولیٰ تعالیٰ سے نسبت رکھنے والا اور ایک اللہ جل شانہ کا ہو کر رہ جانے والا۔

﴿ آیت نمبر ۷ ﴾

اللہ کی بھلائی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

من یؤتی الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا

(البقرة ۲۶۹)

ترجمہ:-

اے لوگو! علم محنت کے ساتھ سیکھنے سے ہی حاصل ہوتا ہے اور خاص کر شریعت کے احکام کا علم پوری کوشش خرچ کرنے سے ہی حاصل ہوتا ہے اور اللہ اپنے جس بندے سے دنیا و آخرت کی بھلائی اور کامیابی کا ارادہ فرماتا ہے اسے شریعت (قرآن و سنت کے احکام) کا علم دیتا ہے اور اللہ کے بندوں میں سے اس سے کما حقہ علماء ہی ڈرتے ہیں۔

وضاحت:-

اس حدیث میں دو علموں کا ذکر آیا ہے ایک عام علم اور دوسرا خاص فقہ کا علم۔ عام علم سے مراد فقہ سیکھنے سے پہلے کا علم ہے جیسے عربی قواعد و ضوابط (گرامر) عربی زبان؛ و عربی ادب کیونکہ پہلے یہ علم سیکھیں گے تو فقہ (قرآن و سنت کے احکام) کا علم سیکھنا آسان ہوگا اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں پر زور دیتے تھے کہ وہ قرآن و سنت کو پوری طرح سمجھنے کے لئے عربی لغت و عربی ادب پر عبور حاصل کریں۔

آپ کا فرمان ہے۔ **علیکم بديوان العرب** کہ عرب شعراء کا کلام پڑھو، تاکہ تمہیں عربی زبان پر عبور ہو پھر تم قرآن و سنت و فقہ کے علوم سیکھنے میں آسانی پاؤ گے۔

﴿ آیت نمبر ۶ ﴾

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ولكن كونوا ربانيين بما كنتم تعلمون الكتاب

وبما كنتم قد رسون -

(ال عمران ۷۹)

ترجمہ:-

اور لیکن تم اللہ والے ہو جاؤ اس لئے کہ تم (اللہ کی) کتاب (لوگوں کو) سکھاتے ہو اس لئے کہ تم (اسے خود بھی) پڑھتے ہو۔

﴿ علماء کو مولوی کیوں کہتے ہیں؟ ﴾

اس آیت سے واضح ہو گیا کہ علم کا تقاضا یہ ہے کہ عالم سارے جہان سے محبت کا تعلق توڑ کر ایک اللہ سے محبت کا تعلق جوڑ لے اور اسی سے کام رکھے اور یہ کام علماء ہی کرتے ہیں کیونکہ جہاں کہیں اللہ کے احکام کی خلاف ورزی ہوتی دیکھتے ہیں اللہ کی محبت انہیں اس کے خلاف آواز بلند کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ اس لئے علماء کو مولوی کہتے ہیں مولوی میں یا نسبت کی ہے یعنی مولیٰ تعالیٰ سے نسبت رکھنے والا اور ایک اللہ جل شانہ کا ہو کر رہ جانے والا۔

﴿ آیت نمبر ۷ ﴾

اللہ کی بھلائی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

من یؤتی الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا

(البقرة ۲۶۹)

ترجمہ:-

جسکو حکمت دی گئی، بے شک اسے بہت بھلائی دی گئی۔
 اور حکمت سے شریعت کے احکام کا علم مراد ہے۔ یعنی جسے شریعت کا علم دیا گیا اسے
 بہت بھلائی دی گئی۔
 چنانچہ حدیث میں ہے

من یرید اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

(صحیح بخاری)

ترجمہ:-

اللہ اپنے جس بندے سے بھلائی (کرنے کا اور اسے بھلائی دینے) کا
 ارادہ فرماتا ہے اسے شریعت کے احکام کا علم دیتا ہے۔

اور ظاہر ہے جسے بہت بھلائی دی جائے اس کا درجہ و مرتبہ بہت بڑا ہوگا۔

﴿ آیت نمبر ۸ ﴾

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وتلك الامثال نضربها للناس وما

یعقلها الا العالمون۔

(العنکبوت ۴۳)

ترجمہ:-

اور یہ مثالیں ہیں جنہیں ہم لوگوں کے لئے بیان فرماتے ہیں اور ان

مثالوں کو علماء ہی سمجھتے ہیں۔

﴿ اللہ کی باتوں کو علماء ہی سمجھتے ہیں ﴾

اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے اسرار و رموز اور بھید کی باتوں کو علماء کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور اس سے علماء کی شان ظاہر ہوتی ہے۔

﴿ آیت نمبر ۹ ﴾

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وقال الذين أوتوا العلم و يلکم ثواب الله خير
لمن آمن وعمل صالحا

(القصص ۸۰)

ترجمہ:-

ان لوگوں نے جنہیں علم دیا گیا، بولے تمہاری خرابی، اللہ کا ثواب اس شخص کے لئے بہتر ہے جو ایمان لایا اور اس نے اچھے کام کئے۔
آخرت کی قدر و منزلت علماء ہی جانتے ہیں۔
اس آیت سے واضح ہو گیا کہ آخرت کی قدر و منزلت علماء ہی جانتے ہیں۔

﴿ آیت نمبر ۱۰ ﴾

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

قل هل يستوى الذين يعلمون و الذين لا

يعلمون (الزمر ۹)

ترجمہ:-

فرمادیجئے! کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے، برابر ہیں؟
یعنی برابر نہیں ہو سکتے کہ جاہل کسی طرح بھی عالم کے مرتبہ کو نہیں پہنچتا اس
آیت میں بتایا گیا ہے کہ عالم کا درجہ غیر عالم سے اوپر ہے۔

اس میں نسب کی کوئی تخصیص نہیں کی گئی غیر عالم خواہ کسی بھی خاندان اور
نسب سے تعلق رکھتا ہو وہ عالم کے برابر نہیں ہو سکتا اسی لئے فقہاء فرماتے ہیں جیسا کہ
فتاویٰ شامی اور قاضی خاں کے حوالہ سے ہے۔

فالعالم العجمی یكون كفوا للجاهل العربی و
العلویة لان شرف العلم فوق شرف النسب و العالم الفقیر
یکون كفوا للغنی الجاهل و الوجه فیہ ظاہر لان شرف
العلم فوق شرف النسب فشراف المال اولی -

(فتاویٰ شامی ج ۳ ص ۹۲)

ترجمہ:-

یعنی عالم جو عربی نہیں ہے وہ غیر عالم عربی کا کفو ہے اس کے خاندان
میں شادی کر سکتا ہے اور سیدہ کا بھی کفو ہے اس سے بھی شادی کر سکتا ہے کیونکہ علم کی
بزرگی خاندان کی بزرگی سے اوپر ہے اور فتح القدر میں اسی کو پسند کیا اور فتاویٰ بزازیہ
میں اسی کو یقینی بات قرار دیا اور اس قدر زائد لکھا کہ عالم جو دولت مند نہ ہو وہ دولت مند غیر عالم
کی کفو ہے اور اس کی وجہ ظاہر ہے کہ علم کی شان و عظمت نسب کی شان و عظمت سے اوپر

ہے تو اس کی شان و عظمت مال و دولت کی شان و عظمت سے بطریق اولیٰ بڑھ کر ہوگی۔

پھر علامہ شامی فرماتے ہیں کہ امام خیر الدین الرملیؒ متوفی ۱۰۸۱ھ مجمع الفتاویٰ سے نقل فرماتے ہیں کہ

العالم یكون كفوا للعلوية لان شرف الحسب اقوى من شرف النسب

(شامی ج ۳ ص ۹۲)

عالم کا سیدہ کے ساتھ نکاح ہو سکتا ہے کیونکہ علم کا درجہ نسب کے درجہ سے بڑھ کر ہے۔

پھر علامہ شامی فتاویٰ خیریہ کے آخر کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ امام خیر الدین رملیؒ نے فرمایا۔

قریشی جاہل تقدم فی المجلس علی عالم انه یحرم وعلیه اذ کتب العلماء طافحة بتقدم العالم علی القرشی ولم یفرق سبحانه و تعالیٰ بین القرشی و غیره فی قوله ”هل یتوی الذین یعلون والذین لا یعلمون“
کان شرف العلم اقوی من شرف النسب۔

(فتاویٰ شامی ج ۳ ص ۹۲-۹۳)

ترجمہ:-

غیر عالم سید کا مجلس میں عالم سے اونچا یا آگے بیٹھنا حرام ہے کیونکہ فقہاء کی

کتا ہیں اس بات کے حوالوں سے بھری پڑی ہیں کہ عالم کا درجہ سید کے درجہ سے اونچا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں کہ کیا عالم اور غیر عالم برابر ہو سکتے ہیں؟ (غیر عالم میں) سید اور غیر سید کا فرق نہیں کیا لہذا علم کا درجہ خاندان کے درجہ سے اونچا ہے اسی طرح فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۹۰ میں اور فتاویٰ قاضی خاں ج ۱ ص ۳۵۱۔ اور جامع الرموز ج ۱ ص ۴۷۰ اور الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج ۲ ص ۵۵ میں ہے کہ عالم کا درجہ غیر عالم سید سے اوپر ہے۔

﴿عالم کون؟﴾

عالم وہ ہے جسے عربی زبان پر اس قدر عبور ہو کہ وہ پیش آنے والے مسائل کو کسی کی مدد کے بغیر قرآن آپ حدیث سے نکال سکے۔

﴿آیت نمبر ۱۱﴾

﴿دعائے مصطفیٰ ﷺ﴾

قل رب زدنی علما (ط ۱۱۴)

ترجمہ:-

اے حبیب! ﷺ کہئے (دعا کرتے رہئے) اے میرے رب میرے علم کو

زیادہ کر۔

قرآن کریم اور تفاسیر کی روشنی میں عالم دین کا مقام بیان کرنے کے بعد اب ہم

احادیث مصطفیٰ ﷺ کی روشنی میں مقام علم و علماء عرض کرتے ہیں۔

﴿طالب علم کا مقام﴾

بلاشبہ عالم کا مقام و مرتبہ تو مسلم ہے، مگر طالب علم کی شان یہ ہے کہ وہ زمین پر چلتا پھرتا جنتی ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث شریف میں ہے یہ حدیث ہم پانچ ٹکڑوں میں الگ الگ عنوانوں سے نقل کرتے ہیں۔

﴿حدیث نمبر﴾

(۱) من سلك طريقا يبتغى فيه علما سلك الله به

طريقا الى الجنة۔

ترجمہ:-

جو شخص کسی راستے پر چلے جس میں وہ علم کی تلاش کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے

جنت کے راستے پر چلاتا ہے۔

لیجئے یہاں قرآن و سنت کے علم کی تلاش میں نکلنے والے شخص (طالب علم)

کی شان دیکھئے کہ وہ علم کی طلب کے لئے زمین پر چل رہا ہے ادھر اللہ تعالیٰ اس کے

لئے آسمانوں پر جنت میں راستہ بنا رہا ہے جب شاگرد کا مقام یہ ہے تو اسے پڑھانے

والے استاذ (عالم) کا کیا مقام ہوگا اس سے آگے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

(۲) وان الملائكة لتضع اجنحتها رضى لطالب

العلم

ترجمہ:-

بلاشبہ فرشتے طالب علم کی خوشی کے لئے اس کے پاؤں تلے اپنے پر بچھاتے ہیں۔

یہ تو طالب علم کی شان ہے کہ علم دین (قرآن و سنت کی تعلیم) حاصل کرنے کے لئے وہ زمین پر چلتا ہے تو جنت میں اس کے لئے راستہ بنایا جا رہا ہے اور فرشتے اس کی خوشی کے لئے اس کے پاؤں تلے نوری پر بچھا رہے ہیں اور تحفہ نصائح میں ایک حدیث شریف کے حوالہ سے مصنف تحفہ نصائح فرماتے ہیں کہ طالب کو ایک قلم (جس سے وہ قرآن و حدیث کے مسائل لکھے) دینے والوں کو اللہ جنت عطا فرمائے گا۔

یہ تو ایک قلم دینے کا حال ہے کہ اسے طالب علم کو ایک قلم دینے کے بدلہ جنت کا ایک باغ عطیہ ملے گا اور وہ سخی لوگ جو طلباء کے اخراجات کے لئے دینی مدارس کی بھرپور امداد کرتے ہیں، وہ کتنی جنتوں کے حقدار ہوں گے۔ یہ خود ہی سوچئے ایک اور حدیث میں ہے کہ اگر قرآن و سنت کا علم حاصل کرنے والا طالب ایک قبرستان سے گزرے تو اس کی برکت سے اس قبرستان کے عذاب میں پکڑے ہوئے گناہگاروں سے چالیس دن تک کے لئے عذاب اٹھایا جاتا ہے۔

امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں بسم اللہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایک گناہگار اپنی بیوی کو یہ وصیت کر کے فوت ہو گیا کہ اس کا بچہ جب بڑا ہو تو اسے قرآن و سنت کا عالم بنانے کے لئے کسی دینی مدرسہ میں داخل کرانا جہاں وہ علماء سے دین کا علم حاصل کرے۔ گناہگار ہونے کی وجہ سے اسے قبر میں عذاب دیا جا رہا تھا اس دوران اس کا بیٹا بڑا ہو کر پڑھنے لکھنے کے قابل ہو گیا تو اس کی ماں اسے اس کے مرحوم باپ کی وصیت کے مطابق دینی مدرسہ میں لے گئی اور عالم بنانے کے لئے علماء کے حوالے کر دیا۔ استاذ نے اسے اپنے سامنے بٹھا کر بسم اللہ الرحمن الرحیم شروع کرائی تو اس کے باپ کے لیے عذاب دینے والے فرشتوں کو اللہ کا

حکم ہوا کہ اس سے عذاب اٹھا لو میں نے اسے معاف کر دیا کیونکہ مجھے شرم آتی ہے کہ اس کا بیٹا تو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر علم سیکھ رہا ہو اور عالم دین بن رہا ہو اور میں اس کے باپ کو عذاب دیتا رہوں چنانچہ اسے معاف کر دیا گیا یہ تو ابھی بسم اللہ پڑھنے اور سیکھنے کی برکت تھی اس کے بعد جب وہ اس سے اوپر کا علم سیکھتا ہے تو اس پر اور اسکے باپ پر اللہ کا کس قدر کرم ہوتا ہوگا اور اس کو قرآن و سنت پڑھانے والے عالم دین کا کیا مقام ہوگا پھر ان پر مال خرچ کرنے والے سخیوں کا کیا درجہ ہوگا۔

﴿مقام عالم﴾

اس سے آگے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

(۳) وان العالم لیستغفر له من فی السموات ومن

فی الارض حتی الحیتان فی الماء

ترجمہ:-

اور بے شک عالم کی شان یہ ہے کہ اس کے لئے جو آسمانوں میں اور زمین میں ہیں سب کے سب بخشش کی دعا کرتے ہیں حتیٰ کہ پانی میں موجود مچھلیاں بھی عالم کے لئے بخشش کی دعا کرتی ہیں۔

﴿ایک سوال اور اس کا جواب﴾

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ عالم کے لئے آسمانوں اور زمینوں والے حتیٰ کہ دریاؤں اور سمندروں کی مچھلیاں بھی بخشش کی دعا مانگتی ہیں کیوں؟ اس کا جواب یہ ہے

کہ اس لئے کہ حدیث شریف میں ہے کہ اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ زمین میں اللہ اللہ کہا جائے گا مقصد یہ ہے کہ جب تک اللہ کے دین کی اور اس کے احکام کی تعلیم دی جائیگی اور ظاہر ہے کہ یہ تعلیم دینے والے علماء دین ہی ہیں لہذا اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ جب تک علماء زمین پر ہیں اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی اور آسمانوں اور زمینوں والے حتیٰ کہ سمندروں اور دریاؤں کی مچھلیاں سب قیامت کے قائم ہونے سے ڈرتے ہیں اور وہ یہ بات جانتے ہیں کہ علماء دین کا وجود قیامت کے آنے میں رکاوٹ ہے لہذا ان کے لئے اللہ سے دعا کرتے ہیں۔

﴿ عبادت گزاروں کے مقابلہ میں عالم کا مرتبہ ﴾

اس سے آگے حضور ﷺ نے فرمایا کہ

(۴) **و فضل العالم علی العابد کفضل القمر علی**

سائر الکواکب -

ترجمہ:-

عالم کا مرتبہ عبادت گزاروں کے اوپر ایسے بلند و بالا اور اونچا ہے جیسے چاند کا

مرتبہ باقی ستاروں کے اوپر بلند اور اونچا ہے۔

﴿ عالم چاند اور عبادت گزار ستارہ ہے ﴾

حضور ﷺ نے واضح فرمایا کہ میری امت میں عالم دین ایسا ہے جیسے چاند

اور نیک لوگ جو اللہ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں ایسے ہیں جیسے ستارے۔ حضور

ﷺ نے عالم کو اس لئے چاند قرار دیا کہ جیسے چاند سورج سے روشنی حاصل کرتا ہے ایسے ہی عالم رسول اللہ ﷺ سے علم کا نور حاصل کرتا ہے۔ اس لئے امام شرف الدین بوسیریؒ صاحب قصیدہ بردہ شریف نے قصیدہ بردہ میں حضور ﷺ کو فضائل و کمالات کا سورج کہا ہے۔

﴿ رسول اللہ ﷺ فضائل و کمالات کے سورج ہیں ﴾

چنانچہ امام شرف الدین بوسیریؒ حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔

وانك شمس فضل هم كواكبها يظهن انوارها
للناس في الظلم
ترجمہ:-

کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ کمالات کے سورج ہیں اور انبیاء علیہم السلام اور علماء کرام آپ کے ستارے ہیں جو آپ کے نور سے لوگوں کے لئے اندھیروں کو دور کرتے ہیں۔

﴿ علم کی تعریف ﴾

علم کی جو تعریف کی گئی ہے اس سے بھی اس حقیقت کا پتہ چلتا ہے

العلم نور مقتبس من مشكوة النبوة

ترجمہ:-

کہ علم، علماء کے سینوں میں ایک نور ہے جو رسول اللہ ﷺ کے سینہ مبارک سے حاصل ہوتا ہے۔

﴿نبیوں کے وارث﴾

اس سے آگے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

(۵) ان العلماء ورثة الانبياء ان الانبياء لم يورثوا
دينارا ولا درهما انما ورثوا العلم فمن اخذ به فقد اخذ
بحظ وافر

(صحيح الترمذی ج ۲ ص ۹۳)

ترجمہ:-

کہ بے شک علماء، نبیوں کے وارث ہیں بے شک نبیوں نے دینار و درہم کا (کسی کو) وارث نہیں بنایا (کہ وہ دینار و درہم چھوڑتے ہی نہیں بلکہ سب کچھ اللہ کی راہ میں ہی دیدیتے ہیں) انہوں نے علم کا وارث بنایا تو جس نے علم لے لیا تو بے شک اس نے نبیوں کی میراث کا بڑا حصہ پالیا۔

﴿زکوٰۃ و خیرات کا بہترین مصرف﴾

جب علم کی شان یہ ہے کہ وہ پیغمبروں کا چھوڑا ہوا ورثہ ہے اور روحانی نور ہے، اللہ کی معرفت کا ذریعہ ہے تو یہ مخیر و مالدار حضرات کی زکوٰۃ و صدقات و خیرات وغیرہ کا بھی بہترین مصرف ٹھہرا لہذا مالداروں کے لئے زیادہ فضیلت و ثواب اس میں ہے کہ وہ دینی مدارس کو ہی زیادہ سے زیادہ مالی مدد دیں تاکہ وہ پیغمبروں کا اور

خصوصاً رسول اللہ ﷺ کا روحانی ورثہ قوم کے زیادہ سے زیادہ بچوں کو دے سکیں جس سے جہالت کے اندھیرے ختم ہوں اور دنیا روشن ہو کر امن و امان کا گہوارہ ہو جائے اور دین و ایمان کی ترقی اور اسلام کا غلبہ ہو کیونکہ علم دین کے بغیر دین و ایمان کی ترقی اور غلبہ اسلام ناممکن ہے اور کچھ نہ ہو سکے تو کم از کم زکوٰۃ ہی خرچ کر کے اس کو فروغ دینے کی سعادت حاصل کرو۔ علماء کے وجود کو اللہ کی عظیم نعمت سمجھتے ہوئے ان کے ساتھ بھرپور تعاون کرتے جاؤ پھر دیکھنا تم دین و دنیا میں کیسے ترقی کرتے اور آخرت میں اللہ و رسول اللہ ﷺ کے ہاں سرخرو ہوتے ہو۔

لہذا ان مالداروں کو یہ معلوم ہونا چاہیے جو دینی مدارس (جو قرآن و سنت کے علوم کی تعلیم کے سرچشمے اور مرکز ہیں) کو چھوڑ کر ادھر ادھر دوسرے رفاہی و خیراتی اداروں پر خرچ کرنا زیادہ ثواب سمجھتے ہیں ان کا یہ خیال درست نہیں ہے وہ اپنا ہی ثواب کم کرتے ہیں بلکہ وہ دین پر خرچ نہ کر کے یا کم خرچ کر کے دین کو نقصان پہنچاتے اور اللہ کو ناراض کرتے ہیں۔

امراء پر فرض ہے زکوٰۃ دینا کیونکہ زکوٰۃ اللہ کا فرض ہے اگر یہاں نہ دیں گے تو قیامت کے دن سخت مصیبت میں پڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے۔

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي

سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ

جَهَنَّمَ فَتَكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ۔

(التوبہ ۳۴)

ترجمہ:-

جو لوگ جمع کرتے ہیں سونا اور چاندی اور اس کو خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو بشارت دے ساتھ دکھ دینے والی مار کے جس دن گرم کیا جائے گا وہ سونا چاندی دوزخ کی آگ میں پھر داغی جائیں گی اس سے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پٹھیں۔

اور فرماتا ہے

هذا ما كنزتم لا نفسكم فذوقوا ما كنتم تكنزون -

(التوبه ۳۴)

ترجمہ:-

یعنی پھر ان سے کہا جائے گا یہ وہ ہے جو تم نے جمع کیا اپنی جانوں کے لئے پس چکھو جو تم جمع کرتے تھے۔

اور یہ بھی سمجھ لو کہ غنی طالب علم کو زکوٰۃ لینا جائز ہے جبکہ وہ طالب علم، علم میں مصروف ہونے کی وجہ سے کسب کی فرصت نہ رکھتا ہو اور یہی علماء کے لئے بھی ہے چنانچہ فتاویٰ درمختار میں ہے کہ

وبهذا التعليل يقوى مانسب للواقعات من ان طالب العلم يجوز له اخذ الزكوة ولو غنيا اذا فرغ نفسه لافادة العلم واستفادته بعجزه عن الكسب والحاجة داعية الى ما لا بد منه هكذا ذكره المصنف -

(الدرالمختار ج ۱ ص ۲۲۷)

۱۲۷۷۲۵

ترجمہ:-

اور اس تعلیل سے اس بات کی تقویت ملتی ہے جو کتاب فقہ ”الوقعات“ کی طرف منسوب ہے کہ جو طلباء و علماء علم کو پڑھنے پڑھانے کے لئے اپنے آپ کو وقف کئے ہوئے ہیں ان کے لئے زکوٰۃ لینا جائز ہے اگرچہ وہ مالدار ہوں کیونکہ علم پڑھنے پڑھانے میں مصروفیت کی وجہ سے دنیا نہیں کما سکتے جبکہ ضروریات ہر وقت درپیش رہتی ہیں مصنف نے اسی طرح اس مسئلہ کا ذکر فرمایا۔

اور جو اہل زکوٰۃ احتیاط مہتمم مدرسہ سے کہہ دیں کہ ہمارا روپیہ محتاج طلبہ کو دیا کرو یا ان پر خرچ کر دو۔ ان کے طفیل غیر محتاج طلباء بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں ظاہر ہے کہ ”لا فادۃ العلم“ علماء کے لئے ہے اور ”استفادۃ“ طلباء کے لئے ہے۔ لہذا طلباء و علماء غنی ہونے کے باوجود زکوٰۃ لے سکتے ہیں کہ کسی بھی وقت ان کو اس کی ضرورت ہو سکتی ہے اور ویسے محتاجوں و مستحقوں کے طفیل غیر محتاج بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے حضور اکرم ﷺ نے حضرت بریرہؓ سے صدقے کے گوشت کے بارے میں فرمایا ”لک صدقۃ ولنا ہدیۃ“ کہ تیرے لئے صدقہ اور ہمارے لئے (تیری طرف سے) ہدیہ ہوگا۔

﴿شیطان سب سے زیادہ کب خوش ہوتا ہے﴾

شیطان سب سے زیادہ کب اور کس بات سے خوش ہوتا ہے اس سلسلے میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ شیطان کے چیلے روزانہ شام کو اپنی کارکردگی سنانے کے لئے اس کے پاس آتے ہیں اور ان میں سے

ایک کہتا ہے میں نے یہ فساد کر دیا کوئی کہتا ہے میں نے فلاں نیک آدمی کو دھوکا دیا
وغیرہ وغیرہ۔

ان میں سے جو سب سے چھوٹا چیلہ ہوتا ہے وہ کہتا ہے میں نے ایک بچہ کو
قرآن و حدیث کے علم سے روک دیا ہے اب وہ یہ علم نہیں پڑھ سکے گا تو بڑا شیطان
خوشی سے اس کے آگے کھڑا ہو جاتا ہے اور اسے شاباش دیتا اور اسے اپنے ساتھ بٹھاتا
ہے اور سب سے بڑھ کر اس کے اس کام سے خوشی ظاہر کرتا ہے۔

(تفسیر روح البیان ج ۱ ص ۸۰)

معلوم ہوا کہ شیطان سب سے زیادہ قرآن و سنت کے علم والوں کا دشمن ہے
اور اس بات سے سخت پریشان ہوتا ہے کہ کوئی اپنے بچہ کو قرآن و سنت کا علم سکھا کر عالم
بنائے یا قرآن و سنت کے علم سیکھنے والوں کی کسی طرح کی مدد کرے شیطان اس بات
سے بھی خوش ہوتا ہے کہ کوئی شخص دینی مدرسوں (جہاں قرآن و سنت کا علم سکھایا جاتا
ہے) کی بجائے دوسرے خیراتی اداروں پر خرچ کرے تاکہ علم کو فروغ دینے کا نبوی
مشن پیچھے رہ جائے۔

﴿ حدیث نمبر ۲ ﴾

﴿ دین کا علم سیکھنے سکھانے والے دوزخ سے آزاد ہیں ﴾

دوسری حدیث شریف میں ہے۔

من اراد ان ينظر الي عتقاء الله من النار فلينظر
الي المتعلمين فوالذي نفس محمد بيده ما من متعلم

يختلف (ای یذهب و یجیئی) الی باب العالم الا یکتب
الله له بكل قدم عبادة سنة و یبنی بكل قدم مدینة و
یمشی علی الارض والارض تستغفر له و یمسی و یصبح
مغفورا له

(تفسیر روح البیان ج ۱ ص ۱۰۲)

ترجمہ:-

جو چاہے کہ ایسے لوگوں کی زیارت کرے جو اللہ کی طرف سے دوزخ سے
آزاد ہیں تو اسے چاہیے کہ ان کی زیارت کرے جو قرآن و سنت کا علم سیکھتے ہیں مجھے
اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے جو طالب علم قرآن و سنت کے علم
سیکھنے کے لئے عالم دین کے دروازے پر (یادینی درس گاہ میں) جانا اور آنارکھے گا
(یا اس مقصد کے لئے مدرسہ میں ٹھہرا رہے گا) اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم پر اس کے
لئے ایک سال کی عبادت (کا ثواب) لکھے گا اور اس کے ہر قدم کے بدلے اس کے
لئے جنت میں ایک شہر تعمیر کرے گا اور وہ زمین پر اس حال میں چلتا ہے کہ زمین اس
کے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعا مانگتی ہے اور وہ اسکی صبح و شام یوں ہوتی ہے کہ وہ
بخشتا ہوا ہوتا ہے۔

﴿مخیر و مالدار حضرات کے لئے لمحہ فکریہ﴾

اس حدیث کے بعد مخیر اور مالدار حضرات کے لئے لمحہ فکریہ ہے وہ سوچیں
کہ ان کا دینی درس گاہ کی مالی مدد کرنا اور ایسے سب مصارف پر ترجیح دینا ان کے لئے

کس قدر خوش قسمتی کی بات ہے کہ ان کا مال ان پر خرچ ہو رہا ہے جن کے دین کے علم
 سیکھنے کی وجہ سے خوش ہو کر اللہ نے ان کو دوزخ سے آزاد کر دیا ہے جب دین کا علم
 سیکھنے والوں کی یہ شان ہے تو ان کو سکھانے اور پڑھانے والے علماء کا کیا مقام ہوگا۔
 ﴿حدیث نمبر ۳﴾

﴿علماء کی محفل میں حاضری کا درجہ﴾

تیسری حدیث شریف میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
 حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

حضور ﷺ مجلس علم افضل من صلوة الف
 ركعة و عيادة الف مريض و شهود الف جنازة فقيل يا
 رسول الله او من قراءة القرآن؟ قال وهل ينفع القرآن
 الا بالعلم۔

(تفسیر روح البیان ج ۱ ص ۱۰۲ و احیاء علوم الدین امام غزالی ج ۱ ص ۱۹)
 ترجمہ:-

عالم کی مجلس و محفل میں حاضر ہونا ہزار کعت (نفلی) نماز اور ہزار
 بیماروں کی بیمار پرسی اور ہزار جنازوں کی نماز سے افضل (زیادہ ثواب) ہے عرض کی گئی
 کیا قرآن کی تلاوت سے بھی افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا (عالم سے) علم
 (سیکھنے) کے بغیر قرآن نفع بخشتا ہے؟

یعنی علم کے بغیر قرآن (کامل و بھرپور) نفع نہیں دیتا۔ تو قرآن سے (اس

طرح کا) فائدہ حاصل کرنے کے لئے عالم کی مجلس میں حاضر ہونا ضروری ہے۔

﴿ سلیمانی انگوٹھی ﴾

مولانا رومیؒ مثنوی شریف میں علم دین کی فضیلت بیان کرتے ہوئے

فرماتے ہیں

خاتم ملک سلیمان است علم

جملہ عالم صورت و جانست علم

کہ علم سلیمانی انگوٹھی ہے سارا جہان صورت و جسم ہے اور علم اس کی روح ہے کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان کے پاس ایک انگوٹھی تھی جس پر اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا نام مبارک کندہ تھا جسکی برکت سے پوری دنیا پر ان کی حکومت تھی جن و انسان اور چرند و پرند ان کے تابع تھے یہ ساری بحکم خدا اس انگوٹھی کی برکت تھی۔ حضرت مولانا رومی فرماتے ہیں کہ جس کے پاس قرآن و سنت کا علم ہے ترجموں کے ذریعے نہیں بلکہ قرآن و سنت کی زبان عربی پر عبور حاصل کرنے کی صورت میں گویا اس کے پاس سلیمانی انگوٹھی ہے وہ لوگوں کے دلوں پر حکومت کرتا ہے دنیا میں جہاں جائے گا عزت پائے گا۔

﴿ حدیث نمبر ۴ ﴾

﴿ عالم کی زیارت مصافحہ اور صحبت ﴾

چوتھی حدیث شریف میں ہے

النظر الى وجه الوالد عبادة والنظر الى
الكعبة المكرمة عبادة والتظرف في المصحف عبادة والنظر
في وجه العالم عبادة من زار عالما فكانما زارني ومن
صافح عالما فكانما صافحني ومن جالس عالما
فكانما جالسنى ومن جالسنى فى الدنيا جلسه الله معى
يوم القيامة۔

(تفسیر روح البیان ج ۱ ص ۱۰۲ و کشف الخفاء ج ۲ ص ۲۵۱)

ترجمہ:-

کہ باپ کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے اور کعبہ مکرمہ کو دیکھنا عبادت ہے
اور قرآن میں نظر ڈالنا عبادت ہے اور عالم کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے جس نے
عالم کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی اور جس نے عالم سے ہاتھ ملایا گویا
اس نے مجھ سے ہاتھ ملایا اور جو عالم کے ساتھ (اسکی مجلس میں) بیٹھا گویا وہ میرے
ساتھ بیٹھا اور جو دنیا میں میرے ساتھ بیٹھا اللہ قیامت کے دن جنت میں میرے
ساتھ بٹھائے گا۔

سبحان اللہ عالم کی کیا شان ہے لہذا امراء و مخیر حضرات اور ارباب اختیار
پر فریضہ عائد ہوتا ہے کہ اپنے زیادہ سے زیادہ وسائل ان مدرسوں کو دیں جہاں ایسے
علماء پیدا کئے جا رہے ہیں جو عربی گرامر و زبان پر عبور حاصل کر کے قرآن و سنت کے
ماہر بن رہے ہیں تاکہ وہ اندرون و بیرون ملک پوری دنیا میں غلبہ اسلام کے لئے کام
کریں۔

﴿ حدیث نمبر ۵ ﴾

﴿ کمال درجہ ﴾

پانچویں حدیث شریف ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ دو مرد ہیں ان میں ایک عبادت گزار ہے جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو عبادت میں مشغول رہتا ہے رات بھر کھڑے ہو کر نوافل پڑھتا رہتا ہے اور دوسرا عالم ہے جو صرف فرض نمازیں پڑھتا ہے پھر لوگوں کو دین کی تعلیم دینے میں مصروف ہو جاتا ہے (ان میں سے کس کا درجہ اونچا ہے) آپ ﷺ نے فرمایا

فضل العالم علی العابد کفضل علی ادناکم ثم قال رسول اللہ ﷺ ان الله وملائكته واهل السموات والارضین حتی النملة فی جحرها وحتى الحوت لیصلون علی معلم الناس الخیر۔

(صحیح ترمذی ج ۲ ص ۹۲ و مشکوٰۃ شریف ص ۲۶ بحوالہ سنن دارمی)

ترجمہ:-

اس عالم کا درجہ جو صرف فرض پڑھ کر پھر بیٹھ کر لوگوں کو دین کی تعلیم دینے میں مصروف ہو جاتا ہے عبادت گزار پر ایسے (ہی بلند) ہے جیسے میرا درجہ تم میں سے سب سے کم درجے والے انسان پر (بلند ہے) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اور آسمانوں اور زمینوں والے یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے بلوں میں اور یہاں تک کہ مچھلیاں (پانی میں) سب کے سب لوگوں کو قرآن و سنت کی

تعلیم دینے والے عالم پر درود بھیجتے ہیں۔

اس حدیث سے فقہاء نے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے کہ جو ایسا عالم ہو اسے نمازوں کی سنتیں معاف ہیں اللہ اللہ عالم دین کی کیا شان ہے۔ اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے بچوں کو عالم فاضل بنائیں۔ آمین۔

(شکر ہے اللہ نے اس ناچیز (ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری) کو اپنے تین بڑے بیٹوں کو عالم بنانے کی توفیق دی اور باقی دو چھوٹوں کو بھی عالم بنانے کی توفیق دے آمین ثم آمین میں اپنے گھر والوں کے لئے دعائے خیر کرتا ہوں کہ انہوں نے ان بیٹوں کو عالم بنانے میں میری مدد کی)

وضاحت:-

اس حدیث میں کچھ باتیں وضاحت طلب ہیں ایک یہ کہ محدث علی بن سلطان القاری المکی علیہ الرحمۃ مرقاة شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کی شرح لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جس عالم کی یہ شان بیان کی گئی ہے اس سے وہ عالم مراد ہے جو عربی گرامر و زبان کے ذریعے علوم شرعیہ یعنی قرآن و سنت و فقہ کا علم رکھتا ہو (محض اردو یا انگریزی وغیرہ کے ترجموں کے ذریعے نہیں کیونکہ محض ترجموں والا تو لیکر کا فقیر ہوتا ہے) اور عبادت گزار سے وہ عبادت گزار شخص مراد ہے جو علوم شرعیہ کا محض ضرورت کی حد تک علم رکھتا ہو۔

﴿ اللہ کا درود ﴾

اور یہ کسی بندے پر اللہ کے درود بھیجنے سے مراد اس پر رحمت فرمانا اور احسان

کرنا ہے۔

﴿فرشتوں کا درود﴾

فرشتوں کے درود اور اسی طرح دوسری مخلوق کے درود سے مراد اس کے لئے بخشش مانگنا ہے۔

﴿بندوں کا درود﴾

اور یہ جو ہم لوگ (مسلمان) رسول اللہ ﷺ کے لئے اللہ سے درود بھیجنے کی دعا کرتے ہیں اس سے مراد حضور ﷺ کے لئے آپ ﷺ کی شایان شان اللہ سے طلب رحمت و احسان کرنا ہے۔

جب عالم کا درجہ مسلمانوں پر ایسا بلند ہوا جیسے نبی کا درجہ کسی ادنیٰ و کمتر درجہ والے مسلمان پر تو مسلمانوں پر یہ فرض ہوا کہ جیسے صحابہ اپنے تمام معاملات میں حضور ﷺ سے راہنمائی حاصل کرتے اور اس راہنمائی پر عمل کرتے تھے مسلمان بھی اپنے تمام معاملات میں عالم سے راہنمائی حاصل کریں اور اس راہنمائی پر عمل کریں۔

آج پاکستان میں جو تباہی و بربادی دکھائی دیتی اور سارا نظام جو درہم برہم اور بگڑا بگڑا نظر آتا ہے اس کی واحد وجہ مسلمانوں کا علماء دین سے دوری ان سے راہنمائی حاصل نہ کرنا اور ان کی ہدایات پر عمل نہ کرنا ہے۔

﴿حدیث نمبر ۶﴾

﴿ایک آیت کا سیکھنا سو رکعت سے بہتر﴾

چھٹی حدیث حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
حضور اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اے ابوذر

لان تغدو فتعلم آية من كتاب الله خير لك من
ان تصلي مائة ركعة
ترجمہ:-

تمہارا صبح صبح اللہ کی کتاب (قرآن) کی ایک آیت سیکھنا تمہاری سو رکعت
نفل نماز سے بہتر ہے۔

ظاہر ہے کہ کوئی اللہ کی کتاب (قرآن کریم) کی آیت عالم دین سے ہی
سیکھے گا پھر کسی آیت کا سیکھنا عربی گرائمر کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔ لہذا عربی گرائمر و
عربی زبان سیکھنا اور سکھانا تا کہ قرآن و سنت کی سمجھ آئے بہت ضروری اور اہم فریضہ
ہے اور اس پر وسائل خرچ کرنا انتہائی دینی و ایمانی تقاضا ہے۔

پھر سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب قرآن کی آیت سیکھنے پر طالب علم کو ایک سو
رکعت کے ثواب سے بڑھ کر ثواب ملتا ہے تو عالم دین جو اللہ کی کتاب کا درس دیتا اور
انہیں عربی گرائمر کی روشنی میں قرآن کی تعلیم دیتا ہے اسے کتنی سو رکعتوں کا ثواب ملتا
ہوگا۔

فتاویٰ بزازیہ میں امام حافظ الدین بن محمد بن محمد بن شہاب المعروف ابن
البرز از متوفی ۸۲ھ لکھتے ہیں کہ دوسری نفلی عبادتوں کے مقابلہ میں علم حاصل کرنا افضل
ہے (علم صرف مدرسوں سے نہیں بلکہ علماء کی صحبت سے حاصل ہوتا ہے) پھر فرماتے
ہیں ”طلب العلم و الفقه افضل من جميع اعمال البر“ کہ

دین (قرآن و سنت) کا علم حاصل کرنا سب نیکیوں سے بہتر نیکی ہے۔ لہذا اس پر سرمایہ اور مال خرچ کرنا بھی سب سے افضل سخاوت اور سب سے زیادہ ثواب ہے۔

(فتاویٰ بزازیہ علی فتاویٰ ہدیہ ج ۶ ص ۲۷۸)

﴿ایک ہزار رکعت کا ثواب﴾

اس مذکورہ حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ کا اگلا حصہ یہ ہے کہ

ولان تغدو فتعلم بابا من العلم عمل به اولم
يعمل به خير لك من ان تصلي الف ركعة۔

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۹۷-۹۸)

بحوالہ ابن ماجہ

ترجمہ:-

ابو ذر۔ تمہارا صبح صبح علم کا ایک باب سیکھنا خواہ اس پر عمل کیا جاتا ہو یا اسپر عمل نہ کیا جاتا ہو تمہاری ایک ہزار رکعت سے بہتر ہے۔

وضاحت:-

اس میں کچھ باتیں وضاحت طلب ہیں ایک یہ کہ علم کے باب کا سیکھنا ایک ہزار رکعت سے بہتر ہے یہاں باب سے مراد ایک موضوع کے مختلف مسائل سیکھنا ہے جیسے وضو کے باب میں سے کچھ مسائل سیکھنا یا نماز کے باب کے متعلق کچھ مسائل سیکھنا یا زکوٰۃ کے باب میں سے کچھ مسائل سیکھنا یا نکاح کے باب میں سے کچھ مسائل سیکھنا ایک ہزار رکعت سے زیادہ ثواب ہے۔

اور یہ جو فرمایا گیا خواہ ان پر عمل نہ کیا جاتا ہو اس سے مراد اصولی مسائل ہیں جن کا تعلق عقائد سے ہے عمل سے نہیں یعنی تو حید و رسالت و حشر و نشر اور جنت و دوزخ کے احوال سے متعلق باب کا سیکھنا۔

﴿ امام مالک رضی اللہ عنہ کا فرمان ﴾

امام مالک کے شاگرد رشید امام ابن الحکیم فرماتے ہیں کہ میں امام مالک رضی عنہ سے پڑھتا تھا تو ظہر کا وقت ہوا تو میں نے کتابیں اکٹھی کر دیں تاکہ فرضوں سے پہلے کچھ نوافل پڑھ لوں آپ نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ ”یا هذا ما الذی قمت الیہ بافضل مما کنت فیہ“ کہ جب دین کی خدمت کی نیت سے علم حاصل کر رہے ہو تو تمہاری نفلی نماز جس کے لیے تم کھڑے ہوئے ہو کتابوں کے مطالعہ سے جس میں تم مصروف تھے افضل نہیں ہے معلوم ہوا کہ دین کی کتابوں کا مطالعہ کرنا نفلی عبادات سے بہتر ہے۔ لہذا نفلی حج و عمرے پر خرچ کرنے سے دین کی تعلیم پر خرچ کرنا زیادہ ثواب کا کام ہے۔

﴿ دنیا اور جو دنیا میں ہے ملعون ہے ﴾

﴿ حدیث نمبر ۷ ﴾

ساتویں حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا

الدنیا ملعونة ملعون ما فیہا الا ذکر اللہ وما والاہ

وعالما ومتعلما

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۹۸ بحوالہ ترمذی وابن ماجہ وبيہقی)

ترجمہ:-

دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب ملعون ہے سوائے اللہ کی یاد کے اور سوائے اس کے جو اللہ کی یاد سے تعلق رکھے اور سوائے عالم دین اور طالب علم کے۔

وضاحت:-

ساری دنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے سب ملعون ہے۔ ملعون کا مطلب ہے کہ اللہ کی رحمت سے دور ہے ہاں اللہ کی یاد تو رحمت ہی رحمت ہے اور ہر وہ چیز بھی اللہ کی رحمت ہے جس کا اللہ تعالیٰ کی یاد سے تعلق ہے۔

مسلمان اور مسلمان کا ہر وہ فعل جو شریعت کی روشنی میں ہو اللہ کی رضا کے لئے ہو اور جسکی شریعت نے اجازت دی ہو وہ بھی رحمت کے زمرے میں آتا ہے یعنی جمیع ما یرشد الی عملہ کتاب اللہ و سنة نبیہ اقول کل ما اجازہ الشرع فہو من رحمة اللہ تعالیٰ (- قادری) لہذا ہر مسلمان ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے جو کام کرے گا خواہ وہ کسی بھی شعبہ زندگی سے متعلق ہو وہ رحمت ہے۔

﴿دنیا کیا ہے﴾

سوال یہ ہے کہ دنیا کس چیز کا نام ہے اس کے جواب میں مجھے مولانا رومی علیہ الرحمۃ کی مثنوی شریف کا ایک شعر یاد آ گیا ہے وہ فرماتے ہیں۔

چیست دنیا؟ از خدا غافل بدن

نبے قماش و نقرہ و فرزند و زن

کہ دنیا کس چیز کا نام ہے؟ اللہ سے غافل ہونے کا نام ہے اور ہر وہ چیز دنیا ہے جس میں پڑ کر انسان اللہ سے اور اس کے احکام کی بجآوری سے غافل ہو جائے اس لحاظ سے وہ نماز بھی دنیا ٹھہریگی جس کے پڑھنے کا مقصد رضائے الہی کی بجائے دکھلاوا ہو اور وہ زکوٰۃ و صدقات اور حج بھی دنیا کے زمرے میں شمار ہوں گے جن کا مقصد اللہ کی خوشی کی بجائے شہرت حاصل کرنا ہو اور وہ تجارت، کاروبار، کھیتی باڑی، صنعت و فیکٹری سب دین اور اللہ کی رحمت قرار پائیں گے جن سے مقصود رزق حلال کا حصول اور ان کی آمدنی سے معاشرے کے بے روزگاروں، ضعیفوں، کمزوروں، معذوروں، ضرورتمندوں اور دین کی مدد کرنا ہو۔

﴿عالم و متعلم﴾

حدیث میں عالم و متعلم کا استثناء کر کے بتایا گیا کہ عالم دین کا وجود بھی اللہ کی رحمت اور طالب علم دین کا وجود بھی اللہ کی رحمت و برکت ہے۔ لہذا علمائے دین اور طلباء علم دین کو اپنے لئے رحمت و برکت سمجھتے ہوئے اس دین کے لئے تعاون کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

﴿حدیث نمبر ۸﴾

﴿سب سے بہتر صدقہ و خیرات﴾

آٹھویں حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

افضل الصدقة ان يتعلم المرأ المسلم علما ثم

يعلمه اخاه المسلم

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۹۸ بحوالہ صحیح ابن ماجہ شریف)

ترجمہ:-

سب سے افضل و سب سے بہتر صدقہ یہ ہے کہ ایک مسلمان دین کا علم سیکھے

پھر اسے اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ کے نزدیک

سب سے افضل اور سب سے بہتر سخاوت علماء کرام کی ہے جو دین کا علم سیکھ کر اسے

دوسروں کو سکھاتے ہیں اور وہ خوش قسمت لوگ ہیں جو اس افضل کام میں علماء کرام کا

تعاون کر کے بہترین ثواب و اجر پاتے ہیں۔

﴿ علماء ستارے ہیں ﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا کہ

ان مثل العلماء في الارض كمثل النجوم

يهتدى بها في ظلمات البر والبحر فاذا انطمت

النجوم اوشك ان تضل الهداة۔

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۱۰۰، ۱۰۱)

بحوالہ مسند امام احمد)

ترجمہ:-

زمین میں علماء ستاروں کی طرح ہیں جن کے ذریعے رات کو خشکی میں اور سمندر میں راہنمائی حاصل کی جاتی ہے تو جب ستارے مٹ گئے راہ گیر بٹھک جائیں گے۔

اس حدیث میں علماء کو ستاروں کی مانند قرار دیا گیا جیسا کہ دوسری حدیث میں حضور ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو ستاروں کی مانند ٹھہرایا۔ الحمد للہ اس میں حضور ﷺ کی طرف سے علماء کی کمال عزت افزائی فرمائی گئی ہے کہ ان کے لئے وہی لفظ ارشاد فرمایا جو کہ صحابہ کرام کے لئے فرمایا اور اس میں یہ اشارہ بھی ہے کہ اگر مسلمان منزل مقصود کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو علماء کا دامن نہ چھوڑیں اور علمائے دین کی خوب مدد کریں اور زیادہ سے زیادہ علماء پیدا کرنے کے لئے اپنے وسائل سے علماء کی خوب مدد کریں تاکہ اسلام کا خوب بول بالا اور دنیا میں دین کا مکمل غلبہ ہو اور یہ کہ جو لوگ علماء سے الگ ہوں گے وہ بٹھک جائیں گے۔

علامہ مصطفیٰ محمد عمارہ جو مصر میں بڑے فاضل اور وزارت تعلیم کے اہم عہدے پر فائز رہے ہیں محدث و فقیہ تھے اللہ ان پر خاص رحمت فرمائے اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں۔

﴿زمین کے چمکتے سوزج﴾

شبه عليه وسلم العلماء بالنجوم التي تزيل غياهب
الظلمات فيهدى بضوءها كذا لك العلماء ينشرون

ضياء العلم على قلوب العاملين ليعملوا ويبينون للناس
الحق من الباطل والصحيح من الفاسد فيهدى من
اتبعهم ويخسر من حاد عنهم فالعلماء شمس الله
المشرقة في ارضه يزيلون الجهالة والضلال وظلمات
الغواية۔

(حاشية الترغيب ج ۱ ص ۱۰۰)

ترجمہ:-

رسول اللہ ﷺ نے علماء دین کو ستاروں کے مشابہ قرار دیا جو گھٹا ٹوپ
اندھیروں کو دور کرتے ہیں تو ان کی روشنی کے ذریعے راستہ ملتا ہے جس پر چلا جاتا ہے
اسی طرح علماء دین عمل کرنے کے خواہشمند مسلمانوں کے دلوں پر علم کا نور پھیلاتے
ہیں تاکہ وہ عمل کریں اور علماء لوگوں کے لئے حق اور باطل کو واضح کر دیتے اور صحیح و غلط
میں فرق کر کے دکھا دیتے ہیں تو جس نے ان کی پیروی کی ہدایت پا گیا اور جس نے
مخالفت کی وہ نقصان میں رہا تو علماء رسول اللہ ﷺ کی زمین پر چمکتے سورج ہیں جو
جہالت اور گمراہی کے اندھیروں کو دور کرتے ہیں اس میں علماء کو اللہ نے زمین پر اس
کے چمکتے سورج قرار دیتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ ان کی راہنمائی میں چلنا دنیا و آخرت
کی کامیابی کا ذریعہ ہے اور ان کے فرمان کی خلاف ورزی کرنا دنیا و آخرت کے نقصان
کا باعث ہے۔

﴿ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن علماء سے کیا فرمائے گا؟ ﴾

حضرت ثعلبہ بن حکم صحابی اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے اپنی کرسی پر جلوہ گر ہوگا تو علماء سے فرمائے گا کہ

انى لم اجعل علمى وحلمى فيكم الا وانا اريد
ان اغفر لكم على ما كان فيكم ولا ابالى

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۱۰۱ بحوالہ طبرانی)

ترجمہ:-

میں نے اپنا علم و حلم تم کو صرف اس ارادہ سے دیا تھا کہ میں تم کو بخش دوں جو بھی تم میں خطائیں تھیں (میں نے معاف کیں) اور مجھے کوئی پروا نہیں (ابو موسیٰؓ کی روایت میں ہے جاؤ جنت میں، تمہیں میں نے بخش دیا)

﴿ عالم و متعلم میں ہی بھلائی ہے ﴾

حضرت ابو امامہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث روایت کرتے ہیں رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا کہ

عليكم بهذا العلم قبل ان يقبض و قبضه ان يرفع
و جمع بين اصبعيه الوسطى والى تلى الابهام هكذا
ثم قال العالم و المتعلم شريكان فى الخير لا خير فى

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۱۰۰ بحوالہ ابن ماجہ)

سائر الناس

ترجمہ:-

کہ اس (شریعت) کے علم کو لازم حاصل کرو اس سے پہلے کہ یہ اٹھالیا جائے اور آپ نے اپنی درمیان والی اور انگوٹھے کے ساتھ والی، دونوں انگلیوں کو اکٹھا کر کے فرمایا عالم اور طالب علم بھلائی میں شریک ہیں اور ان دو کے علاوہ باقی لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں۔

صحیح بخاری کی حدیث میں ہے کہ علماء کے دنیا سے اٹھ جانے کی وجہ سے یہ علم بھی اٹھ جائے گا لہذا اس کے اٹھنے سے پہلے اسے حاصل کرو یعنی اس علم کو پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ ہمیشہ جاری رکھو۔

اس حدیث کا تقاضا ہے کہ علماء کرام درس و تدریس و تقریر و تبلیغ اور تصنیف و تالیف کتب کے ذریعے اس علم کو زندہ و تابندہ رکھیں اور امرء طبعیہ پر فرض ہے کہ وہ حضور ﷺ کے اس فرمان کو سامنے رکھتے ہوئے اس علم کے سلسلے کو جاری رکھنے کے لئے درس و تدریس اور تعلیم و تبلیغ کا فریضہ انجام دینے والے علماء دین سے بھرپور تعاون کریں بلکہ ان کے لئے اس سے بہتر کوئی مصرف ہی نہیں ہے۔

﴿ہلاکت سے بچنے کا ذریعہ علم یا علم والوں سے محبت ہے﴾

یہ جو حدیث شریف میں گزرا ہے کہ عالم اور متعلم بھلائی میں شریک ہیں اور باقی لوگوں میں بھلائی نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے جو نہ تو قرآن و حدیث کا علم رکھتے ہیں اور نہ ہی ایسے علم والوں سے محبت رکھتے ہیں محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ان کے نبوی مشن میں ان کا تعاون کریں اور نبوی مشن کیا ہے

ملاحظہ فرمائیے۔

﴿نبوی مشن﴾

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا مسجد نبوی میں سے گذر ہوا ان میں ایک گروہ اصحاب صفہ تھے یہ مسجد نبوی کے علماء و طلبہ تھے جن کا کام قرآن و سنت کا پڑھنا اور پڑھانا تھا اور دوسرا گروہ عبادت گزاروں کا تھا آپ نے ان سے فرمایا تم دونوں بھلائی پر ہو یعنی بھلائی کا کام کر رہے ہو ان میں سے ایک گروہ دوسرے سے بہتر ہے (ان میں ایک گروہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) یہ جو لوگ ہیں یہ اللہ سے دعائیں مانگ رہے ہیں اور اس کی عبادت میں مصروف ہیں تو اللہ اگر چاہے تو ان کو کچھ عطا فرمائے اور چاہے تو کچھ نہ دے۔

(پھر دوسرے گروہ جو ایک دوسرے کو دین سکھا رہے تھے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) اور یہ جو لوگ ہیں۔

فیتعلمون الفقه او العلم ويعلمون الجاهل فهم

افضل و انما بعثت معلما ثم جلس فيهم -

(مشکوٰۃ کتاب العلم بحوالہ سنن دارمی)

ترجمہ :-

تو یہ جو فقہ (قرآن و سنت کے احکام) کا علم سیکھ رہے ہیں (راوی کہتے ہیں) یا (فرمایا) دین کا علم سیکھ رہے ہیں اور ان پڑھوں کو علم پڑھا رہے ہیں تو یہ لوگ سب سے اونچے درجے والے ہیں اور مجھے بھی تو علم کو فروغ دینے کا مشن دے کر بھیجا

گیا ہے۔

اس حدیث سے واضح ہوا کہ قرآن و سنت و فقہ کی تعلیم دینا ہی سب سے بہتر کام ہے اور یہ کام کرنے والے اللہ کے ہاں سب سے اونچے درجے والے ہیں اور یہ کہ قرآن و سنت کے علم کو فروغ دینا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا عین منشا اور مشن ہے۔ لہذا یہ بات قطعی اور یقینی قرار پاتی ہے کہ سارے اچھے کاموں پر خرچ کرنا اچھا کام ہے مگر قرآن و سنت و فقہ اسلامی علوم کی تعلیم و تدریس و تبلیغ پر خرچ کرنا سب سے بڑا ثواب اور افضل جہاد ہے اس سے بہتر کوئی مصرف نہیں اور نہ ہی اس سے بہتر کوئی ثواب کا کام ہے۔

﴿رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے بڑا سخی کون؟﴾

امام بیہقی کی شعب الایمان کے حوالہ سے مشکوٰۃ شریف میں حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے پوچھا کہ
 هل تدرون من اجود جودا؟ قالوا الله ورسوله
 اعلم قال الله اجود جودا ثم انا اجود بنى آدم و
 اجود هم من بعدى رجل علم علما فنشره ، يأتى يوم
 القيامة اميرا وحده او قال امة واحدة .
 (مشکوٰۃ کتاب العلم)

ترجمہ:-

کیا تم جانتے ہو سب سے بڑا سخی کون ہے؟ صحابہ نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر

جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا سب سے بڑا سخی اللہ تعالیٰ ہے پھر سب انسانوں میں سب سے بڑا سخی میں ہوں اور میرے بعد سب انسانوں میں سب سے بڑا سخی وہ مرد ہے جس نے دین کا علم سیکھا پھر اسے (درس و تدریس اور تعلیم و تبلیغ کی صورت میں لوگوں میں) پھیلایا عالم دین قیامت کے دن اکیلا امیر ہو کر آئے گا یا فرمایا امت (جماعت) ہو کر آئے گا۔

الحمد للہ اس سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد عالم دین کا مقام ہے اور یہ جو فرمایا کہ اکیلا امیر ہو کر آئے گا محدث علی بن سلطان قاری لکھی فرماتے ہیں کہ اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ وہ اس شان و شوکت سے میدان محشر میں آ رہا ہوگا جیسے ایک حاکم اپنے تابعدار ساتھیوں کے ہمراہ اکیلا ان کے آگے آگے چل رہا ہوتا ہے کسی کو اس کے آگے ہونے کی جرات نہیں ہوتی اور اس کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ وہ اکیلا امیر ہو کر آئے گا یعنی وہ کسی کے تابع ہو کر نہیں آئے گا بلکہ اپنے عقیدتمندوں اور تابعداروں کے ہمراہ ان کا امیر مستقل ہو کر میدان محشر میں آئے گا جیسا کہ دوسری روایت میں ہے کہ امت یعنی جماعت ہو کر آئے گا چنانچہ حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں فرمایا ان ابراہیم کان امة کہ حضرت ابراہیمؑ ایک امت یعنی جماعت تھے مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں اس قدر خوبیاں رکھی تھی جس قدر ایک بڑی جماعت کے افراد میں ہو سکتی ہیں وہ ایک ابراہیمؑ میں اللہ نے جمع کر دی تھیں چنانچہ شاعر نے کہا ہے

لیس علی اللہ بمستنکر ان یجمع العالم فی واحد

ترجمہ :-

کہ اللہ پر مشکل نہیں کہ وہ ایک جہان کو ایک شخص میں جمع کر دے

یہی شان عالم دین کی ہے کہ وہ قیامت کے دن میدان محشر میں اس شان کے ساتھ آئے گا کہ کمالات و اعزازات کا ایک جہان اس میں سمویا ہوا ہوگا اور یہ کہ اس کے ساتھ اس کے عقیدتمندوں اور محبت والوں کی جماعت ہوگی یعنی جن کی وہ شفاعت کرے گا اور ان کو بخشوائے گا۔

﴿ قیامت کے دن عالم دین شفاعت کرے گا ﴾

حضرت ابو امامہؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

يُجاء بالعالم و العابد فيقال للعابد ادخل الجنة و

يقال للعالم قف حتى تشفع للناس

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۱۰۲ بحوالہ اصفہانی وغیرہ)

ترجمہ:-

عالم دین اور عبادت گزار کو (قیامت کے دن) لایا جائیگا عبادت گزار سے

کہا جائے گا کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ اور عالم سے کہا جائے گا ٹھہر جائیے جنت میں

جانے سے پہلے کچھ (گناہگار) لوگوں کی شفاعت کر کے انہیں بخشوا لیجئے حضرت شیخ

مصطفیٰ محمد غمارہؒ مصری جو وزارت معارف مصریہ کے اکابر علماء و مشائخ و اساتذہ

(یروفیسرز) میں سے تھے اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں۔

وفيه ان محبة العلماء والسير علي منهجهم سبب

الفوز في الاخرة و يأذن الله للعلماء ان يشفعوا

(حاشية الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۱۰۲)

للمحبين۔

ترجمہ:-

یعنی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ علماء دین سے محبت کرنا اور ان کی راہنمائی میں چلنا آخرت میں کامیابی کا سبب ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن علماء دین کو اس بات کی اجازت دے گا کہ وہ اپنی محبت و عقیدت والوں کی شفاعت کر کے ان کو بخشوائیں۔

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اٹھا فرمایا

يبعث العالم والعابد فيقال للعابد ادخل الجنة و

يقال للعالم اثبت حتى تشفع بما احسنت ادبهم۔

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۱۰۲ بحوالہ بیہقی وغیرہ)

ترجمہ:-

عالم دین اور عبادت گزار لوگ اپنی اپنی قبروں سے اٹھائے جائیں گے تو عبادت گزاروں سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ اور علماء دین سے کہا جائے گا ٹھہر جاؤ پہلے شفاعت کر کے کچھ لوگوں کو بخشوا لو اس لئے آپ نے ان کو دین کی اچھی طرح تعلیم دی تھی۔

﴿ انبیاء کے قائم مقام ﴾

امام ابوالشیخ ثواب میں اور امام دیلمی مسند الفردوس میں حضرت عبداللہ بن

عباسؓ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اذا اجتمع العالم والعابد على الصراط قيل

للعابد ادخل الجنة و تنعم بعبادتك و قيل للعالم: قف
هنا و اشفع لمن احببت فانك لا تشفع لا حدا لا شفعت
فقام مقام الانبياء۔

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۳۶ حدیث نمبر ۲۸۶۸۸)

کہ عالم اور عبادت گزار جنت میں جانے کے لئے جب پل صراط پر اکٹھے
ہوں گے عبادت گزار سے کہا جائے گا تو جنت میں جا اور اپنی عبادت کے بدلہ عیش کر
اور عالم سے کہا جائے گا تم یہاں ٹھہرو جس جس کی چاہو شفاعت کر کے اسے بخشوا کر
جنت میں اپنے ساتھ لے جاؤ تم جس جس کی بھی شفاعت کرو گے تمہاری شفاعت
قبول کی جائے گی اور اسے بخش دیا جائے گا تو عالم دین پیغمبروں کی جگہ کھڑا ہوگا اور
شفاعت کرے گا۔

﴿عالم کا درجہ جنت میں عابد سے کس قدر اونچا ہوگا؟﴾

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عالم دین کا
درجہ جنت میں عبادت گزار لوگوں سے ستر درجے بلند ہوگا اور دو درجوں کے درمیان کا
فاصلہ ایک تیزی سے بھاگنے والے گھوڑے کا ستر سال کا سفر ہوگا۔ عالم کو یہ اونچا درجہ
اس لئے حاصل ہوا کہ شیطان لوگوں سے ناجائز کام کراتا ہے جبکہ عالم دین لوگوں کو
ناجائز کاموں سے روکتا ہے (اور کسی کی پرواہ نہیں کرتا) اور عبادت گزار شخص تو بس
اپنی عبادت میں لگا ہوا ہے نہ وہ بدعت کو دیکھتا ہے اور نہ ہی اسے پہچانتا ہے
(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۱۰۲ بحوالہ امام اصبہانی)

﴿ایک عالم اور ایک ہزار عبادت گزار﴾

ترمذی وابن ماجہ و بیہقی شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک عالم دین ایک ہزار عبادت گزاروں کے مقابلہ میں شیطان پر زیادہ سخت ہے یعنی شیطان کے لئے ایک ہزار عبادت گزار لوگوں کو گمراہ کرنا اور بھٹکانا مشکل نہیں مگر ایک قرآن و سنت و فقہ کے علم رکھنے والے عالم کو گمراہ کرنا اور بھٹکانا مشکل ہے۔

﴿ایک عالم دین سے تھوڑی دیر شریعت کی بات سیکھنے کا ثواب﴾

امام بیہقی و امام دارقطنی اپنی سندوں کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عالم دین سے شریعت کے علم سیکھنے سے بڑھ کر اللہ کی کوئی عبادت نہیں اور ضرور ایک عالم دین ایک ہزار عبادت گزاروں کے مقابلہ میں شیطان پر زیادہ سخت ہے اور ہر شئی کا ایک ستون ہوتا ہے اور اس دین یعنی اسلام کا ستون (جس پر دین اسلام قائم ہے) فقہ (قرآن و سنت) کا علم ہے اور حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ میں تھوڑی سی دیر بیٹھوں اور فقہ (شریعت) کا علم سیکھوں یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں ساری رات صبح سے تک عبادت میں گزاروں اور دارقطنی کی روایت میں ہے کہ تھوڑی دیر بیٹھ کر (عالم دین سے) شریعت کا علم سیکھنا لیلۃ القدر کی رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۱۰۲)

قارئین!

ان حدیثوں کی روشنی میں آپ نے جان لیا کہ عالم دین کا کیا مقام ہے اور اس کی خدمت میں بیٹھ کر شریعت کے احکام سیکھنے کا کیا ثواب ہے۔ اس کے بعد اب ہماری کوشش ہونی چاہئے کہ ہم دین کے علم سیکھنے کے سلسلے کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیں، شریعت سیکھیں سکھائیں، شریعت کے علم کے سرچشمہ قرآن و سنت کے علوم کو فروغ دیں، علماء پیدا کریں اپنی محفلیں قرآن و سنت کے وعظ سے منور اور روشن کریں۔ ہمارے وہ سنی بھائی کس قدر نا سمجھ ہیں جو داڑھی منڈوں اور دین سے بے خبر نعت خوانوں کے ذریعے شریعت سے ناواقف غیر عالم شاعروں کی لکھی ہوئی نعتیں پڑھوا پڑھوا کر ساری ساری راتیں ضائع کر دیتے ہیں ان پر مال و دولت لٹاتے ہیں اور ان دین کے علم سے بے خبر پیشہ ور نعت خوانوں کی جھولیاں دولت سے بھر کر غریب طلباء کا حق مارتے ہیں یہ حق ان طلباء کا تھا جو گھر بار چھوڑ کر وطن سے دور رہ کر قرآن و سنت کا علم سیکھ رہے ہیں یہ حق ان دینی مدارس کا تھا جو ناموافق حالات و مشکلات کا مقابلہ کر کے طرح طرح کی پریشانیوں کو برداشت کر کے دن اور رات ایک کر کے قرآن و سنت اور شریعت کے علوم کی شمع روشن کر رہے ہیں۔

لیکن افسوس کہ ہمارے نا سمجھ مالدار سنی ان دینی مدرسوں اور طلباء کو اہمیت نہ دے کر اپنا سرمایہ ضائع کرتے ہیں اور ساتھ ہی قرآن و سنت کے مراکز کو بے یار و مددگار چھوڑ کر ان پیشہ ور بے علم نعت خوانوں کی جھولیاں دولت سے بھر کر گویا لوگوں کو ایک طرح کی ترغیب دے رہے ہوتے ہیں کہ بچوں کو عالم دین بنانے کی

بجائے نعت خوان بناؤ تا کہ تم تھوڑے سے عرصے میں مالدار بن جاؤ کیونکہ عالم دین ہونے کے لئے تو سالہا سال لگ جاتے ہیں پھر اس کے باوجود سنی قوم میں عالم دین کی کوئی قدر نہیں ہے جبکہ نعت خوان بننے میں کوئی وقت نہیں لگتا نہ ہی تعلیم کی ضرورت ہے بس گلا چھا اور آواز اچھی ہونی چاہیے خدا تعالیٰ ان سے قیامت کے دن سوال کرے گا جب کہ قرآن میں ہے کہ **وَلتسئلن یومئذ عن النعیم** (سورۃ نکاتر) کہ قیامت کے دن تم سے ایک ایک نعمت کے بارے میں پوچھا جائے گا اور دولت کے بارے میں خصوصاً پوچھا جائے گا کہ تم نے اسے کہاں خرچ کیا اور کیوں خرچ کیا۔ قرآن و سنت کے علوم کو فروغ دینے کے کام پر خرچ کرنے کی بجائے قرآن و سنت سے ناواقف شاعروں کی لکھی ہوئی نعتیں اور دین کے علم سے بے خبر پیشہ ور نعت خوانوں پر ساری ساری رات دولت کیوں لٹاتے تھے؟ اور ڈھول باجے بیٹوانے، اور مزاروں کے اوپر غلافوں کے ڈھیر لگا دینے اور خانقاہوں اور مزاروں کے گلوں میں قمیص ڈال ڈال کر ان کے مجاوروں کو دو لٹمنڈ بناتے تھے جبکہ تمہارے عقیدوں کے علمی مرکز دین کے سرچشمے، قرآن و سنت کے علوم کو فروغ دینے اور دین کی شمع کو روشن رکھنے والے مدارس، طلباء و علماء تمہاری مدد سے محروم مشکلات و تکالیف برداشت کرتے تھے اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں ان نا سمجھ مالدار سنیوں سے یہ سوال ضرور پوچھا جائے گا خدا را غور کیجئے کہ علم کی کیا شان ہے اور عالم دین اور اس سے دین سیکھنے کا کیا درجہ ہے کہ اس کی صحبت میں تھوڑی دیر بیٹھ کر اور اس کے حضور زانوئے ادب تہ کر کے اس سے قرآن و سنت و فقہ کا علم سیکھنا لیلۃ القدر کی ساری رات کی عبادت سے بہتر اور زیادہ ثواب ہے کیونکہ لیلۃ القدر کی عبادت کے ثواب کا تعلق تو ایک شخص کو ملے

گا اس کا فائدہ تو ایک ہی شخص تک محدود رہ جائے گا جبکہ قرآن و سنت کے علم سیکھنے کا فائدہ پوری قوم کو بلکہ پورے عالم اسلام کو پہنچے گا یہاں سے اندازہ کیجئے کہ اس مشن پر جو اپنے مال و وسائل خرچ کرے گا کس قدر بڑا ثواب پائے گا اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے کس قدر خوش ہوں گے۔

آپ کو معلوم ہو کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مال غنیمت آیا اور کچھ غلام بھی آئے اور لونڈیاں بھی آئیں، حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ ہمیں غلام یا لونڈی خدمت گار عطا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اے میری پیاری شہزادی آپ جانتی ہیں کہ میں نے مسجد نبوی میں قرآن و سنت کی تعلیم دینے کا سلسلہ شروع فرمایا اور مدرسہ قائم کیا ہے جس میں دور دراز کے مسافر و غریب آکر دین سیکھ رہے ہیں (جن کو اصحاب صفہ کہا جاتا تھا) مجھے ان کی ضروریات کی فکر ہے انہیں دین سکھانے والے علماء صحابہ اپنا سارا وقت ان پر خرچ کرتے ہیں اور سیکھنے والے ان سے سیکھتے ہیں یہ لوگ زیادہ ضرورت مند ہیں میں ان غلاموں اور لونڈیوں کو بیچ کر وہ آمدنی اپنے ان علماء اور طلباء (دین سیکھنے سکھانے والے صحابہ) پر خرچ کروں گا جنہیں اس مدد کی بہت ضرورت ہے۔

میری جان! کیا میں آپ کو اس کے بدلے جو تم نے مانگی ایسی چیز نہ بتا دوں جس کو تم کرو تو اس سے درجے بلند اور خطائیں معاف ہوں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں؟ عرض کی ضرورت بتائیے فرمایا ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ - ۳۳ بار الحمد للہ - ۳۳ بار اللہ اکبر پڑھا کر۔

میرے بھولے بھالے سنی بھائیو! ذرا غور کرو کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے

مدرسہ کے طلبہ و علماء اصحاب صفہ کی ضروریات کو اپنی شہزادی کی ضرورت پر ترجیح دی لیکن ہم ہیں کہ قرآن و سنت و شریعت کے علوم کو حاصل کرنے والے طلباء و علماء اور دین کے سیرچشمے دینی مدارس کو نظر انداز کر کے علم دین سے بے خبر شاعروں کی لکھی ہوئی نعتیں پڑھنے والے بے علم و بے شرع نعت خوانوں، قوالوں، میراثیوں پر دولت لٹاتے پھر رہے ہیں۔

﴿ شرم کی بات ﴾

اور یہ کتنی شرم کی بات ہے کہ آپ کے جلسے اور سٹیج پر آ کر بے علم و بے شرع نعت خواں جنہوں نے نہ تو دین کا علم سیکھا نہ سالہا سال محنت کی محض گلے بازی اور آوازوں کے اتار چڑھاؤ کا مظاہرہ کیا وہ تو آپ کے سٹیج سے فارغ ہو کر جاتے ہوئے آپ کی عطاؤں اور روپوں سے جھولیاں بھر کر جا رہے ہوتے ہیں جبکہ علماء بیچارے جو وارث الانبیاء ہیں جنہوں نے سالہا سال علم دین حاصل کرنے پر خرچ کئے خالی جھوٹی یا چند روپے جیب میں ڈالے آپ کی ناسمجھی و ناقدری پر افسوس کرتے جا رہے ہوتے ہیں نہ صرف وہ بلکہ میرے یقین میں جو مجھے قرآن و سنت کے غلم کی بدولت ملا اللہ کے فرشتے بھی افسوس کرتے ہوں گے اور خود اللہ اور اس کے رسول ﷺ بھی قرآن و سنت کے علوم کے حامل علماء اور علم کی ناقدری پر ناراض ہوتے ہوں گے۔

﴿ شرعی موقف ﴾

پیارے بھائیو! ہمارا شرعی موقف یہ ہے کہ محض نعت خوانی کی محفلیں نہیں ہونی چاہیے بلکہ محفلیں قرآن و سنت کے وعظ کی ہونی چاہیں البتہ اس کے شروع میں یا کبھی کبھی درمیان میں علماء دین جیسے امام اہلسنت بریلوی، مولانا حسن رضا خان وغیرہما کی لکھی ہوئی نعتیں پڑھوائی جائیں وہ بھی نماز کے پابند اور داڑھی والے باشرع نعت خوانوں سے، بے نماز اور داڑھی مندوں سے نہیں کیونکہ ڈارھی منڈانے والے سے حضور ﷺ سخت ناراض ہوتے ہیں اس سے خوش نہیں ہوتے اس لئے ایسے شخص سے نعت نہیں پڑھوانی چاہئے۔

اور مزاروں پر غلافوں کے ڈھیر نہیں لگانے چاہئے ایک آدھا غلاف ہی کافی ہے اور نہ ہی بہت زیادہ قیمتی غلاف ہوں بلکہ درمیانہ درجے کے سادہ ایک دو غلاف کافی ہیں اس سے زیادہ مال کو ضائع کرنا ہے جو گناہ ہے یہی موقف امام اہلسنت اعلیٰ حضرت بریلویؒ و دیگر اکابرین اہلسنت کا ہے کیونکہ غلافوں کی اصحاب مزارات کو تو ضرورت نہیں ہے غلاف تو محض لوگوں کے لئے علامت کے طور پر ہیں کہ وہ غلاف کو دیکھ کر سمجھیں کہ یہ کسی بزرگ کا مزار ہے تو وہ آکر دعا کریں۔ بس اس سے زیادہ اور کوئی بات نہیں ہے۔

﴿ مشن ﴾

مشن نعت خوانیاں نہ ہو قرآن و سنت کی تبلیغ ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ

کے بارے میں فرماتا ہے

یتلوعلیکم آیاتنا ویزیکم و یعلمکم الكتاب و
الحکمة و یعلمکم مالکم تکنونوا تعلمون
(البقرہ)

ترجمہ:-

یعنی میرے رسول ﷺ تمہیں تمہاری کتاب (قرآن) کی آیتیں پڑھ
پڑھ کر سنا تے اور (ان کے ذریعے) تمہیں پاکیزہ کرتے ہیں اور تمہیں قرآن و سنت کی
تعلیم دیتے ہیں اور تمہیں وہ علم دیتے ہیں جو تمہیں پہلے نہ تھا۔ بس اس طرح کے وعظ
ہمارے مشن ہوں جن میں اللہ کی کتاب کی آیتیں پڑھی جائیں اور سامعین کے دلوں کو
اللہ کے کلام کے ذریعے پاکیزہ بنایا جائے اور ان کو وعظ و تقاریر کے ذریعے قرآن و
سنت کی تعلیم دی جائے اور ان کو علم و عرفان کی وہ نکات و لطائف کی باتیں بتائی جائیں
جن سے ان کے علم میں اضافہ ہو۔

بس یہی اہلسنت کا مشن تھا اور ہمیشہ سے رہا ہے مگر چند سالوں سے اہلسنت
کے لوگ غفلت کا شکار ہو کر اپنا سچا مشن بھول گئے ہیں اور اس سیدھے راستے سے
جو بزرگوں کا تھا ہٹ کر ان نعت خوانیوں اور قوالیوں کو اپنا مشن سمجھ بیٹھے ہیں۔
وہ معزز تھے زمانے میں مسلمان ہو کر

اور تم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر (اقبال)

آدم برسر مطلب

اس ضمنی گفتگو کے بعد ہم پھر اپنے اصل مقصد کی طرف واپس آتے ہیں کہ

رسول اللہ ﷺ کے نزدیک دین (قرآن و سنت) کے علم و علماء کا کیا مقام مرتبہ ہے۔

﴿وراثت نبویہ﴾

حضرت ابوہریرہؓ مدینہ منورہ کے بازار سے گزر رہے تھے اور لوگ اپنے کاروبار میں مصروف تھے آپ وہاں رک گئے اور بہ آواز بلند فرمایا۔

اے بازار والو، تمہیں کس چیز نے بے بس کر دیا؟ لوگوں نے کہا۔ اے ابوہریرہؓ، آپ کی بات کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا رسول اللہ ﷺ کی وراثت مسجد میں بٹ رہی ہے اور تم یہاں محروم بیٹھے ہو۔ کیا تم جانتے نہیں کہ وہاں سے اپنا حصہ لے آؤ۔ لوگوں نے عرض کی کہ رسول اللہ ﷺ کی وراثت کہاں بٹ رہی ہے؟ آپ نے فرمایا مسجد نبوی میں۔ تو لوگ بڑی تیزی سے مسجد نبوی کی طرف چل پڑے اور حضرت ابوہریرہؓ وہاں کھڑے رہے حتیٰ کہ وہ واپس آگئے آپ نے ان سے پوچھا تمہیں کیا ہوا تم کیوں واپس آگئے؟ لوگوں نے عرض کی ہم مسجد گئے اندر جا کر دیکھا تو ہمیں وہاں کوئی چیز تقسیم ہوتی اور بٹتی نظر نہیں آئی، آپ نے ان سے فرمایا کیا تم نے مسجد میں کسی کو نہیں دیکھا؟ انہوں نے کہا، کیوں نہیں، ہم نے کچھ لوگوں کو وہاں نماز پڑھتے دیکھا اور کچھ لوگوں کو قرآن کی تلاوت کرتے دیکھا **وقوم ایتنا کروں الحلال والحرام** اور ایک گروہ کو ہم نے دیکھا جو حلال اور حرام کے مسائل یاد کر رہے تھے اور پڑھ پڑھا رہے تھے۔ آپ نے ان سے فرمایا **ویحکم فذاک میراث رسول اللہ ﷺ** تمہارے لئے افسوس کا مقام ہے تم نہیں سمجھے یہی دین کا علم ہی رسول اللہ ﷺ کی میراث ہے۔

﴿ سب سے افضل عبادت ﴾

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

افضل العبادۃ الفقه و افضل الدین الورع

(الترغیب و الترہیب بحوالہ طبرانی ج ۱ ص ۹۳)

ترجمہ:-

کہ سب سے بہتر عبادت دین کا علم (قرآن و سنت کے احکام) سیکھنا ہے
گویا سب سے بڑا عابد طالب علم اور عالم دین ہے، لہذا ان پر خرچ کرنے
والا سب سے بڑی عبادت میں شریک ہے۔

مشکل آسان کرنا

ایک لمبی سی حدیث ہے جسے ہم مختلف عنوانوں کے ساتھ کئی ٹکڑوں میں نقل
کرتے ہیں حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

من نفس عن مؤمن كربة من كرب الدنيا نفس
الله عنه كربة من كرب يوم القيامة

ترجمہ:-

جس نے ایک مسلمان کی دنیا کی مشکلات و پریشانیوں میں سے ایک مشکل
و پریشانی کو دور کر دیا اللہ اس کی قیامت کے دن کی مشکلات و پریشانیوں میں سے سب
سے بڑی مشکل و پریشانی کو دور کر دے گا۔

ومن ستر مسلما ستره الله في الدنيا والاخرة

ترجمہ:-

اور جس نے ایک مسلمان کا ستر ڈھانپا (یعنی اس کا عیب ڈھانپا) اللہ دنیا اور

آخرت میں اس کے عیب ڈھانپے گا۔

ومن يسر على معسر يسر الله عليه في الدنيا

والآخرة

ترجمہ:-

اور جس نے کسی تنگدستی کی تنگدستی دور کی اللہ اس کی دنیا اور آخرت کی

تنگدستی دور کر دے گا۔

والله في عون العبد ما كان العبد في عون أخيه

ترجمہ:-

اور اللہ بندے کی مدد میں ہوتا ہے جب تک وہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں

رہتا ہے۔

ومن سلك طريقا يلتمس فيه علما سهل الله له به طريقا

الى الجنة

ترجمہ:-

اور جو شخص علم دین سیکھنے کے لئے راستے پر چلا اللہ اس کی برکت سے اس

کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ علم دین سیکھنے اور سکھانے

والے (طلبہ اور علماء) جنتی ہیں لہذا ان سے محبت کرنا اور ان پر خرچ کرنا بھی سب سے

بڑی عبادت ہے۔

وما اجتمع قوم في بيت من بيوت الله يتلون
كتاب الله ويتدارسونه بينهم الا حفتهم الملائكة ونزلت
عليهم السكينة وغشيتهم الرحمة وذكروهم الله فيمن
عنده۔

(مشکوٰۃ کتاب العلم و مسلم شریف)

ترجمہ:-

اور جو لوگ اللہ کے گھروں (مسجدوں) میں سے کسی ایک گھر
میں اکٹھے ہو کر اللہ کی کتاب کو پڑھتے اور آپس میں اس کا درس سنتے
سناتے ہیں رحمت کے فرشتے ان پر اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور ان پر
سکون و اطمینان اترتا اور اللہ کی رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ
اپنے موجود فرشتوں کے سامنے ان کو یاد فرماتا ہے۔

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۲۵)

لہذا جو لوگ اللہ کی کتاب کا علم سیکھنے سکھانے اور پڑھنے
پڑھانے اور اس کے درس و تدریس کے انتظام و اہتمام پر خرچ کریں
گے ان پر بھی سکون اترے گا اور اللہ اپنے ہاں ان کا بھی ذکر فرمائے گا۔

﴿طالب علم کو خوش آمدید﴾

حضرت صفوان بن عسال مرادیؓ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی
خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ مسجد میں اپنے سرخ رنگ کے تکیہ کے ساتھ ٹیک

لگائے تشریف فرماتے تھے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں حضور ﷺ کی خدمت میں اسیلے حاضر ہوا ہوں کہ میں یہاں علم حاصل کروں (میرا نام یہاں کے طلباء میں شامل فرمائیجئے) آپ نے فرمایا کہ

مرحبا بطالب العلم ان طالب العلم تحفه
الملائكة باجنحتها ثم يركب بعضهم بعضا حتى يبلغوا
السماء الدنيا من محبتهم لما يطلب

(رواه احمد . الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۹۵)

ترجمہ:-

طالب علم کو خوش آمدید بے شک طالب علم کی شان یہ ہے کہ رحمت کے فرشتے علم کی محبت کی وجہ سے اسے اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں پھر ایک دوسرے کے اوپر چڑھتے چلے جاتے ہیں حتیٰ کہ آسمان کو پہنچ جاتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ علم سے محبت کرنا فرشتوں کی شان ہے جو علم سے محبت کرے گا وہ اسے سیکھے گا اور اس پر خرچ بھی کرے گا۔

﴿علم حاصل کرنا افضل جہاد ہے﴾

حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

تعلموا العلم فان تعلمه لله خشية و طلبه عبادة و
مذاكرته تسبيح و البحث عنه جهاد و تعليمه لمن لا
يعلمه صدقة و بذله لاهله قرابة لانه معالم الحلال

والحرام ومنا رسل اهل الجنة وهو الانيس في الوحشة
والصاحب في الغربة والمحدث في الخلوة والدليل
على السراء والضراء والسلاح على الاعداء والزين
عند الاخلاء

ترجمہ:-

علم دین حاصل کرو بے شک اللہ کی رضا کے لئے دین کا حاصل کرنا اللہ کے
خوف کی نشانی ہے اور اس علم کی طلب عبادت ہے (بلکہ لیلۃ القدر کی رات کی عبادت
سے بھی بہتر عبادت ہے جیسا کہ حدیث کا حوالہ گزر چکا ہے) اور علم کی باتیں کرنا اور
سننا (اللہ کی) تسبیح ہے اور آپس میں علم کی بحث و تکرار جہاد (بلکہ سب سے بڑا
جہاد) اور جو شخص علم نہیں جانتا اسے علم سکھانا صدقہ (و خیرات و سخاوت) ہے اور جو علم
کا اہل ہو اسے علم دینا بڑی نیکی ہے (کیونکہ دین کا علم حلال و حرام، جائز و ناجائز کے
جاننے کا ذریعہ ہے اور جنتیوں کے راستوں کا اونچا نشان ہے اور گھبراہٹ میں انس و
محبت دینے والا ہے اور مسافری میں ساتھی ہے اور تنہائی میں باتیں کرنے اور دل
بہلانے والا ہے، خوشی اور تکلیف میں راہنمائی کرنے والا ہے اور دشمن کے مقابلہ میں
تھیار ہے اور دوستوں کے ہاں زینت ہے۔)

پھر آپ ﷺ نے فرمایا

یرفع اللہ بہ اقواما فیجعلہم فی الخیر قادة
تقتص اثارہم ویقتدی بفعالہم وینتھی الی رأیہم
ترغب الملائکة فی خلتہم و باجنحتہا تمسحہم

ويستغفر لهم كل رطب و يابس و حيتان البحر و هوامه
 و سباع البر و انعامه لان العلم حياة القلوب من الجهل
 و مصاييح الابصار من الظلم

ترجمہ:-

اللہ تعالیٰ علم دین کی برکت سے علم والوں کو اونچا کرتا ہے تو انہیں (دنیا و
 آخرت کی) بھلائی میں لوگوں کے آگے آگے چلنے والا بناتا ہے ان کے قدموں کے
 نشانوں کی پیروی کی جائے اور ان کے کاموں کی پیروی کی جائے اور ان کی رائے کو
 حرف آخر سمجھا جائے فرشتے ان کی صحبت میں مائل ہوتے ہیں اور ان سے برکت
 حاصل کرنے کے لئے ان کے جسموں کو اپنے پر ملتے اور ہر تر و خشک چیز اور دریاؤں کی
 مچھلیاں اور دوسرے جانور اور خشکی کے درندے اور دوسرے جانور چوپائے ان کے
 لئے دعاء بخشش کرتے ہیں اس لئے کہ دین (قرآن و سنت) کا علم دلوں کی زندگی ہے
 جو انہیں جہالت سے بچاتا ہے اور آنکھوں کا چراغ ہے جو آنکھوں کو اندھیرے سے

بچاتا ہے۔

يبلغ العبد بالعلم منازل الاخيار و الدرجات
 العلى في الدنيا و الآخرة التفكير فيه يعدل الصيام
 و مدارسته تعدل القيام به توصل الراحام و به يعرف
 الحلال و الحرام و هو امام العمل و العمل تابعه يلهمه
 السعداء و يحرمه الاشقياء

(رواه الامام ابن عبدالبر النمري في كتاب العلم، الترغيب و الترهيب ج ۱ ص ۹۵-۹۴)

علم دین سے بندہ اللہ کے پسندیدہ بندوں کے درجوں اور دنیا و آخرت کے بلند مرتبوں کو پہنچ جاتا ہے علم میں غور و فکر کرنا دن کے روزے کے برابر اور اس کا پڑھنا پڑھانا رات بھر کھڑے ہو کر نوافل پڑھنے کے برابر ثواب ہے اس علم کے ذریعے رشتوں کے حقوق ادا کئے جاتے ہیں اور اسی علم کے ذریعے حلال و حرام کا پتہ چلتا ہے اور یہ (قرآن و سنت کا علم) عمل کا راہنما اور عمل اس کے تابع ہے نیک بختوں کو ہی علم کے حاصل کرنے کا خیال (اللہ کی طرف سے) دل میں ڈالا جاتا ہے (اور وہ اس کے حاصل کرنے میں مشغول ہو جاتے ہیں) اور بد بخت ہی اس سے محروم کئے جاتے ہیں۔

﴿ قابل توجہ ﴾

امام ابن عبد البر نے اس حدیث کو اپنی کتاب جامع العلم والعلماء میں سند کے ساتھ روایت کر کے لکھا ہے سند حسن کہ اس حدیث کی سند اچھی ہے اور ساتھ ہی لکھا ہے کہ اس حدیث کو ہم نے مختلف سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام زکی الدین حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری کا اس حدیث کو اپنی کتاب الترغیب والترہیب میں فضائل علم و علماء کے سلسلے میں لانا اس حدیث کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔

﴿ فضل جہاد ﴾

اس حدیث میں یہ فرمایا گیا ہے **والبحت عنه جہاد** کہ قرآن و سنت کے احکام و مسائل کی آپس میں بحث کرنا و تکرار کرنا جہاد ہی نہیں بلکہ افضل جہاد ہے یعنی سب جہادوں سے بہتر جہاد علم دین کا سیکھنا سکھانا ہے۔

کفار کے ساتھ جنگ خواہ کشمیر میں ہو یا افغانستان یا فلسطین و لبنان میں ہو یا بوسینا اور چیچنیا میں کہیں بھی ہو اس سے افضل و اعلیٰ جہاد قرآن و سنت کے علوم کا پڑھنا پڑھانا ہے کیونکہ علم ہر عمل و نیکی کی بنیاد ہے۔

﴿ چھوٹا اور بڑا جہاد ﴾

اسلامی ریاست کی سرحد پر جو مجاہدین لڑتے اور جہاد کرتے ہیں یہ چھوٹا جہاد ہے اور قرآن و سنت کا علم پڑھنا اور پڑھانا اور لوگوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح کرنا جہاد اکبر (سب سے بڑا جہاد) ہے جب صحابہ جہاد سے واپس آئے تو اسے نبی کریم ﷺ نے جہاد اصغر (سب سے چھوٹا) ٹھہرایا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

رجعتہم من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر

ترجمہ:-

کہ تم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹے ہو۔

یعنی سرحدوں پر لڑا جانے والا جہاد چھوٹا ہے اور گھر میں رہتے ہوئے ان

پڑھوں کو دین کا علم سکھا کر انہیں عالم بنانا یہ جہاد اکبر ہے۔

(حوالہ ملاحظہ ہو اتحاد السادة المتقين ج ۶ ص ۲۷۹ ج ۷ ص ۲۱۸۔ تہذیب
تاریخ دمشق ج ۳ ص ۷۔ کشف الخفا عجلونی ج ۱ ص ۲۲۵۔ الاسرار المرفوعة
۲۰۶۔ تذکرہ ۱۹۱)

اسی طرح دوسری حدیث میں کہ جب آپ ﷺ غزوہ سے واپس تشریف
لائے تو آپ سے عرض کی گئی کہ خوش آمدید آپ جہاد سے واپس تشریف لائے آپ
نے فرمایا نہیں واپس نہیں آئے بلکہ رجعنا من الجهاد الاصغر الى
الجهاد الاکبر کہ ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف آئے ہیں
(اطراف الحدیث ج ۵ ص ۱۲۱)

اور تاریخ بغداد میں ہے کہ حضور ﷺ ایک غزوہ (جنگ) سے واپس تشریف
لائے صحابہ بھی آپ کے ہمراہ تھے آپ نے فرمایا

قدمتم خیر مقدم و قدمتم من الجهاد الاصغر الى
الجهاد الاکبر

(تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۹۳)

تمہیں خوش آمدید اور تم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف آئے ہو۔
وہ بڑا جہاد کیا ہے؟ جسے بہت بڑا جہاد کہا گیا ہے وہی جس کے بارے میں آپ نے
فرمایا کہ یہ میرا مشن ہے انما بعثت معلما مجھے علم کو فروغ دینے والا بنا کر بھیجا
گیا۔

طلب العلم فريضة على كل مسلم و مسلمة

(صحیح مسلم و جامع بیان العلم و العلماء)

کہ علم دین کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے

بلغوا عنی ولو آیة

میری طرف سے دوسروں تک پہنچا کر رہو اگر چہ ایک آیت (یا ایک

حدیث) ہی ہو۔

اور فرمایا

تعلموا العلم و علموا الناس و تعلموا الفرائض و

علموا الناس

(دارقطنی و بیہقی کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۲۶)

یعنی علم پڑھو اور دوسروں کو پڑھاؤ اور خاص کر وراثت کا علم بھی پڑھو اور اسے

دوسروں کو پڑھاؤ۔ اس سے ثابت ہوا کہ علم کو فروغ دینا رسول اللہ ﷺ کی منشا اور آپ

کا واحد مشن ہے۔

لہذا اسے فروغ دینے کے لئے اپنے وسائل خرچ کرنا افضل ترین عبادت

ہے۔

﴿عالم مجاہد سے افضل ہے﴾

حضرت علیؓ فرماتے ہیں

العالم افضل من الصائم القائم المجاہد

ترجمہ:-

کہ عالم دین اس شخص سے بہتر ہے جو دن کو روزے کے ساتھ جہاد کرنے

اور رات کو کھڑے ہو کر عبادت کرے

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۸)

علماء فرماتے ہیں جس نے دین (قرآن و سنت) کا علم حاصل کر لیا اس نے اپنے اندر ہر کمال اور ہر خوبی جمع کر لی اور جس نے یہ علم حاصل نہ کیا اس نے کوئی خوبی حاصل نہ کی

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۸)

﴿ دین کے علم والے اور نبی کے درمیان فرق ﴾

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من جاء اجله وهو يطلب العلم لقي الله ولم يكن

بينه وبين النبيين الا درجة النبوة

(طبرانی اوسط الترغيب)

والترهيب ج ۱ ص ۹۶)

ترجمہ:-

جسے اس حال میں موت آئی کہ دین کا علم حاصل کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے اور نبیوں کے درمیان صرف نبوت کے درجہ کا فرق ہو گا۔

یاد رہے کہ علم کی طلب کبھی ختم نہیں ہوتی حتیٰ کہ اس کے باوجود کہ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے کل علوم عطا فرما دیے اور کچھ اس کے بعد بھی پھر بھی حکم فرمایا کہ اے حبیب آپ یہ دعا کیا کریں جیسا کہ قرآن مجید میں ہے

رب زدنی علما

ترجمہ:-

اے میرے رب میرے علم میں زیادتی فرما
لہذا ہر طالب علم، طالب علم اور ہر عالم بھی عالم ہونے کے باوجود بھی طالب
علم ہی ہے۔

﴿ ستر صدیقین کا ثواب ﴾

امام ابو منصور دیلمی مسند الفردوس میں اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن
مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

من تعلم بابا من العلم ليعلم الناس اعطى ثواب

سبعين صديقا

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۹۸)

ترجمہ:-

جس نے دین کے علم (شریعت کے احکام) کا ایک باب سیکھا تا کہ لوگوں کو
پڑھائے اسے ستر صدیقوں کا ثواب دیا جاتا ہے۔

یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ

من النبيين و الصديقين و الشهداء و الصالحين

ترجمہ:-

”نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں میں سے“

اس آیت میں درجہ وار پہلے نبیوں کا پھر صدیقوں کا پھر شہیدوں کا اور اس کے بعد

صالحوں کا ذکر فرمایا گیا ہے یہ اس طرف اشارہ ہے کہ سب سے اونچا درجہ پیغمبروں کا ہے پھر صدیقوں کا پھر شہیدوں کا پھر صالحوں کا درجہ ہے نبیوں کے بعد علماء کا درجہ ہے انہیں لوگوں کو قرآن و سنت کے احکام میں سے ایک باب کی تعلیم دینے کا جو ثواب ملتا ہے وہ ستر صدیقین کے ثواب کے برابر ہوتا ہے۔

قارئین!

یہاں سے اندازہ لگائیں کہ علماء کا کیا ہی بلند مقام ہے جس سے لوگ بے خبر ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کو انگریزوں نے ہی دین اور علماء دین سے دور کر دیا کیونکہ ہندوستان اور پاکستان جب ایک تھے اور جب یہ متحدہ ہندوستان تھا اور یہاں انگریزوں کی حکومت تھی تو انہوں نے عوام کے دلوں سے دین، علم دین اور علمائے دین کی عظمت نکال دی تاکہ ان کے خلاف اگر علماء آواز بلند کریں تو عوام ان کا ساتھ نہ دیں کیونکہ علماء اہلسنت انگریزوں کی حکمرانی سے خوش نہ تھے بلکہ انہوں نے تو فتویٰ دیا تھا کہ ہندوستان سے انگریزوں کو نکالنا جہاد ہے۔

﴿حج کامل کا ثواب﴾

امام طبرانی معجم کبیر میں اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو امامہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

من غدا الى المسجد لا يريد الا ان يتعلم
خيرا او يعلمه كان له (اجرا) كاجر حاج تاما حجه

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۱۰۴)

ترجمہ:-

جو شخص صبح صبح اس ارادہ سے مسجد گیا کہ وہاں عالم دین سے کوئی اچھی بات سیکھ لے گا یا عالم ہے جو محض اس لئے مسجد میں گیا تا کہ لوگوں کو قرآن و حدیث کی تعلیم دے اسے پورے حج کا ثواب ملے گا۔ اس سے حج نفلی مراد ہے جس کا ثواب عمرہ سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔

قارئین!

غور فرمائیے کہ کسی شخص کا مسجد میں اس نیت سے بیٹھ جانا کہ وہاں جا کر عالم دین سے شریعت کا ایک مسئلہ سیکھ لے گا یا عالم دین کا اس نیت سے مسجد کی طرف جانا کہ مسجد میں سیکھنے کے لئے آئے ہوئے نمازی کو شریعت کا ایک مسئلہ سکھا دے تو پورے حج کا ثواب حاصل کرنا ہے اور جہاں ایک دارالعلوم بنا ہی اس مقصد کے لئے ہو جبکہ وہاں نمازی بھی شریعت کے احکام سیکھتے ہوں کہ انہیں صبح و شام نماز کے وقت درس بھی دیا جاتا ہو اور وہاں مسجد نبوی کے طلبہ اصحاب صفہ صحابہ کرام کی طرح باہر سے آئے ہوئے ہوں طلبہ سارا دن اساتذہ و علماء سے علم حاصل کرتے ہوں اور شریعت کے احکام سیکھتے ہوں اس جگہ کی کیا شان ہوگی اور اس درس گاہ کی تعمیر و ترقی پر مال خرچ کرنے والے خوش قسمت اور پڑھانے والے علماء دین و اساتذہ کرام کو ایک ہی دن میں کتنے نفلی حجوں کا ثواب ملتا ہوگا

کاش ہر سال عمرہ اور نفلی حج کے لئے جانے والے اس طرف توجہ فرماتے کہ اگر اس کی بجائے وہ روپیہ صحیح العقیدہ اہلسنت و جماعت کی درس گاہ پر جہاں طلبہ کو مکمل عالم بنایا

جاتا ہے، خرچ کیا کریں تو وہ کئی نفعی جوں کا ثواب گھر بیٹھے حاصل کر سکتے ہیں۔

وہ جو نفعی حج یا عمرہ کرتے ہیں اس کا ثواب تو صرف ان کی ذات تک محدود رہ

جاتا ہے لیکن دینی درسگاہ پر خرچ کرنے سے کئی جوں اور عمروں کا ثواب ملتا ہے انکی

ذات کے لئے کئی جوں اور عمروں کے ثواب کے علاوہ پوری قوم بلکہ عالم اسلام کا بھی

فائدہ ہے کہ وہاں سے علم پڑھ کر جانے والے علماء ساری دنیا کو علم کا فیض پہنچائیں گے

اس طرح یہ بے مثال صدقہ جاریہ بھی ہوگا۔

✽ علم دین پڑھنے پڑھانے والے مجاہد ہیں ✽

جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے کہ تحصیل علم جہاد ہے حضرت امام بیہقیؒ و امام ابن ماجہؒ

نے اپنی اپنی سندوں کے ساتھ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا کہ حضور ﷺ نے ارشاد

فرمایا

من جاء مسجدی هذا لم یأتہ الا لخیر یتعلمہ او یعلمہ

فہو بمنزلۃ المجاہدین فی سبیل اللہ الخ

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۱۰۵)

ترجمہ:-

جو شخص میری اس مسجد میں آیا اور صرف شریعت کا علم حاصل کرنے کے لئے

آیا کسی کو سکھانے کے لئے ہی آیا تو وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہے۔

بلکہ افضل الجہاد کرنے والا افضل المجاہدین ہے جیسا کہ گزرا ہے کہ حضور

اکرم ﷺ نے علم پڑھنے پڑھانے کو جہاد اکبر فرمایا علم جہاد سے افضل ہے بلکہ علم حاصل

کرنے کا فہم کے ساتھ جہاد کرنے سے بھی بہتر ہے چنانچہ، صحیحین اور معتبر روایتیں
اپنی سندوں کے ساتھ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

طلب العلم افضل عند الله من الصلوة و الصيام
والحج والجهاد في سبيل الله

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۰۰ حنیث شریف ۱۰۰)

کہ علم دین حاصل کرنا اللہ کے نزدیک بھی نماز سے روزے اور حج سے
اور اللہ کی راہ میں جہاد سے بھی افضل ہے۔ لہذا جوں دین کا قرآن و سنت کا اور
شریعت کا علم سکھایا جاتا ہو وہاں چند دین اور مال اور وقت دینا بھی سب سے زیادہ
ثواب ہوگا ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک دن کا علم حاصل کرنا تین ہفتے کے روزوں
سے زیادہ ثواب ہے۔

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۰۱)

ایک دوسری حدیث میں ہے

الغدو و الروحاح في تعليم العلم افضل من الجهاد
في سبيل الله
ترجمہ:-

کہ صبح و شام علم دین کی تعلیم دینا علم دین کا پڑھنا پڑھانا اللہ کی راہ میں جہاد
کرنے سے بہتر ہے۔

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۰۲)

اس سے ان لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے جو نا سمجھ طالب علموں کو

بہلا پھسلا کر کشمیر کے جہاد پر بھیج دیتے ہیں اور ان کو بھی جو دینی مدارس جو علم کے سرچشمے ہیں امداد دینے کی بجائے کشمیر کے جہاد کے نام پر خوب چندہ دیتے ہیں حالانکہ ان کے لئے زیادہ ثواب اس میں ہے کہ علم کے مراکز و دینی تعلیم دینے والے مدرسوں کی مدد کرنے میں۔

اس حدیث میں ”میری اس مسجد میں آیا“ فرمایا لیکن اس سے پہلے حدیث گزری اس میں کسی مسجد کی تخصیص نہیں ہے کوئی بھی مسجد یا مدرسہ جہاں دین کی تعلیم دینے والے موجود ہوں وہاں جانا بڑی عبادت اور افضل جہاد ہے۔

﴿رسول اللہ ﷺ کے جانشین﴾

امام طبرانی نے اوسط میں سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔

اللهم ارحم خلفائي - قلنا يا رسول الله! ومن
خلفاءك؟ قال الذين ياتون من بعدى يروون احاديثي
ويعلمونها الناس

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۱۱۰)

ترجمہ:-

اے اللہ میرے جانشینوں پر رحم فرما۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ!
آپ کے جانشین کون ہیں؟ اپنے فرمایا وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے میری
حدیثیں بیان کریں گے اور لوگوں کو میری حدیثوں کی تعلیم دیں گے۔

الحمد للہ اس سے علماء کے عظیم الشان مقام و مرتبہ کا ایک اور ثبوت ملا کہ رسول اللہ ﷺ نے علماء دین کو اپنا جانشین قرار دیا اور جانشین کا مطلب ہوتا ہے قائم مقام۔ یعنی علماء رسول اللہ ﷺ کے قائم مقام ہیں اور یہ ایک حقیقت مسلمہ ہے کہ کسی کے جانشین کا احترام اس اصل ہستی کا ہی احترام ہوتا ہے۔ لہذا علماء دین کا احترام حضور ﷺ کا احترام اور ان کی توہین حضور ﷺ کی توہین ہے اس لئے فقہاء نے علماء کی توہین کو کفر ٹھہرایا ہے۔

﴿ علماء کی توہین کفر ہے ﴾

چنانچہ امام ابو حنیفہؒ کی کتاب ”الفقہ الاکبر“ کی شرح میں حضرت امام علی بن سلطان القاریؒ المکیؒ لکھتے ہیں۔

استخفاف العلماء کفر وهو مستلزم لاستخفاف الانبياء عليهم السلام لان العلماء ورثة الانبياء

(طبع مصر ۱۷۲)

یعنی علماء کی توہین کفر ہے کیونکہ ان کی توہین سے انبیاء علیہم السلام کی توہین لازم آتی ہے اس لئے کہ علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔

حضرت محدث علی بن سلطان القاریؒ المکیؒ اس کے بعد لکھتے ہیں کہ عالم کو عویلہ کہنا صیغہ تصغیر کے ساتھ بہ نیت توہین کفر ہے لہذا یہ جو بعض جہلاء علماء کے لئے حقارت کے ساتھ ملا، ملوانے کا لفظ استعمال کرتے ہیں یہ بھی کفر ہے اگر کسی نے کہا کہ مجھے علماء کی مجلس میں جانے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی مجھے ان کے علم کی مجلس

کی حاجت ہے یہ بھی کفر ہے یا کسی نے کہا کہ مجھے شریعت کے علم کو سیکھنے کی حاجت نہیں ہے یہ بھی کفر ہے (شرح فقہ اکبر ۱۷۲ مطبوعہ مصر)

﴿ علماء کی مجلس جنت کا باغ ہے ﴾

امام طبرانی نے معجم کبیر میں بہ سند حدیث روایت فرمائی سیدنا عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

اذا مورتم برياض الجنة فارتعوا - قالوا يا رسول الله وما رياض الجنة؟ قال مجالس العلماء
(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۱۱۲)

جب تم جنت کے باغوں سے گزرا کرو تو وہاں بیٹھا کرو وہاں سے پھل کھایا کرو۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہاں (دنیا میں بھی جنت کے باغ ہیں؟) اور وہ جنت کے باغ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا علماء دین کی مجالس (جنت کے باغ ہیں) اور یاد رہے کہ مسجد نبوی میں آپ کے محراب و ممبر سے آپ کے روضہ اقدس تک کا ٹکڑا بھی ”رياض الجنة“ کہلاتا ہے وہاں کی حاضری کو ہم کمال نیک بختی اور انتہائی خوش قسمتی سمجھتے ہوئے گھنٹوں وہاں بیٹھے رہتے ہیں اور ہر وقت وہاں ہجوم کئے رہتے ہیں بلاشبہ یہ سب کچھ صحیح ہے کہ وہاں کی حاضری کمال سعادت اور انتہائی خوش قسمتی کی بات ہے اللہ ہمیں یہ سعادت بار بار نصیب فرمائے مگر لوگ عالم دین کی مجلس کی شان سے بے خبر اور ناواقف ہیں عالم دین کی خدمت میں حاضری اور اس کی مجلس میں بیٹھنے کو بھی حضور ﷺ نے ریاض الجنة قرار دیا ہے گزشتہ حدیثوں کی

روشنی میں یہ کہنا بجا ہوگا کہ عالم دین کی مجلس میں حاضری اور اس حاضری میں شریعت کا مسئلہ سیکھ لینا نہ صرف ریاض الجنۃ (بہشت کے باغوں) میں بیٹھنا ہے بلکہ حج کا ثواب حاصل کرنا بھی ہے۔

﴿ علماء سے تواضع اور انکی پیروی کا حکم ﴾

امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

تعلّموا العلم و تعلّموا للعلم السکينة و الوقار و تواضعوا لمن تعلّمون منه

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۱۱۴)

ترجمہ:-

علم حاصل کرو اور علم کے لئے سکون اور وقار سیکھو جس استاذ محترم سے تم علم سیکھو اس سے تواضع وانکساری اور عاجزی سے پیش آؤ اور اس کی پیروی کیا کرو اور اس کی تعظیم بجالایا کرو اور اس کے آگے تکبر نہ کیا کرو۔

﴿ بے دینیوں سے علم حاصل نہ کرو ﴾

چونکہ استاذ کا احترام اور اس کی اطاعت کا حکم ہے اس لئے حدیث میں ہے

العلم دین، الصلوة دین فانظروا عنم تاخذون

هذا العلم و کیف تصلون هذه الصلوة فانکم تسالون

یوم القيامة

(مسلم و مسند الفردوس و کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۳۳)

☆ (کہ علم دین ہے نماز بھی دین ہے لہذا اسے دیکھ لیا کرو جس سے تم علم سیکھتے ہو) کہ استاذ ہونے کے لائق بھی ہے یا نہیں) |

☆ وہ زمانہ نہ آئے جسمیں علماء کی پیروی نہ کی جائے ☆

امام احمد نے اپنی مسند میں حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ

الھم لا یدرکنی زمان او قال لا قدرکوا زمانا
لا یتبع فیہ العلم

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۱۱۲)

اے اللہ مجھے وہ زمانہ دیکھنا نصیب نہ ہو یا لوگو! تمہیں وہ زمانہ دیکھنا نصیب نہ ہو جسمیں عالم دین کی پیروی نہ کی جائے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم دین کی پیروی بحیثیت وارث اور جانشین پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام لوگوں پر فرض ہے اور یہ کہ حضور ﷺ نے اس زمانہ کو برا زمانہ قرار دے کر اس سے پناہ مانگی ہے جسمیں لوگ علماء دین کی بات نہ مانیں اور ان کی پیروی نہ کریں۔

☆ عالم کی موت ☆

حضرت ابودرداءؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے ہیں جو شخص صبح صبح محض اللہ کی رضا کے لئے گھر سے علم حاصل کرنے کے لئے نکلا اللہ

اس کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیتا ہے اور فرشتے اس کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں اور اس پر آسمانوں کے فرشتے، دریاؤں کی مچھلیاں درود بھیجتے (اس کے لئے طلب رحمت و بخشش کرتے) ہیں عالم کا درجہ عبادت گزار پر اتنا ہی اونچا ہے جتنا چاند کا درجہ آسمان کے کسی سب سے چھوٹے ستارے کے مقابلہ میں اونچا ہے اور علماء پیغمبروں کے وارث ہیں اور پیغمبروں نے اپنے پیچھے دینار و درہم کا ترکہ یا ورثہ نہیں چھوڑا بلکہ انہوں نے اپنے پیچھے علم کو ہی چھوڑا ہے۔

تو جس نے علم حاصل کر لیا اس نے پیغمبروں کا ورثہ حاصل کر لیا اور عالم کی موت ایک ایسی مصیبت ہے جس کی تلافی نہیں ہو سکتی اور ایک ایسا خلا ہے جو پر نہیں ہو سکتا وہ ایک ستارہ ہے جس کا نور غائب ہو گیا ایک قوم کی موت (کا صدمہ) عالم کی موت (کے صدمہ) کے مقابلہ میں زیادہ آسان ہے۔

(ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ و غیرہم الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۱۰۵، ۱۰۶)

ایک اور حدیث میں ہے کہ

موت العالم ثلثة فی الاسلام لا تسد ما اختلف

الیل و النهار

(مجمع الزوائد ج ۱ ص ۲۰۱۔ کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۴۹ حدیث نمبر ۲۸۷۰)۔

ترجمہ:

عالم کی موت سے اسلام میں ایسا رخنہ پڑتا ہے کہ قیامت تک بند نہیں ہو

سکتا۔

یہ ہے عالم کی شان، اس لئے کئی بزرگ لوگوں کو دیکھا ہے کہ جب وہ کسی عا

لم دین کو دیکھتے اور اسکی خدمات سے متاثر ہوتے ہیں تو دعا کرتے ہیں کہ خدا کرے ہماری عمران کو لگ جائے اور یہ حقیقت ہے کہ عالم کے وجود ہی سے اسلام کا وجود ہے جب علماء نہ رہیں گے تو قیامت آجائے گی۔ گویا علماء کا وجود قیامت کے آنے میں رکاوٹ ہے۔

﴿ اللہ کا مقرر کیا ہوا بادشاہ ﴾

امام دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت ابو ذرؓ سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

العالم سلطان الله في الارض فمن وقع فيه فقد

هلك

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۳۳)

عالم دین زمین پر اللہ کا (مقرر کیا ہوا) بادشاہ ہے تو جس نے عالم دین کی برائی کی وہ ہلاک و برباد ہوا۔

﴿ اللہ کے امین ﴾

امام قضاعی و امام ابن عساکر و امام دیلمی و امام ابن عدی و ابن النجار اپنی اپنی سندوں کے ساتھ حضرت انسؓ و حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

العلماء أمناء الله على خلقه۔ العلماء أمناء امتی

العلماء مصابيح الارض العلماء قادة

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۳۳ حدیث نمبر ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۲۸۶)

ترجمہ:-

کہ علماء مخلوق پر اللہ کے امین ہیں۔ علماء میری امت کے امین ہیں۔ علماء زمین پر چمکتے چراغ ہیں۔ علماء میری امت کے پیشوا (آگے آگے چلنے والے) ہیں۔

﴿علماء کی پیروی کرو﴾

امام دیلمی مسند الفردوس میں حضرت انس و امام حلوانی و بیہقی حضرت کثیر بن عبد اللہ سے اپنی اپنی سندوں سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

اتبعوا العلماء فانهم سراج الدنيا ومصابيح

الآخرة۔ اتقوا زلة العالم و انتظروا فيثته

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۲۵ حدیث نمبر ۸۱، ۸۲، ۲۸۶)

علماء کی پیروی کرو بے شک وہ دنیا کے چراغ ہیں اور آخرت کے چراغ ہیں

عالم کی خطا کو نظر انداز کرو اور اس کے رجوع کا انتظار کرو۔

یعنی دوسرا کوئی خطا ہے حضور ﷺ کے ان ارشادات عالیہ سے چند باتیں معلوم ہوئیں ایک یہ کہ مسلمانوں پر علماء دین کی پیروی کرنا فرض ہے دوسری یہ کہ علماء دین و دنیا کے چراغ ہیں دنیا کے چراغ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ دنیا کے معاملات میں امت کی راہنمائی کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں تو جو لوگ کہتے ہیں کہ علماء کو دنیا کے بارے میں کیا خبر لہذا ہم دنیا کے بارے میں آزاد ہیں جو چاہیں کریں ان کا یہ خیال غلط ہے اور ان

کے لیے نقصان دہ ہے یہی وجہ ہے کہ پاکستان کو بنے ہوئے پچاس سال سے اوپر ہو گئے عوام نے مجموعی طور پر علماء کی نہیں مانی اور جاہل و ڈیروں کو ووٹ دیتے اور ان کے پیچھے لگے رہے تو پاکستان کے دو ٹکڑے کر بیٹھے اور رہے سبے پاکستان کو بھی معاشی لحاظ سے تباہ و برباد کر ڈالا اور پاکستان لوٹستان بن گیا حتیٰ کہ اور روز بروز اسپر قرضوں کے زیادہ سے زیادہ بوجھ ڈال کر اسکی کمر توڑی جا رہی ہے اور عوام پر طرح طرح کے ٹیکسوں اور ڈیوٹیوں کی لعنتیں مسلط کر کے مہنگائی پر مہنگائی لا کر ان کے لئے زندہ رہنا مشکل سے مشکل تر بنایا جا رہا ہے یہ نتیجہ ہے علماء کی پیروی نہ کرنے اور انکا کہنا نہ ماننے کا۔ تیسری بات یہ کہ علماء آخرت کے بھی چراغ ہیں ان کے پیچھے چلنے والے کی دنیا بھی سنور جائے گی اور آخرت بھی بن جائے گی۔

چوتھی یہ کہ علماء فرشتے یا پیغمبر تو نہیں ہیں کہ ان سے کوئی خطا اور بھول چوک ہی نہ ہو اگر خدا نخواستہ کسی عالم سے کوئی خطا ہو جائے تو اس بات کا انتظار اور یقین کیا جائے کہ وہ اپنی خطا اور بھول چوک سے رجوع اور توبہ کر لے گا اس پر قائم نہیں رہے گا

﴿ ایک سوال اور اس کا جواب ﴾

بعض لوگ کہتے ہیں کہ علماء میں تو اختلافات ہیں ہم کس کس عالم کے پیچھے چلیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اختلاف کے باوجود کوئی عالم بھی عوام کی قرآن و سنت کے نظام سے ہٹ کر کسی اور نظام کی طرف راہنمائی نہیں کرتا اور نہ کرے گا بعض باتوں کے سوا باقی سب باتوں میں اتفاق ہے اور جن بعض باتوں میں علماء کا باہمی اختلاف

ہے وہ محض علمی و تحقیقی نوعیت کی ہیں ان کا اسلام کے نظام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ جس عالم کو بھی ووٹ دیں گے وہ اسمبلی میں جا کر انگریزی قوانین کی حمایت نہیں کرے گا جس سے مسلمانوں کو تباہی و بربادی کے سوا کچھ نہیں ملا۔ وہاں ہر عالم کی یہی آواز ہوگی کہ قرآن و سنت کا نظام لاؤ، بس سب کی یہی آواز ہوگی سب مدینے والے آقا کی بات کریں گے۔

امریکہ والے آقا کی بات نہیں کریں گے وڈیروں کا آقا امریکہ والا مگر علماء کا آقا مدینہ والا آقا ہے وہ مدینہ منورہ کا اور جنت کا راستہ دکھائیں گے اور پاکستان میں مدینے والے آقا کا نظام لا کر پاکستان کی کشتی کو بھنور سے نکال کر ساحل مراد سے لگائیں گے اور پاکستان کو خوش حال اور امن کو گہوارہ بنا کر دکھائیں گے۔

اگر بعض علماء اپنے بعض خیالات کے زیادہ ہی باہمی اختلاف کی وجہ سے ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہ پڑھیں تو اس کو بھی انکی دیانتدار اور اپنے ایمان کے ساتھ کمال اخلاص و لگاؤ ہی سمجھا جائے اسے غلط رنگ نہ دیا جائے اور اسے اسلامی نظام کے نفاذ میں رکاوٹ تصور نہ کیا جائے کیونکہ اس اختلاف کا تعلق نظام سے نہیں ہے ہمیں اسلامی نظام صرف اس بات کی رہنمائی کرتا ہے کہ اس کے قواعد و ضوابط اور اس کے اصول و فروع و قوانین پر عمل کیا جائے، وہ اس بات پر زور نہیں دیتا کہ سب کے سب ایک طرز کی نماز پڑھیں بلکہ نماز پڑھیں خواہ کسی بھی طریقے سے، اسی طرح جماعت سے پڑھیں خواہ کسی بھی امام کے پیچھے پڑھیں جسکے پیچھے تمہارا دل چاہے اس کے پیچھے پڑھیں۔

﴿ علماء پر فرض ﴾

لیکن اس کے باوجود علماء پر فرض ہے کہ اپنی علیحدہ علیحدہ پارٹیاں ختم کر کے ایک بڑی پارٹی بنا کر اس میں سب کو شامل کر کے قرآن و سنت کے نظام کو لانے کے لئے سراپا کوشش و جدوجہد ہو جائیں۔

﴿ روزی کا ضامن اللہ ہوگا ﴾

امام ابو بکر الخطیب بغدادی تاریخ بغداد میں اپنی سند کے ساتھ حضرت زیاد بن حارث صدائیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

من طلب العلم تكفل الله له برزقه

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۳۹ حدیث نمبر ۲۸۷۰۱)

ترجمہ:-

کہ جو قرآن و سنت کے علم کا طالب ہو گیا اللہ اس کے رزق کا ضامن ہو گیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ دین کے علم حاصل کرنے والوں کو اپنے مستقبل کی فکر نہیں کرنی چاہیے کیونکہ ان کے مستقبل کی بہتری اللہ نے اپنے ذمہ لے لی ہے۔

﴿ عالم دین کے قلم کی روشنائی شہید کے خون سے بہتر ﴾

امام شیرازی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انسؓ سے امام منذ ہبی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمران بن حصین سے امام حافظ ابن عبد البر نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو درداء سے اور امام ابن جوزی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت

نعمان بن بشیر سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

يوزن يوم القيامة مداد العلماء ودم الشهداء

فيرجح عليهم مداد العلماء على دم الشهداء

ترجمہ:-

قیامت کے دن علماء کے قلم کی سیاہی (جس سے وہ شریعت کے مسائل لکھتے ہیں) اور شہیدوں کے خون کو تولا جائے گا تو سب دیکھ لیں گے کہ علماء کی سیاہی شہیدوں کے مقابلہ میں بھاری ثابت ہوگی۔

یہ مقام ہے علماء اور علم والوں کا جس سے عوام بے خبر ہیں اس سے علم و علماء کے مقام و مرتبہ کا احساس ہونا چاہیے جس کے نتیجہ میں ضروری ہے کہ ہم اپنے وسائل کے ذریعے اپنے علمی اداروں کو مستحکم بنائیں اور ان کو ان کی شان کے لائق اہمیت دیں۔

تحفہ نصائح فارسی کی ایک بڑی اچھی کتاب ہے جسے صدیوں سے علماء پڑھتے پڑھاتے چلے آ رہے ہیں اسمیں ایک حدیث روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں علم دین کی اس قدر اہمیت ہے اور اسے علم دین پڑھنا اور سیکھنا اس قدر پسند ہے کہ ایک طالب علم کو اس نیت سے قلم دینے والے کو کہ وہ اس سے قرآن و حدیث کے مسائل کو تحریر میں لائے جنت عطا فرمائے گا۔

یہ تو صرف ایک قلم دینے والے کی جزائے خیر کا حال ہے پھر جو لوگ پورے ایک دارالعلوم کی جہاں بہت سے طلباء دور دراز کا سفر کر کے وطن چھوڑ کر آ کر رہتے اور علم حاصل کرتے ہوں، مدد کرنے، اسکی تعمیر و ترقی میں بھرپور تعاون اور وہاں زیادہ

سے زیادہ اپنے وسائل خرچ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کتنی جنتیں عطا فرمائے گا۔
 کاش کہ سنی بھائی اس عظیم الشان نیکی کو جانتے اور اپنی دولت ادھر ادھر غیر
 ضروری کاموں پر اڑانے کی بجائے اس عظیم ترین اور سب سے افضل و اعلیٰ نیکی اور
 افضل جہاد میں خرچ کرتے۔

﴿ یہاں ہوتے ہوئے جنت میں ہے ﴾

امام ابو نعیم حلیہ الاولیاء میں اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے
 روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

من غدا اوراح وهو فی تعلیم دینہ فهو فی الجنة

(کنز العمال ج ۱۰ اس ۱۴۰)

کہ جو صبح یا شام کو چلا اس حال میں کہ وہ اپنے دین کی تعلیم میں مشغول ہے تو
 وہ (یہاں ہوتے ہوئے) جنت میں ہے۔

سبحان اللہ! دین کی تعلیم (عالم بننے) کا کیا مقام ہے، کیا ہی درجہ ہے،
 خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنے بچوں کو دین کی تعلیم دلوا کر عالم بناتے ہیں اور خوش
 قسمت ہیں وہ لوگ جو اس جنت میں لے جانے اور نبی کے وارث بنانے والے اس
 نیک عمل پر اپنی دولت خرچ کرتے ہیں۔

﴿ عالم کی نیند ﴾

حلیہ الاولیاء میں امام ابو نعیم اپنی سند کے ساتھ حضرت سلمان فارسیؓ سے

روایت کرتے ہیں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

نوم علی علم خیر من عبادة علی جهل

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۲۰)

ترجمہ:-

عالم کی نیند بے علم کی عبادت سے بہتر ہے۔

﴿ بے علم پیر و صوفی ﴾

امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں اپنی سند کے ساتھ حضرت وائلہ بن اسقع سے روایت فرماتے ہیں کہ بے علم عبادت گزار (پیر و صوفی) کو لہو کے گدھے کی طرح ہے۔ یعنی جیسے کو لہو کا گدھا جسکی آنکھوں پر پٹی بندھی ہے چکی کے ارد گرد چلتا رہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس نے بہت سفر کر لیا ہے لیکن جب آنکھوں سے پٹی کھلتی ہے تو اپنے آپ کو وہاں پاتا ہے جہاں پہلے تھا ایسے وہ بے علم پیر و صوفی ہیں جو بڑے ذکر و اذکار اور بڑی لمبی چوڑی عبادتیں اور ریاضتیں کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ انہوں نے بڑا روحانی سفر کر لیا ہے ولایت کے درجہ پر فائز ہو گئے ہیں اللہ تعالیٰ کے قریب ہو گئے ہیں لیکن جب موت آئیگی اور ان کی آنکھوں کے آگے سے پردہ ہٹے گا تو انہیں پتہ چلے گا وہ تو اب بھی وہاں ہی ہیں جہاں پہلے تھے تو اس وقت انہیں افسوس ہوگا اور کہیں گے کہ کاش ہم نے کثرت عبادت و ریاضت اور کثرت ذکر و اذکار کی بجائے علم دین پڑھا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے قریب ہو گئے ہوتے۔

اسی طرح امام دیلمی مسند الفردوس میں حضرت علی مرتضیٰ سے روایت کرتے

ہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک عالم ایک ہزار عبادت گزاروں سے بہتر ہے۔ اسی طرح انہوں نے حضرت انسؓ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ طالب علم اللہ کے ہاں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بہتر ہے۔

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۲۳)

اس میں ان لوگوں کے لئے عبرت ہے جو دین کا علم سیکھنے کی بجائے کشمیر وغیرہ کے جہادوں میں جاتے ہیں یا جو دینی درسگاہوں کے تعاون کر کے علم دین کو فروغ دینے کی بجائے کشمیر کے جہاد کے نام پر مال خرچ کرتے ہیں جبکہ افضل جہاد دین کا علم حاصل کرنا اور افضل عبادت علم دین (قرآن و سنت کے علم) کو فروغ دینے پر مال خرچ کرنا ہے اس قدر ثواب نہ ہسپتالوں پر خرچ کرنے میں ہے اور نہ کشمیر وغیرہ کے نام کے جہادوں پر اور نہ کسی نعت خوانیوں کی محفلوں کے اوپر اور نہ کسی اور رفاہی یا خیراتی کاموں پر جس قدر قرآن و سنت کے علوم کو فروغ دینے والے مدارس و مراکز اہلسنت و جماعت پر خرچ کرنے کا ثواب ہے۔

﴿شیطان کی پیٹھ توڑیں﴾

امام دیلمی کتاب مسند الفردوس میں اپنی سند کے ساتھ حضرت واثلہ بن اسقع سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ما من شيء اقطع لظھر ابلیس من عالم یخرج فی

قبیلة

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۳۸)

کہ شیطان کی پیٹھ کو اس سے بڑی توڑنے والی کوئی چیز نہیں کہ کسی قوم میں ایک عالم دین پیدا ہو جائے۔

لہذا امت کا فرض ہے کہ اپنے وسائل خرچ کر کے علماء دین پیدا کرے اور شیطان کی پیٹھ توڑے۔

﴿ علماء کی تعظیم اللہ ورسول کی تعظیم ہے ﴾

امام ابن عساکر نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباسؓ اور امام ابو بکر خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابرؓ سے روایت فرمائی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

اكرموا العلماء فانهم ورثة الانبياء فمن اكرمهم
فقد اكرم الله ورسوله

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۵۰)

علماء کی تعظیم کرو کیونکہ وہ انبیاء علیہم السلام کے وارثین ہیں تو جس نے علماء کی تعظیم کی بے شک اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تعظیم کی۔

﴿ امت میں سب سے بہتر ﴾

امام خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہؓ سے اور امام قضاعی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

خيار امتی علماء ہا و خیر علماء ہا رحماء ہا الا
وان اللہ لیغفر للعالم اربعین ذنبا قبل ان یغفر للجاہل
ذنبا واحدا الا وان العالم الرحیم یجیء یوم
القیامۃ وان نورہ قد اضاء یمشی فیہ ما بین المشرق و
المغرب کما یضیء الکوکب الدرۃ
ترجمہ:-

میری امت میں سب سے افضل و سب سے بہتر اس کے علماء ہیں اور اس
کے علماء میں سب سے افضل و سب سے بہتر مہربان علماء ہیں خبردار یقیناً اللہ تعالیٰ
قیامت کے دن بے علم کا ایک گناہ بخشے سے پہلے عالم کے چالیس گناہ بخشے گا اور سنو!
بے شک عالم مہربان قیامت کے دن اس شان سے آئیگا کہ اس کے نور نے جسمیں وہ
چل رہا ہوگا مشرق و مغرب کے درمیان کی سب فضا کو روشن کیا ہوا ہوگا جیسے ایک
نہایت ہی روشن ستارہ فضا کو روشن کرتا ہے۔

اس حدیث سے ایک تو عالم دین کی شان کا مزید پتہ چلا کہ وہ امت میں
سب سے اعلیٰ درجہ رکھتا ہے دوسرا یہ کہ علماء میں پھر اس کا درجہ سب سے اونچا ہے جو
رسول اللہ ﷺ کی امت پر بہت مہربان ہوان کی اصلاح کی فکر کرتا اور ان کو پیش آنے
والی الجھنوں کو اپنے علم کی روشنی اور تحقیق و بصیرت کے نور سے حل کر کے انہیں سکون و
آرام پہنچاتا ہوان کے لئے دین کو قرآن و سنت کی روشنی میں آسان کر کے پیش کرتا ہو
جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا

بشروا ولا تنفروا کہ دین کے معاملہ میں لوگوں کو خوشخبری کی

باتیں سناؤ کہ ان سے خوش ہو کر غیر مسلم بھی مسلمان ہو جائیں نفرت دلانے اور گھبرادینے والی باتیں نہ سناؤ کہ جن سے غیر مسلم اسلام کو ایک مشکل مذہب سمجھ کر اسلام سے دور ہو جائیں۔

تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ پیغمبروں کے بعد کوئی بھی خطا و گناہ سے پاک نہیں ہے مگر دوسروں کے مقابلہ میں علماء کی خطائیں زیادہ بخشیں جائیں گی کیونکہ علماء دیدہ دانستہ کم ہی خطا کا ارتکاب کرتے ہیں اگر ارتکاب ہو جائے تو اس پر قائم نہیں رہتے بلکہ فوراً اللہ تعالیٰ کے حضور رجوع و توبہ کرتے ہیں جس سے نہ صرف ان کی بخشش ہو جاتی ہے بلکہ کثرت ندامت و افسوس سے ان کے روحانی درجات میں بھی ترقی ہو جاتی ہے اور ان کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ

اذا ان محبوب تر مابشی کہ بودی

چوتھا یہ کہ عالم کا ظاہر اگر چہ بشر ہے لیکن علم و تقویٰ اور شریعت پر عمل اور رسول اللہ ﷺ کے جانشین ہونے کی برکت سے اس کا باطن نور ہی نور ہو جاتا ہے جس کا ظہور قیامت کے دن ہوگا جسکا ذکر اس حدیث مبارک میں ہوا ہے۔

دوسری حدیث میں ہے جسے امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند شریف میں اور امام طبرانی وغیرہ نے اپنی اپنی سندوں سے حضرت درة بن ابی لہب سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

خیر الناس اقرؤہم و افقہم فی دین اللہ و اتقا

هم لله و أمرهم بالمعروف و انہام عن المنکر و او
صلہم للرحم

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۵۳)

اللہ کے نزدیک سب سے اونچے درجے والا وہ شخص ہے جو قرآن کو تجوید
کے ساتھ دوسروں سے بہتر طور پر پڑھنے والا (قرآن و سنت کی روشنی میں) شریعت
کے احکام زیادہ جاننے والا، اللہ سے زیادہ ڈرنے والا لوگوں کو شریعت کے احکام کا
زیادہ حکم دینے والا، انکو برائیوں سے زیادہ روکنے والا اور رشتہ داروں کے حقوق زیادہ
ادا کرنے والا ہو۔

رشتہ دار

رشتہ دار تین قسم کے ہیں ایک نسبی جیسے ماں باپ، دادا نانا، دادی نانی، اور
ماموں چچا اور ان کی اولادیں، بہن بھائی، خالائیں پھوپھیاں اور آگے ان کی
اولادیں۔ ہر ایک کے ساتھ ان کی شان کے لائق بہتر سلوک کرنا فرض ہے۔
دوسرا سسرالی رشتہ ہے بیوی کے ماں باپ بہن بھائی اور دیگر رشتہ داروں
سے ان کی شان کے لائق بہتر سلوک کرنا۔

تیسرا دینی رشتہ مرشد و استاذ جو دینی اور روحانی تعلیم دیتے ہیں۔ مرشد عالم
دین ہونا چاہئے جو عالم دین (عربی زبان کا ماہر قرآن و سنت کا علم رکھتا) ہو طبرانی کی
مجمع کبیر میں حضرت ابو امامہؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

من علم عبدا آية من كتاب الله فهو مولاه لا

ينبغى ان يخذله ولا يستأثر عليه

(مجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۲۸)

کہ جس نے کسی بندہ خدا کو قرآن کی ایک آیت سکھائی کہ اس کو پڑھنا اور اس کا معنی سکھایا یا ایک آیت کے الفاظ و معنی کے ساتھ تعلیم دی وہ اس کا استاذ و سردار ہے اب اسے جائز نہیں کہ اپنے سردار کو بے یار و مددگار چھوڑ دے یا اس سے تعلق نہ رکھے اور نہ ہی وہ اس کے مقابلہ میں کسی کو ترجیح دے۔

اس سے علماء نے ارشاد فرمایا کہ مرشد و استاذ دینی کا درجہ غیر عالم ماں باپ سے اونچا ہے کیونکہ عالم دین کا درجہ تو رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے اونچا ہے کہ وہ انبیاء کا وارث اور جانشین ہے۔

﴿قراءت قرآن﴾

اس حدیث میں لفظ اقروہم سے واضح ہوا کہ مسلمانوں کو قرآن کریم کی قراءت کا باقاعدہ علم سیکھنا چاہئے آج قرآن کو صحیح پڑھنے والے شاید سو میں سے ایک کی نسبت رکھتے ہوں حتیٰ کہ مشیخت و پیری مریدی کرنے والوں کا یہ حال ہے کہ قرآن کریم صحیح نہیں پڑھتے اور دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ پہنچے ہوئے ہیں یا مریدانہ نہیں اپنے زمانہ کا غوث سمجھتے اور ان کے قطب اور قبلہ عالم ہونے کے نعرے لگواتے ہیں۔ جبکہ وہ مسکین قرآن تک صحیح نہیں پڑھ سکتے مگر لوگ قرآن سے اور علم سے اس قدر دور ہیں کہ ان کے نزدیک شیخ و مرشد اور پیر ہونے کے لئے کسی علمی صلاحیت و قابلیت حتیٰ کہ قرآن کی صحیح تلاوت تک کر سکرنا بھی ضروری نہیں بس اتنا کافی ہے کہ وہ

کسی پیر صاحب کا صاحبزادہ ہو یا کسی خانقاہ کا گدی نشین (فالی اللہ
المشتکی اللہ ہی سے ان کا شکوہ ہے)

جبکہ تمام آئمہ مجتہدین اور فقہاء دین متین و اکابر صوفیائے ربانیین کا اس پر
اتفاق ہے کہ مرشد و شیخ طریقت پیروہ ہو سکتا ہے جو قرآن کی قراءت صحیح کر سکتا ہو اور
عربی زبان کا اس قدر علم رکھتا ہو کہ براہ راست قرآن و حدیث کو جانتا ہو اور کسی کے
ترجمہ کا محتاج نہ ہو۔

﴿ علم کی دولت ﴾

امام ابن عساکر و امام دیلمی نے اپنی اپنی سندوں کے ساتھ حضرت عبداللہ
بن عباسؓ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

خیر سلیمان بین المال و الملك و العلم فاختر
العلم فاعطى الملك و المال لاخياره العلم
(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۵۳)

سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بات کا اختیار دیا گیا کہ تین
چیزوں میں سے ایک چیز چن لیں ایک مال دوسرا ملک اور تیسرا علم۔ تو انہوں نے علم کو
چن لیا تو علم کی برکت سے مال بھی مل گیا اور ملک بھی مل گیا۔

اس سے ثابت ہوا کہ جو عربی گرائمر اور عربی زبان پر پوری طرح عبور حاصل
کر کے قرآن و سنت کا عالم ہو گیا ملک و مال اس کے قدموں میں ہوں گے کیونکہ
قرآن و سنت کے علم کی بدولت اسکی دلوں پر حکمرانی ہوگی اور جب دلوں پر حکمرانی

ہوگی تو وہ عالم دین ہونے کے طفیل حاکم بھی ہوگا اور مالدار بھی ہوگا۔ کہ اللہ اسے معاشی طور پر بھی بے نیاز کر دے گا۔

﴿عالم کی ایک رکعت﴾

امام شیرازی القاب میں اپنی سند کے ساتھ حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

رکعة من عالم بالله خير من الف ركعة من متجاهل بالله

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۵۴)

اللہ کے (دین، قرآن و سنت کے) عالم کی ایک رکعت اللہ کے (دین، قرآن و سنت سے) جاہل کی ایک ہزار رکعت سے بہتر ہے۔

﴿حضور ﷺ کی ایک حدیث کا علم﴾

امام رافعی اپنی تاریخ میں سند کے ساتھ حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

سار عوا فی طلب العلم فالحدیث من صادق خیر من الدنيا وما علیها من ذهب و فضة

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۵۴)

علم دین کے حاصل کرنے میں جلدی کرو (ستی نہ کرو) سچے نبی ﷺ کی ایک حدیث کا علم دنیا سے اور جو دنیا کے اوپر سونا چاندی ہے اس سے بہتر ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ جس نے میری دو حدیثیں سیکھیں ان پر عمل کر کے اپنے آپ کو فائدہ پہنچایا ہے اور آگے دوسروں کو بھی سکھاتا ہے اور وہ اس پر عمل کرتے ہیں تو اس کی یہ خدمت ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۶۴)

سبحان اللہ کیا ہی شان ہے قرآن و سنت کے علم کی۔ لیکن افسوس کہ علم کے مقام سے بے خبر مالدار علم کے مقابلہ میں سونے اور چاندی کو زیادہ عزیز سمجھتے ہیں اور اسے علم کو فروغ دینے پر خرچ نہیں کرتے یا خرچ کرنے کا حق ادا نہیں کرتے۔

﴿ علماء کا حشر ﴾

حضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

العلماء يحشرون مع الانبياء

(كشف الخفاء ج ۲ ص ۸۴. الفوائد المجموعة ص ۲۰۰. التذكرة ۱۸۶)

ترجمہ:-

کہ علماء دین نبیوں کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔

سبحان اللہ! کیا ہی شان ہے علماء کی اور یہ حقیقت ہے کہ پیغمبروں کے بعد انہیں کا درجہ ہے اور وہ پیغمبروں کے خلفاء، جانشین اور ان کے وارث ہیں تو ان کا حشر بھی ان کے ساتھ ہی ہوگا۔

ایک حدیث میں ہے کہ مومن کا عالم دین سے ایک مسئلہ سیکھ لینا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے اور اولاد اسماعیل سے ایک غلام کو آزاد کرنے سے بہتر ہے اور

بے شک دین کا علم سیکھنے والا اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کی اور اپنے ماں باپ کی (جائز کاموں میں) فرمانبرداری کرنے والی اور ان سے اچھا سلوک کرنے والی اولاد نبیوں کے ساتھ کسی حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوگی۔
(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۶۰)

﴿ایک حدیث کی تبلیغ کا ثواب﴾

امام ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من ادى الى امتي حديثا لتقام به سنة او تثلم به
بدعة فهو في الجنة

جس عالم دین نے میری امت تک ایک حدیث پہنچائی تاکہ اس سے میری کوئی سنت قائم ہو جائے اور بدعت کا راستہ بند ہو جائے وہ عالم دین (یہاں ہوتے ہوئے بھی) جنت میں (بیٹھا) ہے۔ یعنی اس کے لئے قطعاً اور یقیناً جنت ہی جنت ہے بس وہ سمجھ لے کہ وہ جنت میں پہنچ ہی گیا ہے۔

﴿ایک درجہ کا فرق﴾

امام ابن نجار نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انسؓ سے امام طبرانی نے اوسط میں سند کے ساتھ ابن عباسؓ سے۔ امام ابن عساکر نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حسنؓ سے۔ امام ابو بکر خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سعید بن مسیب اور ابن عباسؓ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

من جاءه الموت وهو يطلب العلم ليحيى به
الاسلام لقي الله تعالى ولم يكن بينه وبين النبيين الا
درجة النبوة

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۲۰ حدیث نمبر ۳۱۳۲، ۳۰۳۱، ۲۸۸۲۹)

جس شخص کو اس حال میں موت آئے کہ وہ دین کا علم حاصل کر رہا ہوتا کہ
اس سے اسلام کو زندہ کرے وہ اللہ سے اس شان سے جا ملے گا کہ اس کے اور پیغمبروں
کے درمیان صرف ایک نبوت کے درجہ کا فرق ہوگا۔

ماشاء اللہ۔ سبحان اللہ علم دین، طالب علم اور علماء دین کا کیا ہی مقام ہے
جن کا علمی محنتوں اور کاوشوں سے واحد مقصد یہی ہے کہ وہ اپنے علم کے ذریعے اسلام
کی مٹی ہوئی قدروں کو زندہ کریں، دین کو فروغ دیں، گمراہی کا خاتمہ کریں، اسی مشن
کے لئے وہ طرح طرح کی تکلیفیں اٹھاتے ہیں، علم کی قدر و منزلت سے بے خبر
مالداروں کی بے رخی اور ناقدری کو رضائے الہی کے لئے برداشت کرتے ہیں اور یہی
انبیاء علیہم السلام کا طریقہ رہا ہے اور اسی پر علماء دین چل رہے ہیں اور طرح طرح کی
مخالف قوتوں کی مخالفت کی پرواہ کئے بغیر قدم آگے بڑھاتے رہے ہیں اور خوش قسمت
ہیں وہ لوگ جو دین کے علوم کو فروغ دینے اور دین کی مٹی ہوئی قدروں کو پھر سے زندہ
کرنے میں علماء دین کا ساتھ دیتے ہیں اور دے رہے ہیں۔

﴿ بڑی عمر میں علم حاصل کرنا ﴾

امام ابن النجار نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابرؓ سے روایت کی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

من لم يطلب العلم صغيراً فطلبه كبيراً فمات

مات شهيداً

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۶۲)

جس نے چھوٹی عمر میں علم حاصل نہ کیا پھر بڑی عمر میں حاصل کرنا شروع کیا پھر اسے موت آگئی تو وہ شہادت کی موت پا گیا۔

لہذا بڑی عمر میں بھی دین کے علم کے سیکھنے کا شوق ہو جائے تو اسے غنیمت سمجھیں اور سیکھنا شروع کر دیں تاکہ اگر موت آجائے تو شہادت کا درجہ پائیں۔

بخشش ہی بخشش

امام ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں سند کے ساتھ حضرت علیؑ سے، امام طبرانی نے اوسط میں اور امام ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں ابوالطفیلؑ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

ما انتعل عبد قط ولا تخفف ولا لبس ثوباً لیغدو

فی طلب العلم یتعلمہ الا غفرت له ذنوبہ حیث یخطو

عتبة باب بیتہ

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۶۳)

جو نہی کسی بندہ خدا نے علم حاصل کرنے کی نیت سے تیاری کی کہ جوتا پہنا اور موزے پہنے اور کپڑے پہنے تاکہ صبح صبح علم حاصل کرنے روانہ ہو جو نہی اس نے اپنے گھر کی

چوکھٹ پر قدم رکھا اس کے (پچھلے) گناہ بخشے گئے۔

سبحان اللہ! ابھی تو اس نے قدم اٹھایا اور بخشا گیا تو جب وہ مدرسہ میں پہنچ کر عالم دین کی خدمت میں بیٹھ کر بسم اللہ کرے گا تو اس وقت اللہ کے ہاں اسکی کیا قدر و منزلت ہوگی۔

﴿باپ کی بخش ہوگئی﴾

امام فخر الدین رازیؒ تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں کہ ایک شخص کی بیوی حاملہ تھی

اس شخص کا انتقال ہونے لگا تو اس نے بیوی کو وصیت کی کہ جب بچہ پیدا ہو اور بیٹا ہو تو اسے عالم دین بنانا۔ حسن اتفاق سے بیٹا ہوا۔ وہ گناہ گار شخص تھا اسے قبر میں عذاب شروع ہو گیا۔ ادھر سے بیٹا بڑا ہو کر پڑھنے کے قابل ہوا تو اسکی ماں نے خاوند کی وصیت کے مطابق بیٹے کو ایک عالم دین کے ہاں لے گئی کہ اسے بھی عالم دین بنادیں۔ عالم دین نے جوں ہی بچے کو ”بسم اللہ“ شروع کرائی اور بچے نے پڑھا ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ اللہ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ اس بچے کے باپ کو چھوڑ دو عذاب دینا بند کر دو۔ میں نے اسے معاف کر دیا ہے کیونکہ مجھے شرم آتی ہے کہ اس کا بیٹا عالم دین بن رہا ہو اور میں اس کے باپ کو عذاب دوں۔

(تفسیر کبیر ج ۱)

یہ شان ہے عالم دین ہونے کی اور علم حاصل کرنے کی تو جب کوئی بچہ قرآن

کا علم سینے میں جمع کر لیتا ہے تو اس کے ماں باپ کے سروں پر قیامت کے دن ایسا

تاج رکھا جائیگا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بڑھ کر ہوگی۔ (مشکوٰۃ فضائل القرآن)

عظیم ہستی

امام دیلمی مسند الفردوس میں سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

من تعلم لله و علم لله كتب في ملكوت السموات

عظيما

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۶۴)

جس نے اللہ کی رضا کے لئے علم حاصل کیا اور اللہ کی رضا کے لئے دوسروں کو تعلیم دی آسمانوں کے جہان میں اس کا نام عظیم ہستی لکھا جاتا ہے اور فرشتے اسے عظیم ہستی کے نام سے پکارتے ہیں۔

غیب سے روزی اور مقصد میں کامیابی

امام رافعی سند کے ساتھ حضرت انسؓ سے اور امام ابو بکر خطیب بغدادی و امام ابن النجار سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن جزز بیدیؓ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

من تفقه في دين الله كفاه الله همه و رزقه من

حيث لا يحتسب

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۶۵)

جس نے اللہ کے دین میں (قرآن و سنت کے) احکام کا علم حاصل کیا اللہ

اس کے ہر مقصد میں اس کو کافی ہوگا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوگا۔

الحمد للہ! یہ دین اور دین کے علم کی برکت ہے کہ اس کے علم والوں سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ ان کو دنیا و آخرت کے تمام مقاصد میں کافی ہوگا اور یہ کہ اسے غیب سے روزی دے گا۔ لہذا علم دین پڑھنے پڑھانے والوں کو اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتے ہوئے اپنے دین کے کام میں پوری دل جمعی اور بے فکری کے ساتھ مصروف و مشغول رہنا چاہئے۔

﴿شہیدوں سے ہوں گے﴾

امام ابو بکر خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

حملة العلم في الدنيا خلفاء الانبياء وفي الآخرة

من الشهداء

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۷۰)

ترجمہ:-

علماء دنیا میں نبیوں کے جانشین اور قائم مقام ہیں اور آخرت میں شہیدوں سے ہوں گے۔

﴿اہل جنت، جنت میں بھی علماء کے محتاج ہوں گے﴾

امام ابن عساکر نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

ان اهل الجنة ليحتاجون الى العلماء في الجنة
وذلك انهم يزورون الله تعالى في كل جمعة فيقول لهم
:تمنوا على ما شئتم فيلتفتون الى العلماء فيقولون
:ماذا نتمنى؟ فيقولون تمنوا عليه كذا وكذا فهم
يحتاجون اليهم في الجنة كما يحتاجون اليهم في
الدنيا

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۵۰)

ترجمہ:-

بے شک جنت والے جنت میں علماء کے محتاج ہوں گے اور یہ اس طرح کہ
وہ ہر جمعہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا جو تمہاری آرزو ہو
مجھے بتاؤ میں پوری کروں تو وہ علماء کی طرف متوجہ ہوں گے اور ان سے پوچھیں گے کہ
ہم اللہ تعالیٰ سے کیا آرزو کریں؟ تو علماء ان کی راہنمائی کریں گے اور فرمائیں گے کہ تم
اللہ تعالیٰ سے یہ آرزو کرو اور یہ یہ مانگو۔

لہذا جنت والے جنت میں علماء کے ایسے ہی محتاج ہوں گے جیسے دنیا میں
محتاج ہیں (کہ کوئی مشکل ہوتی ہے تو علماء سے مشورہ لیتے اور دعائیں کراتے ہیں اور
ان سے دین سیکھتے ہیں اور جو لوگ علماء سے دور ہوتے ہیں وہ ذہنی اور روحانی طور پر
چکنا چور ہوتے ہیں |

﴿ اچھے حکمران و امراء ﴾

حکمران ہوں یا امراء جب تک یہ علماء سے رابطہ نہیں رکھیں گے وہ مملکت کا اور اپنے ادارہ کا صحیح نظام نہیں چلا سکیں گے۔ اس لیے حدیث میں فرمایا گیا کہ

خيار الامراء الذين ياتون العلماء

(تذکرہ ص ۲۴)

ترجمہ:-

سب سے بہتر حکمران اور امراء وہ ہیں جو علماء کی خدمت میں حاضری دیتے ہیں (اور ان سے راہنمائی لے کر اپنی ذمہ داریاں پوری کرتے ہیں) ۲
دوسری حدیث میں ہے کہ

خير الامراء الذين ياتون العلماء

(اتحاف السادة المتقين ج ۶ ص ۱۲۵)

ترجمہ:-

سب سے بہتر امراء وہ ہیں جو علماء کی خدمت میں حاضری دیتے ہیں اور ان سے راہنمائی حاصل کرتے ہیں۔

پہلی حدیث میں خیار کا لفظ ہے اور دوسری حدیث میں اس کی بجائے خیر کا لفظ ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حکمرانوں کو اور امراء کو علماء سے رابطہ رکھنا چاہیے اور ان کے مشوروں پر چلنا چاہیے تاکہ وہ اپنے مقاصد میں کامیاب رہیں۔

مغلیہ کے دور کے بادشاہ جو عرصہ دراز تک باشاہت پر فائز رہے اسکی وجہ ان

کی علماء سے نیاز مندی اور محبت و دوستی تھی جس حکمران نے علماء سے دوستی کی اور ان کے کہنے پر چلا اس کا اقتدار طویل ہوا اور جس نے علماء سے دوری اختیار کی اس کا اقتدار تھوڑا ہی عرصہ رہا۔

﴿اللہ کی طرف بلانا﴾

خيار امتی من دعا الی اللہ تعالیٰ

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۵۲ حدیث نمبر ۵۱-۲۳-۶۹-۲۲-۲۸۷۷۹)

ترجمہ:-

میری امت میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف

بلائے۔

یعنی اللہ کے دین کی طرف بلائے اور دین کی تبلیغ کرے اور ظاہر ہے کہ دین

کی تبلیغ علماء ہی کرتے ہیں اس لئے علماء ساری امت میں سب سے بہتر اور سب سے

افضل ہیں۔

﴿تبلیغ کا کام﴾

تبلیغ کا کام بہت اہمیت رکھتا ہے اس لئے یہ علماء کا ہی کام ہے اور عوام جو

تبلیغ کرتے ہیں وہ محدود تبلیغ ہے۔

﴿تبلیغ یا تلقین﴾

بلکہ یہ تبلیغ نہیں تلقین ہے تبلیغی جماعت کے سادہ لوح مسلمان تبلیغ کے شوق

میں نکل کر وطن سے دور بستی بستی، گاؤں گاؤں اور شہر شہر پھرتے ہیں بیوی اور بچوں کو اکیلے چھوڑ جاتے ہیں مہینوں سالوں باہر رہتے ہیں، بلکہ کئی لوگوں کے عزیز و اقارب حتیٰ کہ ماں باپ تک ان کے پیچھے دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں، کئی لوگوں کی بیویاں اور کئی ایک کے بچے تک بے یار و مددگار اور طرح طرح کی پریشانیوں کا شکار ہوتے ہیں مگر ان کے گھر کا سہارا اپنے گھر کی ذمہ داریوں سے بے نیاز تبلیغ کے شوق میں وطن سے دور مارا مارا پھرتا ہے یہ کوئی تبلیغ نہیں ایسی تبلیغ جس سے گھر کے زیر کفالت لوگ پیچھے پریشانیوں میں مبتلا ہو جائیں، تبلیغ نہیں بلکہ زیر کفالت افراد کو بے یار و مددگار چھوڑنے پر گناہ ہے پھر تبلیغ تو علماء کا کام ہے جو وہ اپنے اپنے مراکز میں کر رہے ہیں، یہ مسجدوں میں نمازیوں کو تبلیغ کا فلسفہ ناقابل فہم ہے بلکہ حدیث شریف میں ہے کہ **تعلّموا العلم وعلّموا الناس** کہ علم پڑھو اور اسے دوسروں کو پڑھاؤ۔ پر تبلیغی لوگ عمل نہیں کرتے علم دین حاصل کرنا جو ان پر فرض ہے اس کے تارک ہیں اور تبلیغ جو ان پر فرض نہیں ہے اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں یہ کیسی عقل اور کیسی سمجھ ہے۔

﴿اللہ کی رحمت ہو﴾

امام حافظ ابن عبدالبر نے اپنی سند کے ساتھ حدیث روایت کی ہے رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا

علی خلفائی رحمة الله

کہ میرے خلیفوں جانشینوں پر اللہ کی رحمت ہو

عرض کی گئی آپ کے خلیفے کون ہیں؟ فرمایا علماء جو میری سنت کو زندہ کریں گے اور اللہ کے دوسرے بندوں کو میری سنت اور میرے طریقے کی تعلیم دیں گے۔

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۲)

﴿ثمرۃ ایمان﴾

امام حاکم نے اپنی تاریخ نیشاپوری میں سند کے ساتھ حضرت ابو درداءؓ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

الایمان عریان و لباسه التقویٰ و زینته الحیاء و

ثمرته العلم

(احیاء علوم الدین للغزالی ج ۱ ص ۱۶)

ترجمہ:-

کہ ایمان بے لباس ہے اور اس کا لباس تقویٰ، پرہیزگاری اور خدا خونی ہے اور اس کی زینت و خوبصورتی شرم و حیاء ہے اور اس کا پھل علم ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک متقی و پرہیزگار اور صاحب شرم و حیاء (باطن میں اللہ سے ڈرنے والا) اور علم قرآن و سنت رکھنے والا انسان ہی انسان کامل ہے۔

﴿فقیہ﴾

امام حافظ ابن عبدالبر نے اپنی سند کے جامع بیان العلم والعملاء میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی کہ حدیث شریف میں ہے کہ جس نے میری سنت کو (عمل) سے (تعلق رکھنے والی) چالیس حدیثیں محفوظ کر کے انہیں آگے میری امت

کے لوگوں تک پہنچائیں کنت له شفيعا و شهيدا يوم القيامة تو میں
قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اس (کے دین و ایمان) کا گواہ ہوگا۔

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۶)

(ایک دوسری حدیث میں جیسے امام حافظ ابن عبدالبر نے سند سے روایت کیا
یوں ہے کہ جس نے میری امت (کے علماء) سے چالیس حدیثیں اٹھائیں یعنی انہیں
یاد کیا وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے شریعت کے احکام سے باخبر عالم کی حیثیت سے
ملے گا۔)

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۶)

﴿امراء علماء کے دروازہ پر﴾

حضرت سالم بن ابی الجعد فرماتے ہیں کہ میرے مالک نے مجھے تین سو
درہم میں خریدا پھر آزاد کر دیا۔ میں نے آزاد ہونے کے بعد سوچا کہ میں کونسا کمال
حاصل کروں تو میں نے سوچ کر علم حاصل کرنا شروع کر دیا اور بڑا عالم ہو گیا ابھی ایک
سال نہ گزرا کہ مدینے کا گورنر بھی مجھے ملنے کے لئے میرے دروازہ پر آیا اور مجھ سے ملنا
چاہا مگر میں نے اسے ملاقات کا وقت نہ دیا اور وہ چلا گیا۔

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۹)

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے زمانہ کے حکمران علم دین اور علماء دین
کی کس قدر قدر کرتے تھے کہ ان کے دروازوں پر حاضر ہوتے ان سے علم کے موتی
حاصل کرتے اور آج اس کے برعکس ہے کہ علماء کو اپنے ہاں بلوایا جاتا ہے اس لئے تو

ان حکمرانوں کی عوام میں کوئی قدر و منزلت نہیں ہے۔

﴿ حکمرانوں کے حکمران ﴾

امام ابوالاسود استاذ امام حسن و حسینؑ فرماتے ہیں کہ

علم سے بڑھ کر کوئی عزت والی چیز نہیں اور بادشاہ لوگوں کے حکمران ہیں اور

علماء بادشاہوں کے حکمران ہیں۔

الملوك حكام على الناس و العلماء حكام على الملوك

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۸)

ترجمہ:-

یعنی بادشاہ لوگوں کے حکمران ہیں اور علماء بادشاہوں کے حکمران ہیں۔

حضرت زبیر بن ابی بکرؓ نے فرمایا کہ میں عراق میں تھا میرے والد نے مجھے

خط لکھا کہ ہر صورت علم حاصل کرو کیونکہ اگر تمہیں مال کی ضرورت ہوگی تو یہ علم تیرے

لئے مال ہوگا (کہ اس کی برکت سے لوگ خود بخود تمہیں مال پیش کریں گے) اور اگر

تمہیں مال کی حاجت نہ ہوگی تو علم تیرے لئے جمال (حسن) ہوگا

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۹)

﴿ عالم کو دیکھنا عبادت ہے ﴾

امام العارف عمدة المحققین مجد الملة والدین شاہ احمد رضا خاں کے

والد ماجد نے امام غزالی کے حوالہ سے حدیث نقل فرمائی کہ

نظرة الى العالم خير من صلوة عام و صيامه۔

(فضل العلم و العلماء ص ۲۸)

ترجمہ:-

عالم کو ایک نظر دیکھنا سال بھر کی نماز و روزہ سے بہتر ہے۔

امام سمعان بن المہدی محدثؒ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انسؓ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

نظرة في وجه العالم احب الى الله تعالى

من عبادة ستين سنة صياما و قياما

ترجمہ:-

عالم دین کے چہرے پر ایک نگاہ ڈالنا ساٹھ سال کی نمازوں اور روزوں اور رات بھر کھڑے ہو کر عبادت کرنے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور امام دیلمی نے حضرت انسؓ سے مرفوعاً ان لفظوں سے حدیث نقل کی ہے۔

النظر الى وجه العالم عبادة

کہ عالم دین کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے پھر فرمایا

وكذا الجلوس معه و الكلام

کہ اسی طرح عالم دین کے ساتھ بیٹھنا اور اس سے بولنا بھی عبادت ہے

(مسند الفردوس دیلمی ج ۴ ص ۲۹۴) (اما قول العجلونی لا یصح شنی من ذلك كله فالمراد كونه صحيحاً لذاته على شرائط المحدثين فلا يلزم منه

نفی كونه صحيحاً لغيره. قادری) كشف الخفاج ۲ ص ۳۱۸

﴿ علماء کا انجام ﴾

صحیح بخاری و ترمذی شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ جس بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے شریعت (قرآن و سنت کے احکام) کا علم دیتا ہے۔
(صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۶)

الاشباہ والنظائر میں امام ابن نجیم مصریؒ لکھتے ہیں کہ قرآن و سنت کے عالم کے سوا کوئی بھی اپنے انجام سے واقف و باخبر نہیں ہوتا کیونکہ عالم کا انجام حضرت محمد ﷺ نے بتا دیا کہ باخیر و عافیت اور سلامتی و ایمان کے ساتھ ہے کیونکہ اللہ نے اسے قرآن و سنت کا علم عطا فرما کر اسے بہت بڑی خیر و برکت عطا فرما رکھی ہے۔
(الاشباہ والنظائر ص ۲۸۹)

﴿ ایک خواب ﴾

فضل العلم والعلماء میں فتاویٰ درمختار کے حوالہ سے امام اسمعیل بن ابی رجاؒ سے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوحنیفہ کے شاگرد رشید امام محمدؒ کو خواب میں دیکھا حال پوچھا، فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے بخش دیا اور فرمایا کہ اگر میں نے تجھے عذاب دینا ہوتا تو تجھے عالم دین نہ بناتا۔

(فضل العلم والعلماء ص ۶۸)

﴿عالم دین کی مجلس میں حاضری﴾

امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں فرماتے ہیں کہ حضرت ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

حضور مجلس عالم افضل من صلوة الف رکعة و
عبادة الف مريض و شهود الف جنازة
ترجمہ:-

عالم دین کی مجلس میں حاضر ہونا ایک ہزار رکعت نفل، ایک ہزار بیمار کی بیمار پرسی اور ایک ہزار جنازوں کی نماز میں حاضر ہونے سے بہتر ہے۔

پھر عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ! عالم دین کی مجلس میں حاضر ہونا قرآن کریم کی قراءت (تلاوت) سے بہتر ہے (زیادہ ثواب ہے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا

وهل ينفع القرآن الا بالعلم؟

ترجمہ:-

اور کیا قرآن علم کے بغیر نفع دیتا ہے؟

یعنی پورا نفع نہیں دیتا۔ قرآن سے پورا نفع حاصل کرنے کے لئے عالم دین کی مجلس میں حاضری ضروری ہے اس کے بغیر قرآن سے نفع نہیں اٹھایا جاسکتا۔

(احیاء علوم الدین ج ۱ ص ۱۹۰. فضل العلم و العلماء ۲۹)

﴿انسان کامل﴾

امام طبرانی نے معجم کبیر میں اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اور امام دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اور امام ابو نعیم نے حضرت ابوالدرداء سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

الناس عالم و متعلم ولا خیر فیما بینہما من

الناس

(مسند الفردوس ج ۴ ص ۲۹۸)

الناس رجالان عالم و متعلم ولا خیر فیما

سواہما

(فیض القدیر ج ۶ ص ۲۹۴)

انسان کامل عالم ہے اور طالب علم اور ان دو کے سوا دوسرے لوگوں میں
(کامل) بھلائی نہیں ہے

الناس ثلاثة عالم و متعلم والثالث همج

لاخیر فیہ

(حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۲۱۲ و فیض القدیر شرح جامع صغیر ج ۴ ص ۹۳)

ترجمہ:-

لوگ تین (قسم) ہیں عالم اور طالب علم (یہ تو کامل عقل والے لوگ ہیں)
اور جو تیسرے ہیں کہ نہ عالم ہیں اور نہ طالب علم وہ کامل عقل والے نہیں ہیں اور اس

میں بھلائی نہیں ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے یوں مروی ہے کہ

الناس رجالان مؤمن و جاہل فلا تردوا المؤمن
ولا تجاوروا الجاہل

(مسند الفردوس ج ۲ ص ۲۰۲)

لوگ دو ہی ہیں ایک مومن (عالم) اور دوسرا (مومن) جاہل یعنی غیر عالم۔
تو تم مومن عالم کو نہ ٹھکراؤ (اسے اپنے سے دور نہ کرو بلکہ اس سے عقیدت و محبت رکھو
اور اس کی ہدایت پر عمل کرو) اور مومن غیر عالم سے دور رہو یعنی اس سے مشورے نہ لو
اور نہ ہی اسے قابل بھروسہ سمجھو۔

﴿عالم دین کے پیچھے نماز پڑھنے کا درجہ﴾

ایک حدیث میں ہے کہ

من صلی خلف عالم تقی فکانما صلی

خلف نبی۔

(فتاویٰ شامی ج ۱ ص ۵۶۲ و نصب الراية للزيلعي ج ۲ ص ۲۶)

ترجمہ:-

جس نے پرہیزگار عالم دین کے پیچھے نماز پڑھی گویا اس نے اللہ کے نبی کے

پیچھے نماز پڑھی۔

(پرہیزگار عالم سے مراد صحیح العقیدہ اہل سنت مسلک کا عالم دین ہے، اس کے

پیچھے نماز پڑھنا ایسے ہے جیسے اللہ کے نبی کے پیچھے نماز پڑھنا اس لئے علماء دین امامت کرانا چاہئے تاکہ ان کو امامت کا ثواب ملے اور قوم کو بھی زیادہ ثواب ملے۔ ایک حدیث میں ہے عالم دین امامت کرائے تو اسے ایک نماز کی امامت کا ثواب ایک سو نمازوں کے برابر ثواب ملتا ہے

(طحطاوی شرح مراقی الفلاح)

﴿ علماء اللہ اور بندوں کے درمیان وسیلہ ہیں ﴾

حدیث شریف میں ہے کہ

ان سرکم ان یقبل اللہ صلوتکم فلیئو مکم

خیارکم فانہم و فدکم فیما بینکم و بین ربکم

(المستدرک للحاکم ج ۳ ص ۲۲۲ و جمع الجوامع ۷۶۵۱)

ترجمہ:-

اگر تمہیں یہ بات اچھی لگے کہ اللہ تمہاری نماز قبول کرے تو تم میں بہتر لوگ

(علماء) تمہارے امام ہوں بے شک علماء تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان وسیلہ

ہیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امامت کا منصب علماء کے لئے ہی ہے اور اگر

عالم دین نہ ہو تو مجبوری کی صورت میں کوئی بھی باشرع آدمی امامت کر سکتا ہے جبکہ اس کا

عقیدہ صحیح ہو لیکن جہاں عالم دین موجود ہو وہاں امامت کرانے کا حق اسی کا ہے اور اگر

مقامی امام بھی عالم دین ہے تو دوسرے عالم دین کے مقابلہ میں اس کا حق زیادہ ہے

ہاں وہ باہر کے عالم کو اس کی عزت افزائی کے لئے اپنا حق دے سکتا ہے یا باہر کا عالم بڑا ہو تو بڑے عالم کا امامت کرانا افضل ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ

خيار کم من تعلم القرآن و علمه

(مسند امام احمد ج ۱ ص ۱۵۲)

ترجمہ:-

خيار کم من تعلم القرآن و علمه (بہترین لوگ) وہ ہیں جو قرآن کا علم پڑھیں اسے دوسروں کو پڑھا میں۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ

خيار أمتی علماء ہا

(کنز العمال حدیث نمبر ۲۸۷۷۸ و حلیۃ الاولیاء ج ۸ ص ۱۸۸)

ترجمہ:-

میری امت میں بہترین لوگ ان کے علماء ہیں۔
لہذا جو نمازیں علماء دین کے پیچھے پڑھی جائیں وہ مقبول ہوتی ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ

الشیخ فی جماعته کالنبی فی قومہ

(کشف الخفاء ج ۲ ص ۲۲، تذکرۃ الموضوعات ۲۰، الاسرار المرفوعة ۲۲۹)

ترجمہ:-

قرآن و سنت کا ماہر عالم اپنی جماعت میں ایسے ہے جیسے نبی اپنی امت میں۔

شیخ

شیخ کا معنی ہے بزرگ اور بڑا، اور بڑا وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن و سنت کے علم کی دولت و نعمت دے کر بڑائی بخشی ہے ایسا شخص اپنے شاگردوں، مریدوں اور عقیدتمندوں کی جماعت میں ایسے ہے جیسے نبی امت میں یعنی جیسے نبی امت میں محبوب اور واجب الاتباع ہے ایسے نبی ﷺ کے طفیل آپ ﷺ کی امت کا عالم اپنے شاگردوں، مریدوں اور عقیدتمندوں میں محبوب اور واجب الاتباع ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ

الشیخ فی اہلہ کالنبی فی امتہ

(کنز العمال ۴۲۶۳۲۔ کشف الخفاء ج ۲ ص ۲۲)

ترجمہ:-

قرآن و سنت کا عالم اپنے پیروکاروں میں ایسے ہے جیسے اللہ کا نبی اپنی امت میں۔

اور ایک حدیث میں

کالنبی فی قومہ بھی آتا ہے

(اتحاف السادة المنقین ج ۱ ص ۲۵۰)

(حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ ابراہیم میں علیم (علم

والا) ہوں اور علم والے کو پسند کرتا ہوں یعنی علم میری صفت ہے اور جو میری صفت رکھتا

ہے وہ میرا محبوب ہے۔

﴿ صدقہ جاریہ ﴾

حدیث شریف میں ہے جب انسان کا انتقال ہوتا ہے تو اس کے بعد اس کی نیکیوں کا سلسلہ بھی ختم ہو جاتا ہے مگر تین نیکیاں ایسی ہیں جن کا ثواب انسان کو مرنے کے بعد بھی پہنچتا رہتا ہے ایک صدقہ جاریہ مثلاً کنواں کھدوانا یا نلکا لگوانا یا نہر جاری کرنا جس سے لوگ پانی حاصل کریں یا سڑک بنوانا یا ہسپتال یا مسجد یا مدرسہ بنوانا جہاں دین کی تعلیم دی جائے یا دینی لائبریری قائم کرنا جس سے علماء و طلباء اور دوسرے مسلمان فائدہ اٹھائیں یا مسجد یا مدرسہ کے لئے دوکان یا زمین یا کوئی ایسی جائداد وقف کرنا جس سے مدرسہ کے اخراجات پورے ہوتے رہیں یہ سب سے افضل صدقہ جاریہ ہے کیونکہ دینی مدرسوں کا قائم رکھنا اور وہاں سے حافظ، قاری اور عالم پیدا کرنا ایک ایسا نیک کام ہے کہ اس کے برابر کوئی نیک کام نہیں مگر لوگ اس بڑی شان والے نیک کام سے باخبر نہیں ہیں۔

دوسرا اپنے پیچھے علم چھوڑ جانا جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں مثلاً کتابیں لکھنا ان کو چھپوانا اور لوگوں تک پہنچانا یا شاگرد علماء پیدا کرنا یہ بھی صدقہ جاریہ ہے جس کا ثواب انسان کو مرنے کے بعد بھی پہنچتا رہے گا۔

تیسرا نیک بچہ چھوڑ جانا جو دین کا کام کرتا ہو۔

(مشکوٰۃ کتاب العلم و فضل العلم و العلماء ۶۹ و صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۱)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ عالم دین روزہ دار شب بیدار مجاہد

(احیاء علوم الدین ج ۱ ص ۱۸)

سے افضل و بہتر ہے

﴿ تلاوت قرآن یا درس قرآن ﴾

کسی نے مجتہد ابو بکرؓ سے پوچھا کہ قرآن کریم کی تلاوت بہتر ہے یا قرآن و سنت کی روشنی میں فقہی مسائل و احکام شریعت کا درس دینا؟ فرمایا امام ابو مطیع کا فرمان منقول ہے کہ احکام شریعت کا درس دینا یا سننا تو بڑی بات ہے فقہ کی کتابوں کی محض زیارت کرنا بھی ساری رات کی عبادت سے بہتر ہے۔

(فضل العلم و العلماء ۶۹)

صحابی رسول ﷺ حضرت ابو درداء فرماتے ہیں کہ

لان اتعلم مسئلة احب الی من قیام لیلة (احیاء

العلوم ج ۱ ص ۲۰ و فضل العلم الشریف ۵۱)

ترجمہ:-

مجھے شریعت کا ایک مسئلہ سیکھنا رات بھر کی عبادت کرنے سے زیادہ پسند

ہے۔

﴿ عالم کی موت ﴾

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں

موت الف عابد قائم الیل صائم النهار اھون من

موت عالم بصیر بحلال اللہ و حرامہ

(احیاء علوم الدین ج ۱ ص ۲۰)

ساری رات کھڑے ہو کر عبادت کرنے اور دن بھر روزے رکھنے

والے ایک ہزار عبادت گزاروں کا مرنا ایک عالم دین جو قرآن و سنت کی روشنی میں اللہ کے حلال و حرام کو جانتا ہے، کی موت کے برابر نہیں۔

یعنی ایسے ایک ہزار عبادت گزار کی موت اس قدر بڑی بات نہیں جس قدر قرآن و سنت کی روشنی میں حلال و حرام کے جاننے والے عالم کی موت بڑی بات ہے۔

برادران اسلام! ہمیں علماء کی قدر کرنی چاہئے اور ان کے وجود کو اللہ کی نعمت عظمیٰ جاننا چاہئے اور اپنے بچوں کو اس قدر عربی زبان اور دیگر ضروری علوم کی تعلیم ضرور دلوانی چاہئے جس سے ہمارے بچے قرآن و سنت کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کے حلال و حرام سے اچھی طرح واقف ہو جائیں اور بہتر ہے کہ بچے کو درس نظامی کی پوری تعلیم دلائی جائے تاکہ وہ عظیم الشان عالم ہو جائے۔

الغرض: آخر میں غرض و مقصد کلام یہ ہے کہ علم دین کی شان میں بڑی بڑی فضیلت والی اور بھی حدیثیں اور بے شمار فضائل ہیں بات اتنا ہے علم کی فضیلت و عظمت میں اس قدر حدیثیں کافی ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی اور اس کے فضل سے اس کے رسول ﷺ کی صفت ہے۔ دونوں جہانوں کی ترقی، سعادت اور دونوں جہانوں کا کمال علم سے ہی حاصل ہوتا ہے جو شخص قرآن و سنت اور شریعت کے علم سے خالی ہے وہ بہت بڑے کمال سے خالی ہے وہ بد قسمت ہے ہاں اس کے لئے اس کمال میں سے حصہ لینے اور اپنی بد قسمتی کو خوش قسمتی میں بدلنے کا طریقہ بھی ہے وہ یہ کہ علماء سے محبت کرنا شروع کریں اور محبت کا تقاضا انکی

مجلس، محفل میں حاضری اور ان کے ساتھ اللہ و رسول ﷺ کے مشن قرآن و سنت کی تعلیم کو فروغ دینے میں بھرپور مدد کرنا۔

﴿بھاری بھرم فیسوں والے لوگ اور کمرشل تعلیمی ادارے﴾

آج ایک ایسا دور آ گیا ہے کہ تعلیمی ادارے کمرشل بنیاد پر چلائے جاتے ہیں اور لوگوں کو سبز باغ دکھا کر بھاری بھرم فیسیں وصول کر کے تعلیم دے رہے ہیں جس کی وجہ سے یہ تعلیمی ادارے فیکٹریوں کی طرح مالکوں کو انکم (نفع) دے رہے ہیں یہ قوم کے ساتھ بڑی زیادتی بلکہ ظلم ہے سب کو معلوم ہے کہ قوم کی اکثریت غربت و افلاس کی زندگی گزار رہی ہے اکثر لوگوں کی آمدنی دو تین ہزار سے زیادہ نہیں ہے یہ لوگ بھاری بھرم فیسیں ہرگز برداشت نہیں کر سکتے سوال یہ ہے کہ ان کے لئے اپنے بچوں کو تعلیم دلوانے کا کیا راستہ ہے؟ اللہ تعالیٰ بھلا کرے علماء دین کا جنہوں نے دینی مدرسے قائم کر کے تعلیم کا مفت انتظام کر کے قوم کی اکثریت کے لئے بچوں کو تعلیم دلوانے کا راستہ کھول دیا بلاشبہ قوم کے غریبوں کو مفت تعلیم دے کر انہیں جہالت کے اندھیروں سے نکالنا سب سے بڑا جہاد ہے۔

اس افضل جہاد میں اپنی استطاعت و توفیق خداوندی کے مطابق بھرپور حصہ لینا نہ صرف بہت بڑا اجر ہے بلکہ سب سے افضل صدقہ جاریہ بھی ہے کیونکہ قرآن و سنت کی مکمل تعلیم دینا قوم پر اللہ تعالیٰ کا اہم فریضہ ہے اور قرآن و سنت کا مکمل نصاب (syllabus) درس نظامی (مکمل عالم کورس، Complete Alim Course) ہی ہے جو صرف اور صرف دینی مدرسوں میں پڑھایا جاتا ہے فیسوں کے

کر تعلیم دینے والے سکولوں میں نہیں پڑھایا جاتا اور نہ ہی حکومتی سکولوں۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھایا جاتا ہے۔

﴿ درس نظامی کیا ہے؟ ﴾

سوال یہ ہے کہ درس نظامی کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے یہ درس نظامی مڈل کے بعد آٹھ سال کا کورس ہے جو ایم اے عربی، ایم اے علوم اسلامیہ (ڈبل ایم اے) کی حیثیت سے حکومت پاکستان یونیورسٹی گرانٹس کمشن کی طرف سے منظور شدہ ہے اس کے بعد (کسی بھی یونیورسٹی سے) پی ایچ ڈی کر سکتے ہیں سکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں میں استاذ، لیکچرار اور پروفیسر لگ سکتے ہیں اور لگے ہوئے ہیں نیز مقابلہ کا امتحان پاس کر کے انتظامیہ میں بھی جاسکتے ہیں۔ اور اس تعلیم میں ڈبل فائدہ ہے دین (قرآن و سنت) کے علوم پر مکمل عبور بھی اور دنیا کی تعلیم بھی کیونکہ درس نظامی کے ساتھ میٹرک، ایف اے، بی اے، بھی کیا جاسکتا ہے۔

جبکہ سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کی تعلیم میں صرف دنیاوی تعلیم دی جاتی ہے دینی تعلیم یا عربی کی تعلیم برائے نام ہے اس سے نوکری تو مل سکتی ہے قرآن و سنت کے علوم پر عبور حاصل نہیں ہوتا جبکہ مسلمانوں کے لئے یہ تعلیم انتہائی ضروری ہے چنانچہ شاعر امت جناب اکبر الہ آبادی کہتے ہیں۔

یہ بات تو کھری ہے ہر گز نہیں کھوٹی

عربی میں ہے نظم ملت، بی اے میں صرف روٹی

آج یہ حقیقت آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں کہ کالجوں اور

یونیورسٹیوں کے سند یافتہ بے شمار لوگ بے روزگار اور فارغ و بے کار پھر رہے ہیں ان کو نوکری نہیں ملتی لیکن ان کے مقابلہ میں آپ کو ایک پختہ حافظ، قاری یا عالم ایسا نہیں ملے گا جو بیکار پھر رہا ہو الحمد للہ اس علم والوں کو دنیا میں جو عزت حاصل ہے اور جو آخرت میں حاصل ہوگی وہ دنیاوی تعلیم والوں کو کبھی نصیب نہیں ہو سکتی نیز حدیث گزر چکی کہ

من طلب العلم لكفل الله برزقه

ترجمہ:-

جس نے دین (قرآن و سنت) کا علم حاصل کیا اللہ اس کی روزی کا ذمہ دار ہے۔

گویا عالم دین کے مستقبل (فیوچر) کی خود اللہ نے ضمانت (گارنٹی) دی ہے۔

﴿رزق کریم﴾

کس کی روزی کا اللہ ذمہ دار نہیں ہے؟ سب کی روزی کا ذمہ دار اللہ ہی ہے لیکن اس دین کے علم کی برکت سے جو روزی ملتی ہے وہ احترام و عزت و وقار کی روزی ہے کہ مسلمان جس طرح ایک عالم دین کا احترام کرتے ہیں اس طرح کسی کا نہیں کرتے۔

﴿ علماء نہ ہوں تو؟ ﴾

سیدنا امام حسنؑ نے فرمایا کہ

لولا العلماء لصار الناس مثل البهائم

ترجمہ:-

اگر علماء نہ ہوں تو لوگ جانوروں کی طرح ہو جائیں
یعنی علماء دین کی تعلیم دے کر لوگوں کو جانوریت سے انسانیت کی طرف

نکالتے ہیں۔

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۰)

﴿ ماں باپ سے بڑھ کر مہربان ﴾

امام یحییٰ بن محاذ فرماتے ہیں کہ

العلماء ارحم بامة محمد ﷺ من آباء هم و

امہاتہم۔

ترجمہ:-

علماء کرام حضور نبی پاک ﷺ کی امت پر ان کے ماں باپ سے بڑھ کر

مہربان ہیں۔

آپ سے پوچھا گیا وہ کیسے؟

آپ نے فرمایا کہ

لان آباء هم و امہاتہم یحفظونہم من نار الدنیا و

هم يحفظونهم من نار الاخرة

ترجمہ:-

کیونکہ ان کے ماں باپ ان کو دنیا کی آگ سے بچاتے ہیں اور علماء کرام انہیں آخرت کی آگ (جہنم) سے بچاتے ہیں۔
اس لئے کہ علماء انہیں شریعت کی تعلیم دیتے اور ان پر عمل کراتے ہیں۔

﴿ خلافت الہیہ ﴾

امام غزالی فرماتے ہیں کہ انسان اشرف المخلوق ہے جو انسان اشرف المخلوق کو علم دیتا ہے وہ اشرف المخلوق کے دل و دماغ کی تکمیل کر رہا ہے اور انہیں پاک بنا رہا۔ تاکہ انسان اس کے ذریعے اللہ کے قرب کے قابل ہو جائے تو علم سکھانا بالخصوص قرآن و سنت کا علم جو اللہ کی وحی ہے اور اس کا اتارا ہوا ہے انسان کو یہ علم دینا ایک طرح سے عبادت ہے اور ایک طرح سے اللہ کی خلافت و نیابت اور قائم مقامی ہے بلکہ سب سے بڑی خلافت الہیہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عالم کے دل پر علم کی صفت کو کھول دیا اور علم اس کی سب سے خاص صفت ہے تو عالم اللہ کا خزانچی ہے جو اس کی سب سے بڑھ کر خاص اور نفیس نعمت کا خزانہ اسکی اشرف المخلوق پر لٹاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عالم کو اجازت ہے اور حکم بھی ہے کہ وہ اسکی یہ نعمت ہر شخص کو عطا فرمائے جو اس کا طلب گار ہو۔

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۴)

﴿ پہلے قرآن و سنت کا علم پھر تصوف ﴾

امام غزالیؒ لکھتے ہیں کہ حضرت جنید فرماتے ہیں کہ میرے مرشد حضرت سری سقطیؒ نے مجھے دعادی اور فرمایا کہ

جعلك الله صاحب حديث صوفيا لا صوفيا

صاحب حدیث

ترجمہ:-

اللہ تجھے حدیث کا عالم (پھر) صوفی بنائے۔ صوفی (پھر) حدیث کا عالم نہ بنائے۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس نے پہلے حدیث اور علوم عربیہ پڑھے پھر تصوف کا علم پڑھا "افلاح" وہ کامیاب ہو گیا اور جس نے حدیث اور دیگر علوم عربیہ سے پہلے تصوف پڑھا وہ بھٹک گیا۔

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۳۲)

حضرت شاہ عبدالحقؒ محدث دہلوی اللمعات میں امام مالک کا فرمان نقل فرماتے ہیں۔
من تفقه ولم يتصوف فقد تفسق ومن تصوف ولم يتفقه
فقد تزندق ومن جمع بينهما فقد تحقق۔

جس نے شریعت کا علم حاصل کیا اور تصوف نہ پڑھا تو بے شک وہ فاسق ہو گیا اور جس نے تصوف کا علم پڑھا اور شریعت کا نہ پڑھا وہ بے دین ہو گیا اور جس نے اپنے اندر دونوں علموں کو (ترتیب کے مطابق) جمع کر لیا اس نے حق ادا کر دیا

صاحب تحقیق ہو گیا اور حق کو پایا۔

﴿فاسق﴾

یہ جو فرمایا گیا ہے کہ جس نے فقہ (شریعت) کا علم پڑھا اور تصوف نہ پڑھا وہ فاسق ہو گیا یہاں فاسق سے مراد نافرمان ہے وہ نافرمان ہو گیا یعنی اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ بندے کو عمل و اخلاص کے راستہ پر چلنے کا حکم دیتے ہیں اور عمل و اخلاص کا بہترین سبق تصوف سے ملتا ہے رہا یہ سوال کہ تصوف کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ

﴿تصوف﴾

تصوف „صفا“ سے ہے اور صفا کا معنی صاف ستھرا ہونا ہے یعنی دل کو اور دماغ کو پہلے غیر شرعی خیالات سے پاک کرنا، حرص سے، ہوس سے حسد سے سب ناجائز خیالات و غلط تصورات سے مکمل طور پر پاک کرنا۔ اس کے بعد دوسرا قدم ہے اللہ اور رسول ﷺ کی محبت کو اپنے اوپر غالب کرنا اس کے بعد تیسرا قدم احسان کا ہے کہ جو عبادت کرے اس طرح کرے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور کم از کم یہ تو سمجھے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے جب ایک مسلمان کوئی عبادت کرے خواہ قوی عبادت ہو یا بدنی عبادت ہو اس اخلاص کے ساتھ کرے تو اس عبادت سے اسکی ترقی ہوتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے اور قرب ہی مقصود عبادت ہے اور اس طرف مکمل طور پر

مرشد ہی لگاتا ہے اس لئے قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے

و ابتغوا الیہ الوسیلة

(المائدہ)

کہ اللہ کے عرفان اور اس کے قرب کے حصول (مرشد) کا وسیلہ ڈھونڈو

اور فرمایا

کونوا مع الصادقین

کہ صدق و صفا والے بندوں کے ساتھ ہو جاؤ اور ان کا دامن پکڑ لو اور فرمایا

ومن یضللہ فلن تجد لہ ولیا مرشدا

کہ جسے اللہ تعالیٰ بھٹکائے تو تم اس کا کوئی مرشد ہرگز نہ پاؤ گے۔

(معلوم ہوا بھٹکتا وہی ہے جس کا کوئی (قرآن و سنت کا ماہر عالم و فاضل صحیح

العقیدہ) ولی مرشد نہ ہو

بلکہ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ

من لا شیخ لہ فالشیطان شیخہ

ترجمہ:-

جس کا مرشد نہ ہو شیطان اس کا مرشد ہے

یعنی اس کا مرشد نہ پکڑنا یہ بھی ایک ایسی بات ہے جس سے شیطان خوش

ہوتا ہے وہ نہیں چاہتا کہ کوئی قرآن و سنت کے عالم و فاضل صاحب سلسلہ کو مرشد

بنائے کیونکہ جب کوئی ایسا مرشد بنائے گا تو مرشد اسے سید ہا راستہ پر چلائیگا اور یہ

شیطان کے مشن کے خلاف ہے اس لئے صوفیہ فرماتے ہیں

من بايع شيخا عارفاً ايس منه الشيطان

ا کہ جس نے قرآن و سنت کے عالم و فاضل اور صاحب سلسلہ ہستی کو مرشد

بنالیا شیطان اس سے ناامید ہو گیا۔

یہ بھی قطعاً ایک حقیقت ہے کہ مرشد ہونے کے لئے عالم ہونا ضروری ہے

عالم ہی اس قابل ہوتا ہے کہ اسے مرشد بنایا جائے جبکہ وہ صاحب سلسلہ ہونے کا صحیح العقیدہ

اہل سنت ظاہر شرع کا پابند ہو ایسے عالم سے بہتر کوئی ہستی نہیں ہے۔

﴿سب سے افضل﴾

امام جمال الدین محمد بن عبدالرحمن متوفی ۷۵۰ھ اپنی کتاب

نشرطی التعریف فی فضل حملة العدل

الشریف میں فرماتے ہیں کہ

قد شرف الله سبحانه - وله الحمد العلم

والعلماء و جعلهم افضل من تحت اديم السماء

(ص ۱۳)

ترجمہ:-

بے شک اللہ تعالیٰ نے علم اور علماء کو عظمت و بزرگی دی اور ان کو

آسمان کی چھت کے نیچے سب مخلوق میں افضل بنایا۔

﴿ واجب الاطاعت ﴾

پھر لکھتے ہیں کہ

واوجب اللہ تعالیٰ علی جمیع عبادہ و علی
الملوک الذین مکنہم اللہ فی بلادہ طاعة العلماء و
الانقیاد لامرہم و جعلہم حجة علی خلقہ باسرہم و ہم
خلفاء اللہ و خلفاء رسلہ فی ارضہ

(نشرطی التعریف ص ۱۲)

اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام بندوں پر اور ان کے بادشاہوں اور حکمرانوں پر
جنہیں اس نے اپنی زمین پر حکومت بخشی سب پر علماء کی فرمانبرداری اور ان کے حکم کی
پیروی فرض کی اور ان کو اپنی ساری مخلوق پر حجت بنایا اور علماء اللہ کی زمین پر اس کے
رسولوں کے نائب و قائم مقام ہیں۔

﴿ ہر قدم پر سال کی عبادت کا ثواب اور جنت کا شہر ﴾

امام ابواللیث نے اپنی سند کے ساتھ حدیث روایت فرمائی کہ جب کوئی شخص
قرآن و سنت کا علم سیکھنے کے لئے عالم دین کے دروازہ پر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے
لئے ہر قدم پر ایک سال کی عبادت لکھ دیتا ہے اور اس کے ہر قدم کے بدلے اس کے
لئے جنت میں ایک شہر بناتا ہے اور وہ زمین پر چلتا ہے تو زمین اس کے لئے بخشش کی
دعا کرتی ہے اور صبح و شام اس حال میں کرتا ہے کہ وہ بخشا ہوا ہوتا ہے اور فرشتے اس
کے لئے گواہی دیتے اور کہتے ہیں کہ یہ قرآن و سنت کا علم حاصل کرنے والے دوزخ

(نشرطی التعریف ص ۳۴)

سے آزاد ہیں۔

تَعْظِيم

امام ابو نعیم نے حلیۃ میں اپنی سند کے ساتھ حدیث روایت کی ہے حضور ﷺ نے فرمایا

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَجْلِ كَبِيرَنَا وَيَرْحَمِ صَغِيرَنَا
وَيَعْرِفَ لَعَالِمَنَا حَقَّهُ

(نشرطی التعریف ص ۳۴)

جو ہمارے بڑوں کی تعظیم اور ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے عالم دین کو نہ پہچانے وہ ہم میں سے نہیں ہے

عَالَمٌ كَا حَقِّ

عالم کا حق کیا ہے؟ پچھلی احادیث کی روشنی میں واضح ہو چکا کہ عالم دین کا حق یہ ہے کہ بحیثیت اللہ و رسول کے نائب ہونے کے اسکی اطاعت و فرمانبرداری کی جائے اور اس کا فرمان مانا جائے اور اس سے محبت کی جائے اس کو سب سے مقدم سمجھا جائے سب سے افضل مانا جائے اور اسے سب پر ترجیح دی جائے کہ انبیاء کے بعد اسی کا مقام ہے۔

پھر فرماتے ہیں کہ

﴿ علماء ہی اولیاء ہیں ﴾

فالعلماء هم ورثة الانبياء وهم قدوة الاتقياء بل
هم صفوة الاولياء

(نشرطی التعریف ص ۳۵)

ترجمہ:-

پس علماء ہی پیغمبروں کے وارث ہیں علماء ہی پرہیزگاروں کے امام ہیں بلکہ
علماء ہی اللہ کے چنے ہوئے اولیاء ہیں۔

امام نوویؒ اپنی کتاب ”التیان“ میں لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ اور امام
شافعیؒ نے فرمایا کہ

ان لم یکن العلماء اولیاء اللہ فلیس لله ولی

ترجمہ:-

اگر علماء اولیاء اللہ نہیں ہیں تو اللہ کا کوئی بھی ولی نہیں ہے۔

(نشرطی التعریف ص ۳۵)

اور امام حافظ خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت امام خلیل بن احمدؒ سے
روایت کی انہوں نے فرمایا کہ

ان لم یکن اهل القرآن والحديث اولیاء اللہ

فلیس لله فی الارض ولی

(نشرطی التعریف ص ۳۵)

ترجمہ:-

اگر قرآن و حدیث کے علم والے اولیاء اللہ نہیں ہیں تو زمین پر اللہ کا کوئی ولی نہیں

ہے۔

اس کے بعد امام جمال الدین محمد بن عبدالرحمن بن عمر حبیشیؒ متوفی ۸۰۷ھ

فرماتے ہیں۔

عالم دین رسول ﷺ کی امت میں اللہ کا نائب و خلیفہ ہے اور وہ اللہ کے اور اس

کی مخلوق کے درمیان وسیلہ ہے وہ اللہ کی طرف سے لوگوں کو حرام و حلال اور غلط اور صحیح بتاتا

ہے اور اللہ کا نمائندہ و مبلغ ہے اور رسول اللہ ﷺ کا بھی نمائندہ ہے یہ سب مرتبوں سے اونچا

اور انتہائی بلند مرتبہ ہے۔

(نشرطی التعریف ۳۶)

﴿ حضرت معاویہؓ ﴾

سیدنا امیر معاویہؓ اپنی خلافت کے زمانہ میں حج کے لئے وادی بطنجا میں

اترے آپ کے ساتھ آپ کی بیوی فاختہ بنت قریظہ بھی تھیں لوگ جارہے تھے آپ کا

گذر ایک عالم کے پاس سے ہوا جسے لوگوں نے گھیرا ہوا تھا اور وہ اس عالم سے اپنے

اپنے ایسے دینی مسائل پوچھ رہے تھے جن میں وہ الجھے ہوئے تھے اور وہ عالم انہیں

جواب دیتے تھے حضرت معاویہؓ نے اپنی بیوی سے فرمایا تیرے باپ (کے رب) کی

قسم یہ ہے شرف و عظمت اور اونچا مقام و مرتبہ۔ اللہ کی قسم عالم دین ہونا دنیا و آخرت

دونوں جہانوں کا سب سے بلند مرتبہ ہے۔

(نشرطی التعریف ص ۳۷)

امام جیشیؒ اس کے بعد لکھتے ہیں۔

بے شک حضرت معاویہؓ نے سچ فرمایا کیونکہ عالم دین دنیا میں پیغمبروں کے قائم مقام ہے بے شک عالم دین امت کا چراغ اور بالاتفاق امت کی روشنی ہے جو ان کے لئے احکام بیان فرماتا ہے اور حلال و حرام بتاتا اور لوگوں کو اپنے فتوے کے ذریعے گناہوں سے نکالتا اور شریعت کے احکام ان کے لیے واضح فرماتا ہے۔

(نشرطی التعریف ص ۳۷)

امام ابو عمرو بن صلاحؒ اپنی سند کے ساتھ امام حضرت سہل بن عبداللہ تستریؒ سے روایت کرتے ہیں حضرت سہل بن عبداللہ تستریؒ اولیاء اللہ میں سے تھے صاحب علم و کرامت تھے انہوں نے فرمایا۔

جس نے پیغمبروں کی مجالس و محافل کو دیکھنا ہو تو وہ علماء کی مجالس و محافل کو دیکھے۔ ایک شخص آتا ہے اور عالم دین سے عرض کرتا ہے، حضرت جی! آپ اس شخص کے بارے میں کیا فتویٰ دیتے ہیں جس نے اپنی بیوی پر طلاق کی اس طرح قسم کھائی تو وہ فرماتے ہیں اس کی بیوی کو طلاق ہوئی (اسی طرح کے طرح طرح کے مسائل لوگ پوچھتے ہیں اور عالم دین ان کو جواب دیتا ہے) اور یہ تو پیغمبروں کا درجہ ہے لوگو! تم علماء کے درجہ کو اور ان کے حق کو پہچانو!

(نشرطی التعریف ص ۳۷)

﴿ امام ابو اللیث ﴾

امام ابو اللیث سمرقندی فرماتے ہیں۔

علماء زمین کے چراغ ہیں اور ہر عالم اپنے زمانہ کا چراغ ہے جس سے اس کے زمانہ والے روشنی حاصل کرتے ہیں عالم ایک بیٹھے چشمے کی طرح ہے جس کا نفع دائمی ہے، اور عالم رحمت کی بارش کی طرح ہے کہ وہ جہاں پڑی نفع دیا عالم چراغ کی طرح ہے جو اس سے گذرا اس نے روشنی حاصل کی اور عالم ایک شفاء بخش پانی کے چشمہ کی طرح ہے جس سے دور والے فائدہ اٹھاتے اور قریب والے غفلت میں رہ کر اس کو چھوڑے رکھتے ہیں اور اسکی پرواہ نہیں کرتے پھر چشمہ کا پانی زمین کے نیچے چلا گیا جبکہ ایک قوم اس سے فائدہ اٹھا چکی اور دوسری قوم افسوس کے ہاتھ ملتی رہ گئی۔

(نشرطی التعریف ۳۸)

﴿ علماء کی موت لوگوں کی موت ہے ﴾

امام ثعالبی نے اللہ تعالیٰ کے فرمان

اولم یروا انا فاتی الارض فنقصہامن اطرافہا

(سورۃ رعد آیت ۲۱)

ترجمہ:-

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم زمین کو اس کے اطراف (کناروں) سے کم کرتے آرہے ہیں کی تفسیر میں حضرت عطاء کا قول روایت فرمایا اس سے روئے زمین کے علماء و فقہاء کی موت مراد ہے حضرت سعید بن جبیر سے مروی ہے انہوں نے

فرمایا کہ

علامة هلاك الناس هلاك علماء هم فان بهم
صلاح الدين وقمع المعتدين و معرفة رب العالمين

(نشرطی التعریف ۲۹)

ترجمہ:-

لوگوں کے ہلاک ہونے کی نشانی ان کے علماء کی موت ہے کیونکہ علماء کے ذریعے بھی دین کی بہتری اور (دین کے ساتھ) زیادتی کرنے والوں کی بربادی اور اللہ رب العالمین کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

﴿ علماء کے ساتھ ہونے کا حکم ﴾

امام بخاریؒ نے اپنی صحیح بخاری کی کتاب الاعتصام میں فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو یہ حکم دیا کہ ”علیکم بالجماعة“ کہ جماعت کا ساتھ نہ چھوڑنا“ اس سے مراد ”ہم العلماء“ علماء ہیں یعنی علماء کا ساتھ نہ چھوڑنا ان کے ساتھ رہنا اور ان کے قریب رہنا جو وہ کہیں ویسے کرنا اور سنن ابی داؤد شریف میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا

من فارق الجماعة شبرا فقد خلع ربة الاسلام

من عنقه

ترجمہ:-

کہ جس نے جماعت سے ایک بالشت بھی علیحدگی اختیار کی اس نے اپنے

گلے سے اسلام کا طوق اتار پھینکا۔ اس جماعت سے مراد علماء ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس نے علماء سے تھوڑی لا تعلقی بھی اختیار کی اس کا ایمان رخصت ہو گیا۔ اور ترمذی میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص عین جنت کے درمیان کی جگہ لینا چاہے وہ جماعت کو نہ چھوڑے اس سے مراد علماء اہلسنت و جماعت ہیں اور آپ کا یہ فرمان بھی ہے کہ ”يد الله مع الجماعة“ اللہ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے اس سے مراد علماء اہلسنت کی جماعت ہے ایک حدیث میں ہے اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے جو جماعت سے الگ وہ جہنم میں گیا اس سے مراد علماء ہیں یعنی جو علماء اہلسنت سے علیحدہ ہو اوہ جہنم میں علیحدہ ہو گیا۔

(نشرطی التعریف ص ۲۲، ۲۳)

﴿حکم والے﴾

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا کہ

يا ايها الذين آمنوا اطيعوا الله و اطيعوا الرسول و

اولى الامر منكم

(سورة نساء آیت ۵۹)

ترجمہ:-

اے ایمان والوں! کہامانواللہ کا اور کہامانواللہ کے رسول ﷺ کا اور اپنے

میں سے حکم والوں کا۔

سیدنا عبد اللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ یہاں حکم والوں سے علماء مراد ہیں وہ

جہاں بھی ہوں کیونکہ وہ جو حکم دیں گے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق دیں گے اس لئے ان کا کہنا ماننا عوام پر فرض ہے۔ یہی حضرت جابرؓ، حضرت مجاہدؓ، حضرت عطاءؓ، حضرت حسنؓ، حضرت ضحاکؓ، حضرت مبارکؓ بن فضالہ اور حضرت اسمعیلؓ بن ابی خالد نے فرمایا ان کا ذکر امام ثعالبی نے فرمایا اور امام واحدی نے اللہ کے فرمان

ولوردوہ الی الرسول والی اولی الامر منہم

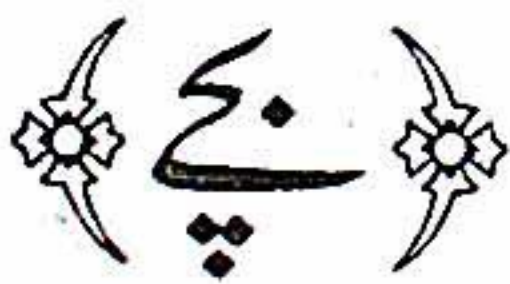
(النساء ۸۳)

ترجمہ:-

اگر وہ اس معاملہ کو رسول اللہ ﷺ اور ان میں سے حکم والوں کی طرف لوٹاتے (تو اچھا ہوتا)

کی تفسیر میں فرمایا کہ یہاں ”امر والوں یعنی حکم والوں“ سے مراد فقہ و حکمت کے حامل علماء کرام ہیں۔ حضرت جابرؓ، حضرت ضحاکؓ، حضرت ابن عباسؓ سے یہی مروی ہے

(نشرطی التعریف ۲۳)



حضرت امام ربیعہ بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ لوگ اپنے علماء کے نزدیک ایسے ہیں جیسے بچے اپنی ماؤں کی گودوں میں۔ عوام پر فرض ہے کہ وہ وہی کریں جو علماء فرمائیں اور جس سے علماء ان کو روکیں رک جائیں۔

(نشرطی التعریف ۴۴)

﴿ علماء کی غیبت و توہین ﴾

جیسا کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں اور حدیثوں کے حوالے بھی گزرے ہیں کہ علماء کی تعظیم فرض اور توہین حرام بلکہ کفر ہے ائمہ دین متین فرماتے ہیں کہ

لحوم العلماء مسمومة

(نشرطی التعریف ۴۶)

ترجمہ:-

علماء کے گوشت زہریلے ہیں (جو انہیں کاٹے گا ہلاک ہو جائے گا، کاٹنے سے مراد انکی عزت پر حملہ کرنا اور ان کو تکلیف پہنچانا ہے) پھر لکھتے ہیں۔

اور اللہ کی عادت ہے کہ جو شخص علماء کی تنقیص و توہین کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ذلیل و رسوا کرتا ہے اور مرنے سے پہلے اس کے دل کو مردہ کر دیتا ہے۔ چنانچہ قرآن میں فرمایا کہ

فليحذر الذين يخالفون عن امره ان تصيبهم فتنة
او يصيبهم عذاب اليم

(النور)

جو لوگ رسول ﷺ کے فرمان کی مخالفت کرتے ہیں وہ اس بات سے ڈریں کہ انہیں کوئی فتنہ پہنچے یا انہیں دردناک عذاب پہنچے۔

پہلے بیان ہو چکا کہ علماء دین اللہ اور رسول ﷺ کے خلفاء و نائب اور قائم مقام ہیں انکی مخالفت کر کے ان کو تکلیف پہنچانا ہی رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرنا اور آپ کو تکلیف پہنچانا ہے، لہذا قرآن کی یہ تنبیہ علماء کی مخالفت کر کے انہیں تکلیف پہنچانے والوں کے لئے بھی ہے۔

(نشرطی التعریف ۳۹)

﴿عالم سے برکت حاصل کرو﴾

حضور ﷺ نے فرمایا (بروایہ حضرت رتن المعمر)

تبرک بالعالم ان عمل وان لم يعمل فتبرک به
 فللعالم حرمة العلم الشریف وان لم يعمل ويرجى له
 ببركة العلم صلاحه في المستقبل ومن احب عالما
 لاجل العلم الذي في قلبه ولم ينظر الى ما يتخيل من
 زلته و ذنبه فقد ادى ما يجب من حق العالم لاجل ربه

(نشرطی تعریف ص ۲۸)

ترجمہ:-

عالم سے برکت حاصل کرو اگرچہ وہ عمل کرتا ہو یا عمل نہ کرتا ہو تم بہر صورت
 اس سے برکت حاصل کرو (قرآن و سنت کے) علم شریف کی وجہ سے اس کا احترام
 فرض ہے اگرچہ وہ عمل نہ کرتا ہو اور اس علم کی برکت سے اس بات کی امید رکھی جائے
 کہ مستقبل میں سنور جائے گا اور اپنے علم پر عمل کرنے لگ جائے گا اور جس نے عالم کا

اس کے علم کی وجہ سے احترام کیا جو اس کے دل میں ہے اور اس سے محبت کی اور اس کے گناہ و خطا اور بھول چوک کی طرف نہ دیکھا اسے نظر انداز کر دیا بلاشبہ اس نے عالم کے اس حق کو ادا کر دیا جس کا ادا کرنا اس کے رب کی وجہ سے اس پر فرض تھا۔

دوسری حدیث میں ہے کہ

من احب العلم و العلماء لم تكتب عليه خطيئة
ايام حياته ومن مات على محبة العلم و العلماء فهو
رفيقي في الجنة

(نشرطى التعريف ص ۴۸)

ترجمہ:-

جس نے علم اور علماء سے محبت کی اس کی زندگی بھر کی (گناہ صغیرہ جیسی) خطائیں نہیں لکھی جائیں گی اور جو (قرآن و سنت کے) علم اور علماء کی محبت پر مرا وہ جنت میں میرا ساتھی ہوگا۔

سبحان اللہ! کیا ہی شان ہے علم قرآن و سنت کی اور اس علم کے رکھنے والے علماء کی۔ آئیے اپنے بچوں کو قرآن و سنت کا عالم بنائیے اور اسے اس عظیم الشان مرتبہ پر فائز ہونے کا موقع دیجئے اور اس علم پر کھل کر خرچ کیجئے بلکہ اپنی آمدنی و انکم کا زیادہ سے زیادہ قرآن و سنت کے علم حاصل کرنے والے طالب علموں اور دینی مدرسوں اور علماء پر خرچ کیجئے اس سے بڑھ کر کوئی مصرف نہیں ہے یہ افضل جہاد بھی ہے اور یہ قیامت تک رہنے والا صدقہ جاریہ بھی ہے۔

﴿قرآن کا علم حاصل کرنا جہاد سے افضل ہے﴾

امام حمیدی جمالی کہتے ہیں کہ میں نے امام سفیان ثوریؒ سے پوچھا کہ آپ کا کیا فرمان ہے کہ آپ کے نزدیک کونسا شخص آپ کو زیادہ پسند آتا ہے (اور اللہ کو بھی؟) جو کافروں سے جہاد کرتا ہے یا جو قرآن کا علم حاصل کر رہا ہے اور عالم بن رہا ہے؟ فرمایا جو قرآن کا عالم بن رہا ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”خیرکم من تعلم القرآن وعلمه“

(مشکوٰۃ و بخاری و ابوداؤد)

ترجمہ:-

یعنی تم سب میں اللہ کے ہاں وہ شخص افضل اور بہتر ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور دوسروں کو پڑھائے۔

﴿امام ابن عساکر﴾

حضرت امام ابن عساکرؒ کے دو شعر مع ترجمہ ملاحظہ فرمائیے

وتجنب العلماء وان هم خلطوا

فالعلم يغفر زلة العلماء

ترجمہ:-

علماء کی شان کے خلاف بات کرنے سے بچو اگرچہ وہ ملائیں یعنی نیک و بد عمل کو ملائیں۔

(تو یقین رکھو کہ علم کی برکت سے ان کی لغزشیں اور خطائیں بخشی جائیں گی۔)

فلحومهم مسمومة و باكلها
يخشى هلاك الشعروالشعراء

ترجمہ:-

بلاشبہ علماء کے گوشت زہریلے ہیں اور ان کے کھانے سے شعر اور شعراء
ہلاک ہو جائیں گے۔

یعنی جو شاعر لوگ بھی اپنی شاعری میں علماء کی شان میں توہین و تنقیص
کریں گے وہ تباہ ہو جائیں گے نہ خود رہیں گے اور نہ ان کے شعر رہیں گے۔

(نشرطی التعریف ۴۶)

﴿امام سہروردی﴾

سلسلہ عالیہ سہروردیہ کے امام اور شیخ الشیوخ اور سیدنا غوث اعظمؒ کے براہ
راست فیض یافتہ امام شہاب الدین سہروردیؒ اپنی کتاب ”عوارف المعارف“
شریف کے شروع میں ارشاد فرماتے ہیں۔

والعالم ان لم يعمل بعلمه ترجی له التوبة فان
العلم فی الاسلام لا یضیع اھله ویرجی عود العالم

ببرکتہ

(نشرطی التعریف ۴۷)

ترجمہ:-

اور عالم دین اگر اپنے علم پر عمل نہ کرتا ہو اس کی توبہ کی امید ہے کیونکہ قرآن و

سنت کا علم عالم کو ضائع نہیں ہونے دیتا بہر صورت عالم کے اپنے علم پر عمل کرنے کی طرف لوٹ آنے کی امید ہے۔

امام جمال الدین محمد بن عبدالرحمن بن عمر حبیشی متوفی ۸۰۷ھ اپنی معرکہ الآراء کتاب ”نشرطی التعریف فی فضل حملة العلم الشریف“ میں فرماتے ہیں۔

عالم اگر چہ اپنے علم پر عمل نہ کرتا ہو کم از کم یہ تو مسلم بات ہے کہ اس کے سینے میں ایک ایسی دولت تو ضرور ہے جس کے برابر کائنات کی کوئی دولت نہیں، اسے اس عظیم ترین لافانی دولت کو سینے میں محفوظ کر لینے اور اسے اٹھائے پھرنے کا شرف تو حاصل ہے اور جو اس قدر عظیم ترین نعمت اور عظیم دولت کو اٹھائے ہوئے ہو کوئی بعید نہیں کہ وہ اس پر عمل کرنا بھی شروع کر دے۔ اور بلاشبہ جسے کسی چیز سے محبت ہوگی وہ اس چیز کے رکھنے اور اٹھانے والے سے بھی محبت کرے گا اگرچہ اس کے اٹھانے والے کا عمل سردست اچھا نہیں مگر اسے اپنا عمل اچھا کرتے دیر نہیں لگے گی۔



اور نبی پاک ﷺ نے اپنی حدیث پاک میں جسے امام ترمذی و نسائی نے روایت کیا اس شخص کی جو قرآن و سنت کا علم سینے میں محفوظ کر لے لیکن اس پر عمل نہ کرے اس مشک کے ساتھ تشبیہ دی ہے جو مشک و عنبر اور عطر گلاب سے بھری ہوئی ہے مگر اس کا منہ بندھا ہوا ہو۔

یقیناً وہ منہ بند ہونے کے باوجود بھی جہاں پڑی ہوگی وہ جگہ اور اس کا آس

پاس ضرور خوشبودار ہو جائیگا اسی طرح وہ عالم اگر چہ عمل نہ کرتا ہو مگر جہاں ہوگا اور جو اس کے پاس بیٹھے گا اس علم کی مہک سے خوشبو پائے بغیر نہیں رہے گا۔

(نشرطی التعریف ۴۷)

امام حبیشیؒ اس کے بعد لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عالم کی کیا ہی پیاری تشبیہ و مثال دی ہے، کہ اس سے عالم اور جاہل میں فرق واضح ہو گیا اور کیوں نہ فرق ہو کہ ایک وہ جس نے مشک و عنبر اور عطر گلاب کی مشک اٹھا رکھی ہے اور دوسرا وہ جس نے جہالت کی بھری ہوئی بدبودار مشک اٹھا رکھی ہے اسے نہ قرآن کی سمجھ ہے اور نہ حدیث کی خبر ہے اور نہ قرآن و حدیث کے آداب و علوم سے واسطہ ہے، نہ علماء سے محبت و عقیدت اور نہ ان کی صحبت مبارکہ کا شرف حاصل ہے کہ اس کی برکت سے اسکی جہالت کی بدبو ختم ہو کر علماء سے عقیدت و محبت و صحبت کے فیضان سے اس میں خوشبو جمع ہوتی۔

﴿طالب علم دین کی محبت﴾

بے شک علم دین (قرآن و سنت کے علوم کے) طالب و عالم کی محبت ایک مسلمان کے ایمان کا تقاضا ہے اور ایمان اس کے بغیر کامل ہو ہی نہیں سکتا بلکہ ان کی محبت نبی ﷺ کی محبت اور ان سے بغض نبی ﷺ سے بغض ہے چنانچہ امام موسیٰ بن احمد وصابیؒ نے اپنی کتاب ”الحجة“ میں اپنی سند کے ساتھ پانچ حدیثیں روایت فرمائی ہیں۔

﴿ پہلی حدیث ﴾

ترجمہ:-

جس نے علم اور علماء سے محبت کی اس کی عمر سے اس کے (صغیرہ) گناہ نہیں لکھے جائیں گے اور جو علم دین کی اور علماء کی محبت پر مراوہ جنت میں میرا ساتھی ہوگا۔

﴿ صغیرہ و کبیرہ ﴾

صغیرہ گناہ چھوٹے گناہوں کو کہتے ہیں جن میں سے کسی کی حق تلفی نہ ہو اور نہ ہی شریعت نے اسکی دنیا یا آخرت میں نہ کوئی سزا بیان فرمائی ہے اور اگر اس سے کسی کی حق تلفی ہو یا دنیا یا آخرت میں اسکی سزا بتائی گئی ہو وہ گناہ کبیرہ ہے۔

(کتب فقہ و عقائد)

﴿ دوسری حدیث ﴾

دوسری حدیث میں ہے کہ

من احب طالب العلم فقد احب الانبياء ومن
احب الانبياء كان معهم ومن ابغض طالب العلم فقد
ابغض الانبياء ومن ابغض الانبياء فجزاءه جهنم -

ترجمہ:-

جس نے (قرآن و سنت کا) علم حاصل کرنے والے سے محبت کی (اور اسپر
خرچ کیا) تو بے شک اس نے انبیاء علیہم السلام سے محبت کی (اور ان پر اور ان کے

مشن پر خرچ کیا) وہ قیامت کے دن ان کے ساتھ ہوگا اور جس نے طالب علم سے بغض رکھا تو اس نے انبیاء سے بغض رکھا اور جس نے انبیاء سے بغض رکھا اس کی سزا جہنم ہے۔

﴿ محبت کے تقاضے ﴾

محبت کے تقاضے اور محبت کی علامتیں ہیں وہ یہ کہ جس سے محبت ہوگی اس کی ضروریات کا بھی خیال رکھے گا اور اس کی ضروریات پر خرچ بھی کرے گا تو طالب علم (اور علماء کہ وہ بھی حقیقت میں علم کے طلب گار ہی ہیں ان کی) محبت کا تقاضا ہے کہ ان پر خرچ کریں خواہ طالب علم ہو یا علم پڑھانے والا ہو ان پر خرچ کرنا ان کی ضروریات کا انتظام کرنا ان کو دوسروں کے مقابلہ پر ترجیح دینا جیسے رسول اللہ ﷺ ترجیح دیا کرتے تھے، اسی سنت پر چلنا اور اسی مشن کو آگے بڑھانا تا کہ قرآن و سنت کے نور کے پھیلنے سے جہالت کے اندھیرے دور ہوں سب سے بڑی نیکی اور سب سے بڑا جہاد ہے۔

﴿ تیسری حدیث ﴾

تیسری حدیث میں ہے کہ

من حقر عالما فهو منافق ملعون في الدنيا و

الآخرة۔

ترجمہ:-

جس نے عالم دین کی توہین اور بے عزتی کی اس پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے (وہ

اللہ کی رحمت سے دور ہے)

﴿چوتھی حدیث﴾

چوتھی حدیث میں ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے عالم کی شان کے بارے میں پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا

هو سراج امتی فی الدنيا والاخرة طوبی لمن عرفهم و احبهم و ویل لمن انکر معرفتهم و ابغضهم و من احبهم شهدنا له انه فی الجنة و من ابغضهم ابغضناه و شهدنا انه فی النار -

ترجمہ:-

میری امت کا عالم دنیا اور آخرت میں میری امت کا چراغ ہے ان لوگوں کے لئے خوشخبری ہے جنہوں نے انہیں جانا اور ان سے محبت کی اور ان کے لئے بربادی ہے جنہوں نے انہیں نہ جانا اور ان سے بغض رکھا اور جس نے ان سے محبت کی ہم نے اس کے لئے گواہی دی کہ وہ جنت میں ہے اور جس نے ان سے بغض رکھا ہم نے گواہی دی کہ وہ دوزخ میں ہے۔

﴿پانچویں حدیث﴾

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اكتبوا العلم فان لله سبحانه و تعالی ملائكة فی

السماء السابعة يستغفرون للفقهاء والبتعلمين و يعطيهم
الله تعالى بكل حرف ثواب نبي من الانبياء و يكتب لهم
كل يوم الف حسنة -

ترجمہ:-

علم کو لکھو بے شک اللہ تعالیٰ کے فرشتے جو ساتویں آسمان میں ہیں وہ قرآن و
سنت کے احکام کے علم رکھنے والے علماء کے لئے اور اس علم کو سیکھنے والے طالب علموں
کے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو ہر حرف جسے وہ
پڑھاتے ہیں کے بدلے اللہ کے پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر کا ثواب دیتا ہے اور ان
کے لئے روزانہ ایک ہزار نیکی لکھی جاتی ہے۔

﴿بلا حساب شفاعت﴾

امام عمر بن عبدالمجید میاشی اپنی کتاب ”الایضاح“ میں اپنی سند کے ساتھ

دو حدیثیں روایت فرمائی ہیں

﴿پہلی حدیث﴾

پہلی یہ ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ .

يوزن حبر العلماء ودم الشهداء فيرجح ثواب حبر

العلماء على ثواب دم الشهداء ويقال للعالم اشفع في

تلامذتك ولو بلغ عدددهم عدد نجوم السماء ومن تقلد

مسئلة واحدة قلده الله يوم القيامة الف قلادة من نور و
غفر له الف ذنب و بنى له مدينة من ذهب -

(نشرطى التعريف ۴۹)

ترجمہ:-

قیامت کے دن علماء کے قلم کی سیاہی اور شہیدوں کے خون کو تولا
جائے گا تو علماء کی سیاہی کا ثواب شہیدوں کے خون کے ثواب سے بھاری ہو
جائے گا اور عالم دین سے کہا جائے گا کہ تم ان لوگوں کے بارے میں شفاعت
کرو اور ان کو بخشو اور جنہوں نے تم سے شریعت کے احکام (قرآن و سنت) کا
علم سیکھا اگرچہ ان کی تعداد آسمان کے ستاروں کے برابر ہو۔

اور جس نے عالم دین سے شریعت کا ایک مسئلہ گلے میں ڈالا یعنی سیکھا اور
یا درکھا قیامت کے دن اللہ اس کے گلے میں نور کے ایک ہزار ہار ڈالے گا اور اس کے
ایک ہزار گناہ بخشے گا اور اس کے لئے جنت میں سونے کا ایک شہر بنائے گا۔

(اس حدیث کے شروع کے حصہ دیگر محدثین نے بھی روایت کیے ہیں)

غور فرمائیے یہ تو ایک مسئلہ سیکھنے کی جزاء ہے اور جس نے قرآن و سنت کے احکام پر
عبور حاصل کر لیا اس کی جزاء کیا ہوگی۔

(نشرطى التعريف ۴۹)

﴿ دوسری حدیث ﴾

اسے بھی امام عمر بن عبدالمجید میانشی نے اپنی کتاب ”الایضاح“ میں اپنی

سند کے ساتھ روایت کیا حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

افضل العبادۃ طلب العلم

(نشرطی شریف ۴۹)

ترجمہ:-

سب سے افضل عبادت علم حاصل کرنا ہے۔

جب علم دین حاصل کرنا سب سے افضل عبادت ہے تو اس پر مال خرچ کرنے کا ثواب بھی سب سے بڑھ کر ہے لہذا دینی مدرسوں پر مال خرچ کرنا جہاں طلباء دین کا اور قرآن و سنت علم کا حاصل کرتے ہیں سب سے افضل و اعلیٰ ثواب حاصل کرنا ہے اس کے برابر کوئی نیک کام نہیں جس پر خرچ کرنے سے اس قدر ثواب ملے کیونکہ حضور ﷺ نے اسی کو ہی سب سے افضل عبادت قرار دیا ہے۔

﴿علم حاصل کرنے میں جلدی کرو﴾

امام خطیب بغدادی نے اپنی کتاب میں سند کے ساتھ روایت کی رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا کہ

سارعوا فی طلب العلم فلحدیث عن صادق خیر

من الارض وما علیہا من ذهب و فضة

(نشرطی التعریف ۵۰)

ترجمہ:-

قرآن و سنت کے علم حاصل کرنے میں جلدی کرو (ستی و غفلت نہ کرو)

رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث (کا علم حاصل کرنا سے یاد کر لینا) زمین اور زمین پر موجود تمام سونے اور چاندی سے بہتر ہے۔

﴿ ستر سال کی عبادت سے بہتر ﴾

امام ثعلابیؒ سورہ آل عمران کی شروع کی تفسیر میں اور امام حسین طبریؒ اپنی کتاب ”الدر“ میں اور امام ابن الجوزیؒ اپنی کتاب ”المنتخب“ میں روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

ساعة من عالم يتكئ على فراشه وينظر في علمه
خير من عبادة العابد سبعين سنة -

(نشرطی التعریف ۵۰)

ترجمہ:-

عالم دین جو ایک گھنٹہ تک لگا کر فرش پر بیٹھتا اور اپنے (قرآن و سنت و شریعت کے) علم میں نظر ڈالتا ہے اس کا یہ عمل عبادت گزار کی ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

☆ ایک شخص نے حضرت ابو ہریرہؓ سے عرض کی کہ میں علم حاصل کرنا چاہتا ہوں اور مجھے یہ خوف ہے کہ میں اس پر عمل نہ کر سکوں گا جس سے وہ ضائع ہو جائے گا آپ نے فرمایا تمہارا اس خوف سے اس کو حاصل نہ کرنا بھی اسے ضائع کرنے کو کافی ہے۔ آپ کا مقصد یہ تھا کہ سب سے بڑا نقصان علم حاصل نہ کرنا ہے علم حاصل کرنے کے بعد اس پر عمل نہ کرنا کوئی بڑا نقصان نہیں کیونکہ عمل کرنے میں کوئی دیر نہیں

لگتی جب عمل کرنا شروع کر دیں گے تو علم ضائع ہونے سے بچ جائے گا اور علم کی برکت یہ ہے کہ علم بالآخر علم والے کو عمل کی طرف لے آتا ہے جیسا کہ پہلے گذرا۔ ایک شخص نے حضرت ابوذرؓ سے عرض کی میں علم حاصل کرنا چاہتا ہوں مگر مجھے خوف ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں اس پر عمل نہ کروں اور وہ ضائع ہو جائے آپ نے فرمایا کہ تمہارا علم کو تکیہ بنا کر سونا تمہارے جہالت کو تکیہ بنا کر سونے سے بہر حال بہتر ہے۔

(نشرطی التعریف ۵۱)

﴿علم پر خرچ کرنے کا ثواب﴾

حضرت امام جمال الدین محمد بن عبدالرحمن بن عمر حبیشی متوفی ۷۵۰ھ فرماتے ہیں کہ ائمہ دین و علماء و فقہاء شرع متین کی طرف سے یہ بات وثوق سے کہی جاتی ہے کہ

نفقة درہم فی طلب العلم خیر من عشرة آلاف
درہم ینفقہا فی سبیل اللہ

(نشرطی التعریف ۵۱)

ترجمہ:-

علم دین کے حاصل کرنے اور اسے فروغ دینے پر ایک درہم خرچ کرنا فی سبیل اللہ (دوسرے نیکی کے تمام کاموں میں) دس ہزار درہم خرچ کرنے سے بہتر ہے۔

﴿ مامون ﴾

مامون نے اپنے چچا ابراہیم بن مہدی سے کہا کہ آپ کو علم دین حاصل کرتے ہوئے موت آئے وہ قرآن و سنت سے جاہل رہتے ہوئے زندہ رہنے سے بہتر ہے، چچا نے پوچھا کہ مجھے کب تک علم حاصل کرتے رہنا چاہئے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جب تک صحت و سلامتی کے ساتھ زندہ رہو۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ عالم ہونے کے باوجود بھی علم میں اضافہ کرتے رہنا چاہئے جس کا طریقہ کتابوں کا مطالعہ جاری رکھنا ہے۔

﴿ امام غزالی ﴾

مثلاً امام غزالیؒ کا جب وصال ہوا اس وقت وہ صحیح بخاری کا مطالعہ کر رہے تھے اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور فرما رہے تھے کاش کہ میں نے منطق و فلسفہ کی کتابوں کی تعلیم و تدریس اور ان میں بہت زیادہ تجربہ حاصل کرنے میں جو وقت خرچ کیا وہ قرآن و سنت میں ہی خرچ کرتا کہ جو سکون قرآن و سنت کے مطالعہ میں حاصل ہوتا ہے وہ اور کہیں سے حاصل نہیں ہوتا یہ فرما کر کلمہ پڑھتے ہوئے جاں بحق ہو گئے (رضی اللہ عنہ و بہ عنہ)

﴿ امام شعبی ﴾

امام شعبیؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص نے مشرق کے آخری کونے سے مغرب کے آخری کونے تک سفر کیا اور وہاں جا کر قرآن و سنت کے علوم میں سے

صرف ایک ہی مسئلہ سیکھا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس نے عمر ضائع نہ کی۔
حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک قرآن و سنت کا ایک مسئلہ
سیکھ لینا ساری رات کی عبادت سے بہتر ہے، امام یحییٰ بن کثیرؒ ما ہیں کہ فقہ کی
کتاب کا مطالعہ کرنا نفلی نماز سے بہتر اور قرآن رس ینا بھی نفلی نماز سے بہتر

﴿ اللہ کے محبوب ترین ﴾

امام ابن جریرؒ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ اللہ کے سب سے محبوب ہیں
جو قرآن و سنت کا علم حاصل کرنے کے لئے گھر سے نکلتے ہیں۔

(نشرطی التعریف ۵۲)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ”علم حاصل کرو اور علم
پڑھو اور علم پر عمل کرو بے شک عالم اور طالب علم کا اجر و ثواب برابر
ہے“ عرض کی گئی کہ ان کے لئے کیا اجر ہے؟ فرمایا کہ

مائة مغفرة و مائة درجة في الجنة

(نشرطی التعریف ۵۲)

ترجمہ:-

ایک سو بخشش اور جنت میں ایک سو درجے۔

﴿ ہر مسلمان پر فرض ﴾

حضور اکرم ﷺ سے حضرت انسؓ روایت فرماتے ہیں آپ نے فرمایا

التفقه في الدين حق على كل مسلم الا فتعلموا
و علموا ولا تموتوا جهالا۔

(نشرطى التعريف ۵۲)

شریعت کا علم سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ سنو! پس تم علم حاصل کرو اور دوسروں کو
پڑھاؤ اور جاہل نہ مرو۔

اس میں علم دین کے حاصل کرنے کو فرض قرار دیا گیا ہے اور فرض کا ثواب
سب سے زیادہ ہوتا ہے لہذا اس پر خرچ کرنے اور اس کو فروغ دینے کا ثواب بھی
سب سے زیادہ ہے۔

امام ثعالبیؒ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت کیا
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

ما من مؤمن ذكر او انثى ولا مملوك الا والله عليه
حق واجب ان يتعلم من القرآن ويتفقه ثم تلا هذه
الآية ولكن كونوا ربانيين بما كنتم تعلمون الكتاب و
بما كنتم تدرسون

(آل عمران ۷۹ بحوالہ نشرطى التعريف ۵۲)

ترجمہ:-

ہر مومن مرد و عورت اور غلام پر اللہ کے لئے قرآن پڑھنا (اور اسے سمجھنا) اور شریعت کے احکام سیکھنا فرض ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) تم قرآن و سنت کے عالم و فاضل اور اللہ والے ہو جاؤ اس لئے کہ تمہاری شان یہ ہے کہ تم اللہ کی کتاب کی تعلیم اور اس کا درس دینے میں مشغول رہو اور اس کو اپنا نصب العین اور مشن بنا لو۔

﴿ علماء کے ساتھ رہو ﴾

قرآن کریم میں ہے کہ

واصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم بالغداة و

العشى

(سورة الكهف ۲۸)

ترجمہ:-

اپنے آپ کو ان کے ساتھ پابند رکھو جو صبح و شام اپنے رب کی عبادت کرتے

ہیں۔

امام یحییٰ بن کثیرؒ نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو قرآن و حدیث کے احکام سیکھتے اور سکھاتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے آپ کو صبح و شام علماء کے ساتھ پابند رکھو ان کی مجالس جو قرآن و سنت کی تبلیغ کے لئے ہوں ان میں جاؤ ان سے دور نہ رہو کیونکہ جو علماء سے دور ہوگا وہ شیطان کے بہکاوے میں آسکتا ہے جس سے

اس کے ایمان یا عمل یا دونوں میں خرابی پیدا ہو سکتی ہے۔

شراح مسلم امام نوویؒ۔ کتاب ”الاذکار“ میں لکھا ہے کہ حضرت عطاءؒ فرماتے ہیں کہ مجلس ذکر یا محفل ذکر وہی ہے جس میں قرآن و سنت کے احکام بیان ہوں کہ کیا چیز حلال اور کیا حرام ہے، خرید و فروخت کیسے کریں گے نماز کیسے پڑھیں گے اور روزہ کیسے رکھیں گے، نکاح اور طلاق کے احکام کیا ہیں حج اور عمرہ کے فرائض و واجبات کیا ہیں؟ وغیرہ

﴿عالم کو دیکھنا﴾

امام ابو نعیم نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عطاءؒ سے روایت کیا انہوں نے فرمایا کہ

النظر الى العالم عبادة

ترجمہ:-

عالم دین کو دیکھنا عبادت ہے۔

امام ابواللیث نے ”تنبیہ الغافلین“ میں حضرت عمرؓ سے روایت کی

انہوں نے فرمایا کہ

ان الله لم يخلق على وجه الارض اكرم من

مجلس العلماء

(نشرطی التعریف ۵۲)

ترجمہ:-

اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر علماء کی مجلس سے زیادہ عظمت و عزت والی کوئی

مجلس نہیں پیدا کی۔

﴿ ایک عجیب پیشگوئی ﴾

امام حافظ ابو نعیمؒ نے اپنی سند کے ساتھ اپنی کتاب ”ریاضۃ المتعلمین“ میں حدیث روایت کی رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا کہ

اصبحتم فی زمان کثیر فقہاء ہ قليل خطباء ہ
 قليل سوا له کثیر معطوہ العمل فیہ خیر من العلم و سیا
 بی زمان قليل فقہاء ہ کثیر خطباء ہ کثیر سوا له قليل
 معطوہ العلم فیہ خیر من العمل

(نشرطی التعریف ۵۵)

ترجمہ:-

تم ایسے زمانہ میں ہو جس کے علماء فقہاء بہت ہیں اس کے خطباء
 (تقریر کرنے والے) یعنی مقررین تھوڑے ہیں اور مانگنے والے تھوڑے اور دینے
 والے بہت ہیں اور اس زمانہ میں عمل علم سے بہتر ہے (کیونکہ سرچشمہ علم حضور ﷺ تو
 موجود ہیں) اور عنقریب ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں علماء و فقہاء کبھی کم ہوں گے
 اور بے عمل مقررین (تقریر کرنے والے) زیادہ ہوں گے مانگنے والے زیادہ اور دینے
 والے تھوڑے ہوں گے اس زمانہ میں علم عمل سے بہتر ہوگا۔

﴿ علماء و مقررین ﴾

حضور ﷺ کی پیشگوئی صحیح ثابت ہو رہی ہے آج بالکل وہی زمانہ ہے کہ پوری دنیا کے امراء اور حکمران طبقوں نے دولت سمیٹ کر بینکوں میں جمع کر رکھی ہے جس کے نتیجے میں غربت پھیل گئی اور مانگنے والے زیادہ ہو گئے پہلے زمانہ میں لوگ دولت جمع نہیں کرتے تھے ان کے ایمان مضبوط تھے اللہ پر توکل اور بھروسہ کرتے تھے اپنی ضرورت کے لئے رکھ کر باقی دولت راہ خدا میں خرچ کر دیتے اور ہر حاجت و ضرورت والے کو گھر بیٹھے اسکی ضرورت و حاجت کی چیز مل جاتی لہذا اسے کہیں جا کر مانگنے کی تکلیف نہیں اٹھانا پڑتی تھی بلکہ آج دولت مندوں اور امیروں نے اپنی دولت سے بنک بھر دیے روپیہ بنکوں میں منجمد و مرتکز ہو گیا اس میں حرکت نہ رہی اس لئے مہنگائی بڑھی اور غربت پھیلی لوگ مانگنے اور سوال کرنے پر مجبور ہو گئے اور اسی طرح علماء و فقہاء کم ہیں اور مقررین شعلہ بیان تقریریں کرنے والے زیادہ ہیں۔

عالم وہ ہوتا ہے جسے عربی زبان پر اس قدر عبور ہو کہ وہ عربی کے حرفوں زبر پیش و زیر لکھے بغیر عربی عبارت صحیح صحیح پڑھ سکے، لکھ سکے اور بول سکے اگر دیکھا جائے تو ایسے علماء کم ہیں اور جو عربی نہ بول سکیں نہ پڑھ سکیں اور نہ لکھ سکیں وہ مقررین کثرت کے ساتھ ہیں۔ علم کا سرچشمہ حضور ﷺ نے چونکہ پردہ فرمایا اس لئے علم کی بہت ہی ضرورت واقع ہو گئی لہذا آج علم عمل سے بہتر ہے۔

حضور ﷺ کے پردہ فرمانے کے بعد آپ ﷺ کے عطا کردہ علوم قرآن و سنت کی روشنی میں بہت سے علوم نے زمانوں کے تقاضوں کے مطابق الگ الگ

مستقل علوم و فنون کی شکل اختیار کر لی ہے اور وہ الگ الگ مستقل علوم ہو گئے جن کا حاصل کرنا قرآن و سنت کی روشنی میں اسلام کے احکام اور ان کی تحقیق و تبلیغ کے لئے ضروری ہو گیا ہے فرائض و واجبات کے بعد ان علوم کا سیکھنا بہت ضروری ہے حتیٰ کہ نفلی عبادات سے بھی بدرجہ ہا افضل ہے اس لئے فرمایا گیا کہ اس زمانہ میں علم عمل سے بہتر ہے۔

تنبیہ الغافلین میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے آپ نے فرمایا تم ایک ایسے زمانہ میں ہو جسمیں عمل، علم سے بہتر ہے (کہ علم کا سرچشمہ موجود ہے) اور عنقریب ایسا زمانہ آئے گا جسمیں علم عمل سے بہتر ہوگا۔

اور امام خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت امام ابن ابی شیبہ (استاذ امام بخاری) نے حدیث پڑھنے پڑھانے والے علماء و طلباء میں سے کسی کے بارے میں سنا کہ وہ غیر شرعی عمل کا مرتکب ہوتا ہے۔
آپ نے فرمایا

اما ان فاسقہم خیر من عابد غیرہم

ترجمہ:-

سنو! ان کا گنہگار (ہونا) دوسرے (جاہل) عبادت گزار سے بہتر ہے۔

امام خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر بن حفص بن غبات سے روایت کی ہے ان سے کسی نے حدیث پڑھنے پڑھانے والوں میں سے کسی کی شکایت کی کہ اس نے غیر شرعی کام کیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ

ہم علی ماہم خیار القبائل

ترجمہ:-

اس کے باوجود وہ سب لوگوں سے بہتر ہیں

﴿ حدیث کا مطلب ﴾

مطلب یہ ہے کہ گناہوں سے معصوم اور پاک تو اللہ تعالیٰ کے رسول اور اسکے نبی ہیں باقی کوئی کتنا ہی اونچے درجہ والا ہو اس سے سہواً خطا اور غلطی ہو سکتی ہے گناہ سرزد ہو سکتا ہے لیکن علم والوں سے اگر خطا و گناہ سرزد ہو تو وہ بے علموں کی طرح اس پر ڈٹے نہیں رہتے بلکہ جلدی یا کچھ عرصہ بعد بالآخر وہ تائب ہو کر سیدھے راستے پر چل پڑتے ہیں۔ علم ان کو بہر حال سیدھے راستے پر لے آتا ہے۔

﴿ عالم کا احترام ہر حال میں فرض ہے ﴾

عالم کا احترام ہر حال میں فرض ہے چنانچہ امام جمال الدین محمد بن عبدالرحمن بن عمر الحیشیؒ متوفی ۵۷۰ھ فرماتے ہیں

فَعَرَفَ بِهَذَا أَنَّ حَرَمَةَ الْعِلْمِ لَا تَسْقُطُ بِالزَّلَلِ وَلَا
يَبَاحُ عِيُوضُ الْعَالِمِ بِتَرْكِ الْعَمَلِ فَبِرَكَّةِ الْعِلْمِ تَرُدُّهُ إِلَى
الصَّوَابِ وَيَرْجَى لِحَامِلِهِ التَّوْفِيقَ لِلْمَتَابِ لَطْفًا مِنَ اللَّهِ
الرَّحِيمِ الْوَهَّابِ۔

(نشرطی التعریف ۵۲)

ترجمہ:-

یعنی گذشتہ دلائل سے معلوم ہوا کہ بھول چوک اور خطاؤں سے علم کا احترام ختم نہیں ہوتا اور نہ ہی عملی کمزوری سے عالم کی بے عزتی جائز ہے علم کی برکت ہر صورت اسے ٹھیک راستے پر لوٹا دے گی اور بالآخر اللہ اپنے لطف و کرم سے ضرور اسے توبہ کی توفیق دے گا۔

امام ابواللیث سمرقندی نے اپنی کتاب ”تنبیہ الغافلین“ میں اپنی سند کے ساتھ حضرت انسؓ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

من طلب العلم لغير الله لم يخرج من الدنيا حتى
يأبى عليه العلم فيكون لله و ان بابا من العلم يتعلمه
الرجل خير له من ان لو كان له ابو قبيس ذهباً فانفقه في
سبيل الله

(نشرطی التعریف ۵۶)

ترجمہ:-

جس نے غیر اللہ (دنیا کے حصول) کے لئے یہ علم حاصل کیا وہ دنیا سے باہر نہیں نکلے گا یہاں تک کہ اس کا علم دنیا کی بجائے اللہ کے لئے ہو جائے گا اور بلاشبہ انسان کا قرآن و سنت کے احکام کا ایک باب علم پڑھنا مکہ کے سب سے اونچے ابوقبیس نامی پہاڑ کے برابر سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے زیادہ ثواب ہے۔

﴿ امام ابن شنبوذ کا عجیب واقعہ ﴾

امام ابن شنبوذ جو بہت بڑے قاری و عالم و فاضل تھے ان سے ایک غلطی

ہوگئی کہ انہوں نے قراءات شاذہ غیر مشہورہ کے کچھ حروف قرآن کے اندر شامل کر دیے جبکہ اس پر اجماع ہے کہ قرآن میں قراءات شاذہ غیر مشہورہ میں سے کوئی چیز بھی قرآن میں شامل نہیں کی جائیگی کیونکہ قرآن میں جو قراءتیں ہیں وہ سات متواتر قراءتیں ہیں مگر امام شنبوذ سے غلطی ہوئی کہ انہوں نے قراءات شاذہ غیر مشہورہ جن پر باجماع قرآن کا اطلاق نہیں ہو سکتا، کے کچھ حروف قرآن میں شامل کر دیے اور قراءت کرتے اور پڑھاتے وقت ان حروف کو آیتوں میں شامل کر لیتے اور ملا دیتے اس زمانہ کے علماء و قراء حضرات نے ان کی سخت مخالفت کی تو ابن مقلہ نامی وزیر نے انہیں گرفتار کر کر جیل بھیج دیا اور ان پر سختی کی اور مار پیٹ کا حکم دیا یہاں تک کہ امام ابن شنبوذ نے اپنی غلطی کا اعلان کیا اور سب حاضرین کو اپنی توبہ پر گواہ بنایا یہ واقعہ ۳۲۳ھ کا ہے۔

جب وزیر ابن مقلہ کے حکم سے انہیں مارا پیٹا جا رہا تھا تو انہوں نے ابن مقلہ کو بددعا دی کہ ”یا اللہ اس ابن مقلہ نامی وزیر کے ہاتھ کاٹ دے اور اس کے کام کو بگاڑ دے تو اللہ نے ان کی بددعا قبول فرمائی تو بادشاہ نے ابن مقلہ کو ۳۲۴ھ وزارت سے علیحدہ کر دیا اور ایک الزام پر اسکی مار پیٹائی بھی کی اور اس کی زبان اور ہاتھ بھی کاٹے گئے حالانکہ ابن مقلہ کی نیت ابن شنبوذ کو صحیح راستے پر لانے کی تھی کیونکہ انہوں نے جو قراءات شاذہ کے بعض حروف کو قرآن میں داخل کرنے کی جسارت کی تھی ہر دیندار کو اس کا دکھ پہنچا کہ اجماع امت کے خلاف ایک غلط کام تھا۔

لیکن چونکہ وہ بہت بڑے قاری و حافظ اور عالم دین تھے قرآن و سنت کا علم رکھتے تھے ان کی غلطی کے باوجود ان کا علمی و دینی احترام ختم نہیں ہو گیا تھا کہ عالم دین

ہر صورت واجب الاحترام ہے انہیں سیدھے راستے پر لانے کے لئے دلائل اور علم کے طریقے اور شفقت و نرمی سے انہیں سمجھا کر سیدھے راستے پر لانا ہی ان کی شان کے لائق تھا جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ”نزلوا الناس علی قدر منازلہم“ کہ لوگوں کے ساتھ ان کی شان کے لائق سلوک کرو۔ ابن مقلہ نے جو ان کے ساتھ توہین آمیز سلوک کیا وہ درست نہ تھا۔

اس لئے ایک عالم دین کے ساتھ اس طرح کے تشدد اور ان کی توہین سے اللہ تعالیٰ ابن مقلہ پر جو ناراض ہوا اور امام ابن شنبوذ کی بددعا پر ابن مقلہ کو دنیا میں ہی سخت سزا دے کر لوگوں پر واضح کر دیا کہ وہ اپنے قرآن اور اپنے محبوب ﷺ کی سنت کے علم رکھنے والوں (علماء دین) کی شان و عظمت اور ان کی تعظیم و تکریم کا محافظ ہے امام ابن ابی شامہ نے اپنی کتاب ”المروشد“ میں اس واقعہ کا ذکر فرمایا اور امام ابن عبدالسلام نے ”قواعد الاحکام“ میں ذکر فرمایا کہ امام ابن شامہ نے فرمایا کہ اگر علماء دین کی چھوٹی موٹی غلطیاں حکمرانوں کے پاس لائی جائیں تو حکمرانوں کے لئے یہ ہدایت ہے کہ ”لم یجز تعزیرہم علیہا بل نقال عثر تہم و تغفر لہم“ وہ علماء دین کو انکی چھوٹی موٹی خطاؤں پر کوئی سزا نہ دیں بلکہ ان کی خطائیں معاف کر دی جائیں۔

(نشرطی التعریف ۵۷-۵۸)

﴿علم کی باتیں کرنا جہاد ہے﴾

امام ابواللیث سمرقندی نے تنبیہ الغافلین میں اور زہرۃ العیون کے مصنف نے "زہرۃ العیون" اور دیگر محدثین نے اپنی تصانیف میں حضرت معاذ بن جبلؓ سے اور امام ثعالبی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انسؓ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

علم حاصل کرو بے شک علم حاصل کرنا بڑی نیکی ہے اسکی طلب و شوق بھی عبادت ہے اس کا سنانا سننا تسبیح ہے اور علم کی باتیں کرنا جہاد ہے اور ان پڑھ کو پڑھانا سخاوت اور اس کے لائق لوگوں کو علم سکھانا خدا کی نزدیکی ہے سنو، علم قرآن و سنت جنت والوں کے ٹھکانوں کا راستہ ہے یہ قرآن و سنت کا علم تنہائی میں انس دینے والا اور سفر میں اچھا دوست اور اکیلے میں باتیں کرنے والا اور خوشیاں دکھانے والا اور تنگیوں سے نکلنے والا اور دوستوں کے ہاں زینت اور دشمنوں کے مقابلہ میں ہتھیار ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے قوموں کو ترقی دیتا ہے تو انہیں دین و دنیا میں پیشوا بناتا ہے جنکے نقش قدم پر چلا جاتا ہے اور ان کے کردار کی پیروی کی جاتی ہے اور ان کی رائے کو آخری بات سمجھا جاتا ہے فرشتے علماء سے دوستی کرتے اور ان کے جسم سے پروں کو لگا کر برکت حاصل کرتے ہیں۔

اور علماء دین پر ہر خشک و تر چیز اور دریا کی مچھلیاں اور زمین کے جانور کیڑے مکوڑے چیونٹیاں اور جنگلی اور دریائی جانور اور چوپائے سب درود بھیجتے اور ان کے لئے بخشش کی دعائیں کرتے ہیں کیونکہ علم سے انسان جہالت کی موت سے نکل کر حقیقی زندگی پاتا ہے، اور علم کے ذریعے اندھے پن سے نکل کر آنکھوں کا حقیقی اور ابدی نور

پاتا ہے اور علم کے ذریعے بدن کو بشری کمزوری سے نجات حاصل ہو کر ابدی قوت اور روحانی طاقت نصیب ہوتی ہے اور علم انسان کو دنیا و آخرت میں اختیار و ابرار کے مقامات اور بلند درجات پر پہنچاتا ہے۔

قرآن و سنت میں غور و فکر کرنا روزوں کی عبادت اور اس کے احکام میں مذاکرہ و گفتگو کرنا رات بھر کھڑے ہو کر نوافل پڑھنے کے ثواب کے برابر ثواب ہے اسی علم سے رشتوں کے حقوق کی پہچان ہوتی اور ادائیگی کی جاتی ہے اور اسی علم سے حلال و حرام کا پتہ چلتا ہے اور علم امام اور عمل اس کا پیروکار ہے علم دین کے سیکھنے کا جذبہ اللہ ان کو ہی عطاء کرتا ہے جو نیک بخت اور خوش قسمت ہوتے ہیں اور بد قسمت اس سے محروم رہتے ہیں۔

(نشرطی التعریف ۵۳)

یہ علم حاصل کرنے والے چونکہ سعادت مند اور خوش قسمت ہوتے ہیں ان کے درجے دوسروں سے بہت اونچے اور بلند ہوتے ہیں، اس لئے اللہ کے ہاں یہ انتہائی محترم ہوتے ہیں جیسا کہ گذرا ہے کہ نبیوں کے بعد علماء کا ہی مقام و رتبہ ہے۔

﴿احترام علماء﴾

جیسا کہ گذرا ہے کہ علماء کا ہر صورت احترام فرض ہے اس لئے ان کے صغائر (چھوٹی موٹی خطاؤں) سے درگزر کرنا ضروری اور انکی توہین و تنقیص حرام ہے، وہی اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ ان کے صغائر سے درگزر کیا جائے چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ

اقبلوا ذوی الہیئات عثراتہم

ترجمہ:-

شریفوں کی خطاؤں کو معاف کر دو۔ بلاشبہ قرآن و سنت کے علم والوں سے بڑھ کر کوئی شریف نہیں ہو سکتا۔

فاہل العلم اشرف ذوی الہیئات اذہم الاولیاء

بقول الثقات

(نشرطی التعریف ۵۸)

ترجمہ:-

لہذا علماء سب سے بڑھ کر شریف لوگ ہیں کیونکہ بقول علماء محققین و محدثین علماء دین اللہ کے اولیاء ہیں۔

مذکورہ تمام حوالہ جات قرآن و سنت اور ارشادات علماء محققین و محدثین کی روشنی میں ثابت ہوا کہ قرآن و سنت کا علم اس قدر بلند و اس قدر اونچا درجہ رکھتا ہے کہ اس کے حامل (علماء دین) کی توہین و تنقیص نہیں کی جاسکتی۔ (نشرطی التعریف ۵۸)

امام ابو منصور ثعالبی کتاب ”الفرائد و القلائد“ میں لکھتے ہیں کہ علم دین اور علماء کی بے ادبی وہی کریگا جو متکبر جاہل ہوگا یا رذیل گھٹیا شخص ہوگا۔ یہ بات حجۃ الاسلام امام غزالیؒ بھی ”احیاء علوم الدین“ میں ارشاد فرمائی اور حضرت حدیفہؓ سے حدیث روایت فرمائی انہوں نے فرمایا: لوگو! تم اس وقت تک خیر و عافیت سے رہو گے جب تک تم حق والوں کا حق پہنچانو گے اور تم میں علماء کا احترام ہوتا رہے گا

(نشرطی التعریف ۶۰)

﴿عالم کی تعظیم اللہ کی تعظیم ہے﴾

سیدہ عائشہ صدیقہ ام المؤمنین کی حدیث ہے جسے امام ماوردی نے اپنی کتاب میں سند کے ساتھ روایت کیا کہ

من وقر عالما فقد وقر ربہ

(نشرطی التعریف ۵۸)

ترجمہ:-

جس نے عالم دین کی تعظیم کی اس نے اپنے رب کی تعظیم کی۔

عالم دین کی تعظیم اللہ کی تعظیم اس لیے ہے کہ وہ زمین پر اللہ کا نمائندہ ہے اور اس کا سفیر (Ambassador) ہے۔

﴿علماء کے آگے چلنا گناہ کبیرہ ہے﴾

امام موسیٰ بن احمد وصابی نے اپنی کتاب ”الحجة“ میں اپنی سند کے

ساتھ روایت کرتے ہیں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا

المشی بین یدی الکبراء من الكبائر ولا یمشی

بین یدی الکبراء الا ملعون قیل یا رسول اللہ من

الکبراء؟ قال ”العلماء و الصالحون“

(نشرطی التعریف ۵۸)

ترجمہ:-

بڑوں کے آگے چلنا کبیرہ گناہوں میں سے (ایک گناہ) ہے اور بڑوں کے آگے لعنتی ہی چلے گا۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ بڑے کون ہیں؟ فرمایا علماء اور شریعت کے پابند لوگ۔

﴿اس سے علماء کی عظمت کا پتہ چلا﴾

نیز اس سے ثابت ہوا کہ قوم پر فرض ہے کہ اپنے دینی و دنیاوی اور سیاسی معاملات میں علماء کو ہی آگے رکھیں، ان سے مشورے لے کر چلیں اور اگر قوم ایسا نہ کرے گی تو گناہ کبیرہ میں پڑے گی اور یوں اللہ کی رحمت سے دور ہوگی اور وہ نہیں سدھر سکے گی، آج پاکستان کے حالات اس لئے ہی خراب ہیں بلکہ خراب ہی چلے آ رہے ہیں کہ قوم نے اور حکمرانوں نے علماء کو ان کا وہ مقام نہیں دیا جو اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان مبارک کے مطابق دنیا چاہیے تھا

﴿علماء کا کمال ادب﴾

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین باتیں اللہ تعالیٰ کی تعظیم ٹھہرتی ہیں ایک اس شخص کی تعظیم جو اسلام کے احکام کی پیروی اور اسلام کی خدمت کرتے کرتے بوڑھا ہو گیا دوسرا وہ جو جس کے سینے میں قرآن ہے اور تیسرا وہ کہ جس کے پاس قرآن و حدیث اور شریعت کا علم ہے خواہ وہ عمر میں بڑا ہو یا چھوٹا یہ حدیث امام میانشی نے اپنی سند کے ساتھ اپنی کتاب ”مجالس“ میں روایت فرمائی

(نشرطی التعریف ۵۹)

﴿عالم کو تکلیف پہنچانا رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچانا ہے﴾

امام خطیب بغدادی نے اپنی کتاب ”الفقیہ و المتفقہ“ میں اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباسؓ کی ایک حدیث روایت کی ہے کہ

من اذی فقیہا فقد آذی رسول اللہ ﷺ و من

آذی رسول اللہ ﷺ فقد آذی اللہ عزوجل

(نشرطی التعریف ۵۹)

ترجمہ:-

جس نے عالم دین کو ایذا (تکلیف) دی اس نے اللہ کے رسول ﷺ کو

ایذا دی اور جس نے اللہ کے رسول ﷺ کو ایذا دی (تکلیف پہنچائی) تو بے شک

اس نے اللہ کو ایذا دی اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے بارے میں جو اس کے رسول

ﷺ کو ایذا دیں یہ فرمایا ہے۔

بے شک جو لوگ اللہ کو اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا اور

آخرت میں اللہ کی لعنت ہے اور اللہ نے ان کے لئے دردناک عذاب تیار کر

رکھا ہے۔

(احزاب ۵۷. نشرطی التعریف ۶۰:۵۹)

﴿تکلیف پہنچانے کے طریقے﴾

عالم دین کو تکلیف پہنچانے کے کئی ایک طریقے ہیں

☆ (۱) ایک یہ کہ اس کی شان میں کوئی ایسا لفظ بولنا جس سے اس کی شان میں واضح توہین ہوتی ہو یا توہین کا پہلو نکلتا ہو۔

☆ (۲) دوسرا یہ کہ کوئی ایسی حرکت یا کوئی ایسا کام کرنا جس سے عالم دین کی توہین ہوتی ہو یا توہین کا پہلو نکلتا ہو۔

☆ (۳) تیسرا یہ کہ عالم دین کو اپنا راہنما نہ ماننا اور انکو یا ان کی بات کو اہمیت نہ دینا۔

☆ (۴) چوتھا یہ کہ ملکی یا ملی یا معاشرتی معاملات یا مشکلات میں علماء کے ہوتے ہوئے غیروں سے راہنمائی حاصل کرنا۔

☆ (۵) پانچواں یہ کہ ان معنوں یا ان طریقوں میں سے کسی بھی طریقہ سے علماء کی توہین کرنے والوں سے جان بوجھ کر دوستانہ تعلق رکھنا

☆ (۶) چھٹا یہ کہ اسکی ضرورت کے مقابلہ میں دوسروں کی ضرورت کو ترجیح دینا۔

﴿ علماء کا ادب ﴾

مسلمان شروع سے ہی اپنے علماء کا ادب و احترام کرتے اور ان سے تواضع و انکساری سے پیش آتے رہے ہیں اگرچہ وہ خاندان کے لحاظ سے ان سے ظاہر کم درجے کے ہوتے لیکن وہ جانتے تھے کہ علم کا مرتبہ خاندان کے مرتبہ سے بلند تر ہے اس لئے وہ ان سے نہایت ادب و احترام اور تواضع و انکساری سے پیش آتے چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ جو حضور ﷺ کے خاندان میں سے تھے اور آپ کے چچا زاد بھائی

تھے اور عالم و فقیہ تھے مگر وہ اپنے سے بڑے عالم حضرت زید بن ثابت خزرجی کا بہت ادب کرتے تھے حتیٰ کہ جب حضرت زیدؓ سواری پر سوار ہوتے تو حضرت ابن عباسؓ ان کی سواری کی رکاب پکڑ لیتے تاکہ حضرت زیدؓ سوار ہو جائیں۔ کسی نے ان سے عرض کی کہ آپ تو اونچے خاندان کے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی ہیں پھر بھی آپ حضرت زیدؓ کا اس قدر ادب کرتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ

”انا هكذا نضع بالعلماء“

ترجمہ:-

ہم علماء کا ایسا ہی ادب کرتے ہیں۔
یعنی ہمیں شریعت کی طرف سے علماء کا اسی طرح ادب کرنے کا حکم ہے۔

﴿سونا چاندی تانبا﴾

صاحب ”زہرة العيون“ نے اپنی سند کے ساتھ حدیث روایت کی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

العالم من ذهب و المتعلم من فضة و الثالث من

نحاس

(نشرطی التعریف ۶۹)

ترجمہ:-

عالم سونا اور طالب علم چاندی اور دوسرے لوگ تانبا ہیں۔

﴿ ہمیشہ حق پر قائم رہنے والا کروہ ﴾

صحیح بخاری و مسلم میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

لا يزال من امتي امة قائمة بامرہ الله لا يضرهم
من خذلهم ولا من خالفهم حتى يأتي امر الله وهم
على ذلك

(صحیح بخاری کتاب المناقب و مسلم)

ترجمہ:-

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم کو قائم رکھے گا انہیں وہ شخص نقصان
نہیں پہنچا سکے گا جو ان کو چھوڑ جائے گا اور نہ وہ جو ان کی مخالفت کرے گا یہاں تک کہ
اللہ کا حکم (یوم آخر قریب) آجائے گا اور وہ بدستور اللہ کے دین پر ڈٹے ہوئے ہوں گے
امام نووی نے اپنی کتاب ”تہذیب الاسماء و اللغات“ میں فرمایا
ہے کہ محققین نے فرمایا کہ یہ حدیث علماء دین کے بارے میں ہے۔

﴿ طالب علم قرآن میں ﴾

امام ثعالبی نے اپنی تفسیر میں سند کے ساتھ حضرت عکرمہؓ سے روایت کی انہوں
نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کئی ایک جگہ علم کے پڑھنے پڑھانے والوں کا ذکر فرمایا
(مثلاً فی سبیل اللہ کا ذکر مصارف زکوٰۃ میں جہاں وارد ہوا وہاں طالب علم دین
مراد ہیں نیز سورۃ توبہ آیت ۱۱۲ میں

”السائحون“ کا ذکر ہے اس سے مراد بھی علم دین سیکھنے کے لئے سفر

کرنے والے حضرات مراد ہیں

(نشرطی التعریف ۵۰)

﴿جلدی کرو﴾

امام خطیب بغدادی متوفی ۴۶۳ھ نے اپنی سند کے ساتھ یہ حدیث روایت

فرمائی ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

سارعوا فی طلب العلم فله حدیث عن صادق خیر

من الارض وما علیها من ذهب و فضة

ترجمہ:-

علم حاصل کرنے میں جلدی کرو سستی و غفلت نہ کرو بے شک سچائی کی جان

نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث کے پڑھنے پڑھانے کا ثواب ساری زمین سے اور

ساری زمین کے سونے اور چاندی کے اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈالنے سے بھی زیادہ ہے

جیسا کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ مال و دولت کی محبت محض اپنے عیش و

آرام اور محض نفسانی خواہشوں کی تحصیل و تکمیل کے لئے ہی ہو تو مال و دولت کی محبت

نہ صرف گناہ بلکہ تمام گناہوں کی بھی جڑ ہے جیسا کہ حدیث شریف میں کہ

حب الدنيا رأس كل خطيئة

ترجمہ:-

دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے۔

اور حدیث شریف میں فرماتے ہیں کہ

الدینا زور لا یحصل الا بالزور

ترجمہ:-

دنیا جھوٹ ہے اور جھوٹ سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

دنیا جھوٹ ہے یعنی جیسے جھوٹ کو کوئی ٹھیراؤ نہیں ہے اور نہ ہی اس کا کوئی

اعتبار ہے یوں ہی دنیا کو بھی کوئی ٹھیراؤ نہیں ہے اور نہ ہی اس کا کوئی اعتبار ہے یہ ڈھلتی

چھاؤں ہے اس کو اکثر لوگ جھوٹ سے ہی کماتے ہیں بہت کم لوگ ہیں جو کاروبار میں

یا لین دین میں سچ بولتے ہوں پھر سچ بولنے والوں میں سے بھی اکثر لوگ کاروبار میں

طرح طرح کی پریشانیاں اٹھاتے ہیں جبکہ جھوٹ بولنے والے اپنی دنیا آباد اور

آخرت برباد کر لیتے ہیں۔

لیکن اگر کوئی شخص اس نیت سے دنیا جمع کرے کہ وہ اس کے حاصل کرنے

کے بعد یا اس کا معقول ذریعہ آمدن بنانے کے بعد بے فکری سے دین کا کام کرے گا

اور دین پر خرچ کرے گا تو اس کی دنیا بلاشبہ دنیا نہیں دین ہے اور وہ شخص ارب پتی

ہو کر بھی دنیا دار نہیں بلکہ دین دار ہے زاہد اور تارک الدنیا ہے کہ اس کے ذرائع

آمدنی جو اسے کروڑوں کی انکم دے رہے ہیں وہ کروڑوں روپے دین پر بھی خرچ

کرتا جا رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ کہ اس فرمان پر کہ

قل العفو الخ

جو تمہاری ضرورت سے زائد ہے اسے جمع رکھنے کی بجائے اللہ کی راہ میں

اور اس کے دین پر خرچ کرو

دل کھول کر عمل کرتے ہیں، یہ دنیا نہیں دین سے محبت ہے

﴿صاحب علم و عرفان﴾

جو شخص صاحب علم و عرفان اور صاحب ایمان و ایقان ہے وہ دنیا سے دنیا کے لئے نہیں دین کے لئے اور اللہ کے لئے محبت کرتا ہے وہ دنیا سے اس لئے محبت کرتا ہے کہ اسے دین کی حفاظت اور دین کی ترقی کا ذریعہ بناتا ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ

المال ترس المؤمن

ترجمہ:-

مال مؤمن کی ڈھال ہے

یعنی مؤمن مال کے ذریعے اپنی غیرت و آبرو اور اپنے دین و ایمان کی

حفاظت کرتا ہے۔

دشمنان دین جو دین پر حملے کرتے ہیں وہ اپنے مال خرچ کر کے ان کے

حملوں کا جواب دیتا ہے دینی کتابیں چھاپ چھاپ کر، دینی مدرسے قائم کر کے اور

علماء پیدا کر کے دین کے دشمنوں کے مقابلہ میں اپنے محاذ کو مضبوط کرتا ہے۔

﴿امام شافعی﴾

اس لئے امام شافعی فرماتے ہیں کہ

يحتاج طالب العلم الى سعة ذى اليد و الذكاء

(نشرطى التعريف ۹۳)

ترجمہ:-

علم پڑھنے پڑھانے والوں پر کھلے ہاتھ سے مال خرچ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ بے فکری سے علم کو فروغ دیں جو رسول اللہ ﷺ کا مشن ہے۔

﴿ امام عبد اللہ بن مبارک ﴾

حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کے شاگرد رشید امام عبد اللہ بن مبارک جو اپنے زمانہ کے ابدالوں (خاص اولیاء) میں سے تھے اور صاحب کشف و کرامات اور مستجاب الدعوات تھے، اپنا تمام سرمایہ علماء کے حوالے کر کے فرماتے تھے لو اس سے دین کا کام کرو۔ ان سے کہا گیا کہ آپ دوسرے ضرور تمندوں کو بھی کچھ دیا کرو آپ فرماتے کہ

انى لا اعرف بعد مقام النبوة افضل من مقام

العلماء

(نشرطى التعريف ۹۳)

ترجمہ:-

میں نہیں جانتا کہ نبوت کے بعد علماء کے مقام سے کسی کا اونچا مقام ہو اس لئے میں ان کو ہی اپنا سرمایہ دیتا ہوں گویا نبوت کے بعد سب سے بڑی نیکی یہی ہے کہ علماء کو بڑھ چڑھ کر وسائل دیے جائیں تاکہ وہ دین کو مضبوط کریں اور دین مضبوط ہوگا

تو امت مضبوط ہوگی اور اسلام غالب ہوگا۔

﴿ عمر بن عبدالعزیز ﴾

امام خطیب بغدادی تاریخ بغداد میں سند کے ساتھ روایت فرماتے ہیں کہ
حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ”حمص“ کے گوز کو لکھا کہ

مر لاهل الصلاح من بیت المال ما یغنیهم لثلا
یشغلهم شیء عن تلاوة القرآن وما حملوا من الاحادیث
(نشرطی التعریف ۹۳)

ترجمہ:-

کہ علماء کو بیت المال سے اس قدر وظائف دینے کا حکم دو جوان کی تمام
ضروریات کے لئے کافی ہو جائیں تاکہ فکر معاش انہیں قرآن و حدیث کے علم کو
پھیلانے میں رکاوٹ نہ ڈالے۔

﴿ امام شاطبی ﴾

امام شاطبی جو بڑے قاری و عالم و فقیہ و محدث ہوئے ہیں ارشاد فرماتے

ہیں

ولا بد من مال به العلم یعتلی وجاہ من الدنیا

یکف المظالم

ترجمہ:-

علم دین کی ترقی کے لئے مال کا خرچ کرنا انتہائی ضروری ہے اور ظالموں

کے ظلم کو روکنے کے لئے اہل دین کے ہاتھ میں قدرت ہونی چاہئے۔

﴿امام غزالی﴾

امام غزالی فرماتے ہیں کہ اللہ کے دین کی بھلائی کے لئے مال سے محبت یا کسی انسان سے محبت بھی اللہ ہی سے محبت ہے چنانچہ جو عالم دین اپنے طالب علموں سے اس لئے محبت کرتا ہے کہ ان کی وجہ سے اسے قرآن و سنت کو پڑھانے کا موقع مل رہا ہے تو اس کی یہ محبت اللہ ہی سے محبت ہے نیز فرماتے ہیں کہ اسی طرح ایک عالم دین اپنے خدمت گار سے جو اس کے کپڑے دھوتا، اس کے گھر میں جھاڑو پھیرتا صفائی کرتا اور اس کے لئے کھانا تیار کرتا ہے، اس لئے محبت کرتا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ بے فکر ہو کر اپنا وقت دینی کتابوں کے پڑھنے پڑھانے پر خرچ کرتا ہے تو اس نیت سے اس خادم کی محبت بھی اللہ ہی کی محبت ہے اسی طرح جو شخص اپنے بچوں سے اس لئے محبت کرتا ہے کہ بچے باپ کی اس محبت سے متاثر ہو کر اس کے کہنے پر چلتے ہوئے دین سیکھیں گے اور دین پر عمل کریں گے اور اس کے معاون ہو کر دین کے کاموں میں اس کے دست و بازو بنیں گے اور اسی طرح وہ اپنی بیوی سے اس لئے محبت کرتا ہے کہ اس کی بیوی اسے دین و دنیا کے کاموں میں مدد دیتی ہے اور اس کے دینی مشن میں اس کا تعاون کرتی ہے تو یہ ساری محبتیں درحقیقت اللہ ہی سے ہیں غیر سنے نہیں ہے۔

(نشرطی التعریف ۹۲)

(راقم عرض کرتا ہے کہ اس نیت سے کسی سے بھی محبت اللہ ہی سے محبت ہے چنانچہ حدیث میں ہے الحب لله و البغض لله۔ یعنی اللہ ہی کے لئے محبت ہو اور

اللہ ہی کے لئے نفرت ہو۔)

﴿ حضرت معاویہ بن قرظہ ﴾

حضرت معاویہ بن قرظہ سے پوچھا گیا کہ آپ کا بیٹا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا

کہ

نعم الابن ، کفانی امر دنیاى ففرغنى لا خرتى

ترجمہ:-

کیا ہی اچھا بیٹا ہے، اس نے میری دنیا کے معاملات اپنے ذمے لے کر مجھے آخرت کے کاموں کے لئے فارغ کر دیا ہے۔

(نشرطی التعریف ۹۲ از حلیہ ابی نعیم)

اسی طرح جو شخص دنیا کی کسی چیز سے اس لئے محبت کرے کہ اس سے اسے دین و آخرت کے کاموں میں اور علم کو فروغ دینے میں مدد ملتی ہے اور اس کی وجہ سے اس کا دل دنیا کی فکر اور دنیا کی بھاگ دوڑ سے بے نیاز ہے بلاشبہ اس کی محبت اللہ ہی کی محبت ہے۔

(نشرطی التعریف ۹۲-۹۵)

حضور اکرم ﷺ جب مبعوث ہوئے تو بہت سے لوگ تجارت پیشہ تھے، بہت سے لوگ صنعتکار تھے اور بہت سے مختلف قسم کے ہنرمند تھے اور بہت سے زمیندار اور کاشتکاری کرتے تھے اور دنیا کماتے ان میں بعض تو انتہائی امیر و ثنی اور ایسے دولت مند تھے کہ ان کی دولت کا حساب ہی نہیں تھا آپ ﷺ نے کسی کو ان کے

پیشوں کے ترک کرنے اور دنیا کمانے کے سلسلہ کو چھوڑ دینے کا حکم نہ فرمایا حتیٰ کہ کسری اور قیصر جیسے بادشاہوں کو بھی دعوت نامے بھیجے ان کو بادشاہی سے دست بردار ہونے کا حکم نہ دیا بلکہ اسلام لانے کا حکم دیا اور اسلام لانے والوں کو اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم اور بروقت ضرورت عطیات کی ترغیب دی بلکہ ارشاد فرمایا کہ

نعم المال الصالح للرجل الصالح

ترجمہ:-

مرد صالح کے لئے مال صالح کیا ہی اچھا ہے۔

یعنی نیک مال کیا ہی اچھا مال ہے جو جائز طریقے سے کمایا اور اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔

قرآن کریم میں اسراف سے یعنی مال کو بے جا خرچ کرنے اور ضائع کرنے سے روکا گیا ہے۔

﴿ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ﴾

بلکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ایمان کے بعد اسی کثرت مال و دولت کی بدولت جنت میں بے حساب داخل ہونے کی خوشخبری دی گئی کہ انہوں نے دین پر اس قدر فراخ دلی سے خرچ کیا کہ دیتے وقت توقع سے بھی بڑھ کر راہ خدا میں دیتے تھے بلکہ ہر ایک سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے تھے حتیٰ کہ ان کی شدت سے خواہش ہوتی تھی کہ وہ اس قدر دیں کہ اس کے بعد کسی اور سے

مانگنے کی ضرورت ہی نہ رہے بلاشبہ جو لوگ عثمان غنی کی سیرت پر عمل پیرا ہیں وہ بھی ان کے طفیل جنت میں بلا حساب داخل ہونے کی سعادت حاصل کریں گے۔

﴿ زہد ﴾

صحیح ترمذی میں زہد کے بارے میں حضور اکرم ﷺ کا فرمان مروی ہے کہ

ليست الزهادة في الدنيا بتحریم الحلال ولا
بإساعة المال ولكن الزهادة في الدنيا ان تكون بما في
يد الله اوثق منك في يدك و ان تكون بثواب المصيبة
اذا انت اهبت بها ارغب منك فيها لو لم تصبك۔

(نشر ۹۶)

دنیا میں زاهد ہونا اللہ کی حلال کی ہوئی چیزوں کو اپنے اوپر حرام ٹھہرا لینے سے نہیں اور نہ ہی مال کو ضائع کر ڈالنے سے ہے لیکن دنیا میں زاهد ہونا یہ ہے کہ (تمہارے لئے) جو اللہ کے پاس ہے اس پر تمہیں زیادہ بھروسہ ہو جو اس مال سے جو تمہارے ہاتھ میں ہے اور یہ کہ مصیبت کے ثواب کی جو تمہیں پہنچی (اس پر صبر کرنے سے تمہیں ثواب ملا) تمہیں زیادہ خوشی ہو اس سے کہ اگر وہ مصیبت تمہیں نہ پہنچتی (اور تم اس کے ثواب سے محروم رہ جاتے)

حضور اکرم ﷺ نے جو زہد کی تعریف فرمائی وہ اس سے کہیں مختلف ہے جو

ہم بعض کتابوں میں پڑھتے ہیں کہ زہد یہ ہے کہ انسان دنیا سے ہی کنارہ کش

ہو جائے۔ تجارت نہ کرے، مال و متاع کی خواہش نہ کرے، بیوی بچوں سے دلچسپی نہ رکھے بس پھٹے پرانے کپڑے پہنے، ہر آسائش و آرام اور اچھے کھانے پینے اور اچھے رہنے سہنے سے دلچسپی نہ رکھے۔

اس طرح کے زاہد کا اسلام میں کوئی تصور نہیں حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت طلحہؓ اور حضرت عبدالرحمنؓ صحابہ میں سے امیر ترین حضرات تھے اور اللہ کی ہر نعمت سے استفادہ فرماتے مگر ان کی سیرت یہ تھی کہ وہ اسلام کے لئے دین کے لئے جس قدر کھلے دل سے خرچ کرتے، دیکھنے والے حیران رہ جاتے ان کو دنیا سے محبت تھی تو اللہ کے لئے تھی یہی زہد ہے۔

﴿ امام ربیعہ بن عبدالرحمن ﴾

امام ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں سند کے ساتھ بیان فرمایا کہ امام ربیعہ بن عبدالرحمنؓ جو اولیاء اللہ میں سے تھے ان سے پوچھا گیا کہ زہد کی حقیقت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ

جمع الاشیاء من حلها و وضعها فی حقها

یعنی ہر قسم کا مال جائز طریقے سے کمانا اور جہاں انہیں خرچ کرنے کا حق ہے (اللہ کی راہ میں) انہیں خرچ کرنا یہی زہد کی حقیقت ہے۔

﴿ امام ابو حازم ﴾

امام ابو نعیم حلیۃ میں اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ امام ابو حازم جو

اولیا اللہ میں بسے تھے ان سے ایک شخص نے عرض کی کہ حضرت والا! میں آپ کی خدمت میں اس بات کی شکایت کرتا ہوں کہ میرے دل میں دنیا کی محبت ہے حالانکہ میرے پاس اپنا ذاتی مکان بھی نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا دیکھو، اللہ تعالیٰ تمہیں جس جائز طریقہ سے بھی مال و دولت دے اسے لے لو اور اپنی ضرورت سے زائد کو اللہ کی راہ میں خرچ کئے جاؤ اس طرح دنیا سے محبت تمہیں نقصان نہ دے گی۔

(نشرطی التعریف ۹۶)

اسی طرح امام ابو نعیم حلیہ الاولیاء میں اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن زید بن اسلم نے فرمایا کہ میں نے حضرت امام ابو حازم سے عرض کی کہ میں اپنے دل میں ایک چیز محسوس کرتا ہوں جو مجھے رنج و غم میں ڈالتی ہے آپ نے فرمایا وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی، دنیا کی محبت آپ نے فرمایا، یقین کرو دنیا کی محبت تو میرے دل میں بھی ہے مگر مجھے اس کا کوئی رنج و غم نہیں کیونکہ میں یقین رکھتا ہوں کہ دنیا کی محبت اللہ ہی نے ہمارے دل میں ڈالی ہے لہذا یہ غم کی بات نہیں ہے لیکن رنج و غم کی بات یہ ہے کہ ہم میں سے کوئی اسے ناجائز طریقہ سے حاصل کرے جب ہم دنیا کو جائز طریقوں سے حاصل کریں اور اپنی ضرورت سے زائد کو اللہ کی راہ میں خرچ کریں تو دنیا کی محبت ہمیں نقصان نہیں دیتی

(نشر ۹۷)

﴿مفتی غلام سرور قادری﴾

راقم ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری عرض کرتا ہے کہ مزہ بھی تب ہی ہے جب

دل میں دنیا کی محبت ہو اور اسے راہ خدا میں خرچ کرے۔ ثواب بھی اس صورت میں زیادہ ہے جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا ہے۔

وَاتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ

ایک تفسیر کے مطابق ”علیٰ حبہ“ میں ”علیٰ“ ”مع“ کے معنی میں ہے گویا تقدیر عبارت یوں ہوگی

”وَاتَى الْمَالَ مَعَ حُبِّهِ“

(البقرہ)

کہ مومن وہ ہے جو مال کی محبت رکھنے کے ساتھ اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔

نیز چوتھے پارہ کے شروع میں ہے کہ

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تَحِبُّونَ

ترجمہ:-

تم (اس) نیکی کو (جو تمہیں اللہ کے قریب کرے) ہرگز حاصل نہیں کر سکتے یہاں تک کہ تم اپنا محبوب مال اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔

﴿امام حبیشی﴾

امام جمال الدین محمد بن عبدالرحمن عمر حبیشی ”متوفی ۷۵۰ھ“ فرماتے ہیں کہ

خود حضور اکرم ﷺ دنیا کی کئی ایک چیزوں سے محبت فرماتے تھے چنانچہ فرمایا کہ

حُبُّ الْيَوْمِ مِنَ الدُّنْيَا كَحُبِّ الْيَوْمِ مِنَ الْآخِرَةِ وَحُبُّ النَّبِيِّ وَالطَّيِّبِ وَ

جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ

ترجمہ :-

تمہاری دنیا میں سے تین چیزوں کی محبت میرے دل میں ڈالی گئی ہے ایک عورتوں کی، دوسری خوشبو کی اور تیسری یہ کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں کر دی گئی اور آپ شہد کو اور بیٹھے کو پسند فرماتے بیویوں سے اور خاص کر حضرت عائشہؓ سے محبت فرماتے امام حسنؓ و حسینؓ سے محبت فرماتے حالانکہ یہ سب دنیاوی قسم کی چیزیں ہیں

”وکل هذا من الدنيا“

﴿ حضرت انسؓ کے لیے دعاء ﴾

نیز آپ ﷺ نے حضرت انسؓ کے لئے دعا فرمائی کہ اللہ اس کے مال اور اس کی اولاد کو بہت کرے تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی دعا قبول فرماتے ہوئے حضرت انسؓ کو بہت مال دیا اور اولاد دی ”وذلك كله دنیا“ اور یہ سارا معاملہ دنیا ہے۔ اگر دنیا ہر طرح سے بری ہوتی تو حضرت انسؓ کے لئے دعائے فرماتے اور ان کے لئے پسند نہ فرماتے جبکہ حضرت انسؓ آپ ﷺ کے بہترین صحابہ کرام میں سے ہیں۔

اور آپ ﷺ نے خود اپنے لئے یوں دعا فرمائی کہ

اللهم انى اسالك من صالح ما تؤتى الناس من

المال و الولد غير الضال والمضل۔

ترجمہ

اسے اللہ میں تجھ سے اس میں سے کچھ مانگتا ہوں جو تو لوگوں کو اچھا مال اور
اچھی اولاد دیتا ہے جو نہ گمراہ ہوں اور نہ گمراہ کرنے والے
(نشرطی التعریف ۹۸)

اس دعا میں حضور ﷺ نے اپنے رب سے مال بھی مانگا اور اولاد بھی اور یہ
دونوں چیزیں دنیا ہی ہیں مگر آپ ﷺ نے ”ضال“ اور ”مضل“ کے الفاظ
سے اس مال اور اولاد کی طلب کی نفی فرمادی جن میں برکت نہ ہو، جس مال سے انسان
میں تکبر آجائے ضرور پیدا ہو اور اسے راہ خدا میں خرچ نہ کیا جائے وہ مال ”ضال“ ہے
بے برکت ہے اور جو اولاد دین سے دور ہو وہ اولاد بھی ”ضال“ اور ”مضل“ (گمراہ اور
گمراہ کن) ہے ایسا مال اور ایسی اولاد مومن کی مطلوب و آرزو نہیں ہو سکتی۔

﴿دنیا﴾

حدیث شریف ہے جسے امام ترمذی و نسائی نے اپنی سنن میں، امام مالک
نے مؤطا میں اور امام واحدی نے اپنی تفسیر ”وسیط“ میں روایت کیا رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا کہ

ان اللہ يعطى الدنيا من يحب ومن لا يحب ولا
يعطى الآخرة الا من احب

(ترمذی و نسائی و مؤطا)

ترجمہ:-

بے شک اللہ دنیا سے بھی دیتا ہے جس سے محبت فرماتا ہے اور اسے بھی جس سے محبت نہیں فرماتا یعنی فرمانبردار اور نافرمان دونوں کو دیتا ہے لیکن آخرت صرف اسے دیتا ہے جس سے محبت فرماتا ہے۔ آخرت سے مراد دین ہے جیسا کہ وسیط میں ہے کہ

فمن اعطاه الدين فقد احبه

ترجمہ:-

جسے اللہ نے دین دیا بے شک اسے پسند کر لیا۔

دین سے مراد قرآن و سنت کا علم اور قرآن و سنت کے علم سے محبت اور اس پر عمل کا جذبہ اور اس کی فکر کرنا اور علم دین کو فروغ دینے پر اپنے وسائل خرچ کرنا اور دین کے کام کو دنیا کے کاموں پر فوقیت دینا اور اسے پہلے کرنا، یہی دین ہے اور یہی دینداری اور یہی محبت خداوندی کا ذریعہ اور اس کی علامت ہے دنیا میں بے شمار اللہ کے ایسے بندے گزرے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے دین اور دنیا دونوں کا بادشاہ بنایا۔

حضرت یوسف علیہ السلام و حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے نبوت و

بادشاہت دی خزانوں کا مالک بنایا۔

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ مومن جو ایمان پر چلے اللہ تعالیٰ کے احکام کا

پیروکار ہو سخاوت شعار اور زکوٰۃ گزار ہو دین اور علم دین کا جاں نثار ہو اس کی دنیا دین

ہے وہ دنیا میں رہتے ہوئے بھی جنت کا مکین ہے وہ شخص نہ صرف صاحب ایمان ہے

بلکہ صاحب حسن ایمان ہے۔ یقیناً حسن ایمان کے ساتھ مال و دولت نہ تو ضرر ہے نہ

نقصان ہے جیسے اللہ کی نافرمانی کے ساتھ فقر و درویشی کا فائدہ نہیں ایسے ہی ایک متقی و پرہیزگار اور اللہ کے فرمانبردار دین کے طلبگار و خدمتگار ہے اس کے لئے غنی ہونا خطرناک نہیں بلکہ مفید ہے کیونکہ اس کی دولت اس کے دین کے کاموں میں معاون و مددگار ہے۔

﴿ دین و دنیا ساتھ ساتھ ﴾

امام حبیشی امام وردی کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ انہوں نے اپنی کتاب میں سند کے ساتھ حدیث روایت فرمائی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

ليس خير لكم من ترك الدنيا للأخرة ولا الأخرة
للدنيا ولكن خير لكم من اخذ من هذه وهذه -
ترجمہ:-

تم میں وہ شخص بہتر نہیں ہے جس نے آخرت کے لئے دنیا چھوڑ دی اور نہ ہی وہ بہتر ہے جس نے دنیا کے لئے آخرت چھوڑ دی تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے آخرت سے حصہ لیا اور دنیا سے بھی حصہ لیا یعنی بہترین انسان وہ ہے جو آخرت کو اور دنیا کو ساتھ ساتھ رکھے، دین کے کام بھی کرنے اور دنیا کے بھی لیکن یہ خیال رہے کہ دونوں کے مقابلہ کی صورت میں دین اور آخرت کے کام کو فوقیت اور ترجیح دے۔

(نشرطی التعریف ۹۸)

﴿ دعائے مصطفیٰ ﴾

ہمارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ رسول خدا جل و علاہ ﷺ کی یہ دعا صحیح

مسلم میں مروی ہے۔

اللهم اصلح لنا ديننا الذي هو عصمة امرنا و
اصلح لنا دنيانا التي فيها معاشنا و اصلح لنا آخرتنا التي
اليها معادنا

(نشر ۹۹)

یعنی اے اللہ ہمارے دین کو جو ہمارے ہر کام کی عصمت و حفاظت اور
بچاؤ ہے ہمارے لئے بہتر کر دے اور ہماری دنیا کو جس میں ہماری گذر بسر ہے ہمارے
لئے بہتر کر دے اور ہماری آخرت کو جس کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے ہمارے لئے
بہتر کر دے۔

اس دعا میں حضور ﷺ نے دنیا کی بہتری طلب فرمائی اور دنیا کی بہتری دنیا
ہی ہے لیکن دنیا کی بہتری اور ترقی مسلمان کو تقویٰ کے معاملہ میں مدد دیتی ہے اور تقویٰ
آخرت میں نفع دینے اور ہر پریشانی و مصیبت سے دور کرنے والا ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے آپ ﷺ نے یوں دعا فرمائی کہ

اللهم انى اسالك الهدى و التقى و العفان و الغنى

(نشر ۹۹)

اے اللہ میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکیزگی اور اس قدر مال کا سوال
کرتا ہوں جو زندگی کی ضروریات میں مجھے بے نیاز رکھے۔

اور اکثر اوقات حضور ﷺ تنگدستی، مال کی کمی اور ذلت سے پناہ مانگتے تھے،
اور صحیحین کی حدیث مشہور ہے کہ کسی نے اپنے بعد اپنے مال کی تہائی سے زیادہ

راہ خدا میں خرچ کرنے کی وصیت کرنا چاہی تو حضور ﷺ نے اسے منع فرمایا اور فرمایا کہ اگر تم اپنے بعد بچوں کو دنیا کے معاملہ میں بے نیاز کر کے چھوڑ جاؤ تو یہ بہتر ہے اس سے کہ تم اپنا سارا مال راہ خدا میں دے جاؤ اور اپنے بچوں کو اس طرح محتاج چھوڑ جاؤ کہ وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

لیکن یاد رکھئے یہ اگر کسی نے اپنی ساری آمدنی دین پر لگادی اور بچوں کو صاحب علم یا صاحب فن کر دیا کہ وہ لوگوں کے ماویٰ و مرجع ہوں کہ لوگ ان سے فیض پائیں اور ان سے دین سیکھیں یہ اعلیٰ درجہ کی خدمت ہے دین کی بھی اور اولاد کی بھی کیونکہ حدیثوں کے حوالوں سے پہلے گزرا ہے کہ جس نے اپنے آپ کو علم دین کے پڑھنے پڑھانے میں مصروف کر دیا اللہ اسے دنیا کے معاملہ میں کافی ہوگا۔

﴿ الغرض ﴾

مال وسیلہ حصول کمال ہے کہ انسان اس کے ذریعے اپنی ضروریات پوری کرے اور اپنا وقت علم دین کے پڑھنے پڑھانے میں خرچ کرے، گویا اہل علم کے پاس اگر اپنا ذریعہ روزگار ہو تو وہ بے فکری سے دین کا کام کر سکتے ہیں جیسے امام اعظم ابوحنیفہؒ کا اپنا کپڑے کا کاروبار تھا جس سے آپؒ اپنی ضروریات پوری فرماتے اور تمام اوقات پڑھنے پڑھانے اور لوگوں کو دین سکھانے میں صرف کرتے۔

اگر کسی صاحب علم جو علم کی خدمت میں مصروف ہو کہ اس کے پاس اپنا کوئی ذریعہ انکم نہ ہو تو مالدار مسلمانوں پر فرض ہے کہ دنیا و معاش کے معاملہ میں اسے مکمل طور پر بے فکر رکھیں تاکہ وہ بے فکری سے وراثت نبوت (قرآن و سنت کے علوم) کو فروغ

دے سکے۔ جیسا کہ امام حافظ عبد اللہ بن مبارک فرماتے تھے۔

﴿ علم و حلم ﴾

علم اور حلم (حوصلہ و بردباری و متحمل مزاجی) جس شخص میں جمع ہو جائیں وہ زمین پر اللہ کا فرشتہ رحمت بلکہ فرشتوں سے بہتر ہے وہ اللہ کی نعمت ہے وہ بزرگ ہے وہ اللہ کا دوست ہے وہ اللہ کا ولی ہے۔

سیدی امام عبد الوہاب شعرانی "کشف الغمہ شریف میں فرماتے ہیں جو عالم دین بردبار ہو متحمل مزاج ہو درگزر کرنے والا اپنی طبیعت پر قابو پانے والا ہو وہ اللہ کا ولی ہے اور متحمل مزاج کی تعریف اور پہچان لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کوئی شخص اس سے غصہ دلانے والی بات کرے تو وہ اس پر غصہ میں نہ آجائے بلکہ اپنے آپ کو قابو میں رکھے اور معتدل (نارٹل) رہے۔

﴿ سب سے بہتر علم قرآن و حدیث کا ہی علم ہے ﴾

حجۃ الاسلام امام غزالی فرماتے ہیں کہ جس علم کی یہ شان بیان ہو رہی ہے یہ قرآن و تفسیر قرآن و حدیث انبیاء و صحابہ مصطفیٰ کا علم ہے کیونکہ یہ وہ علم ہے جس سے اللہ کی ذات و صفات کا پتہ چلتا ہے اور اس علم سے ہی اللہ کا ڈر پیدا ہوتا ہے اس علم والا آج نہیں تو کل ضرور اللہ کا محبوب و مقبول بندہ ہو کر رہے گا۔

(احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۵۸)

(جسے قرآن و سنت کا علم آگیا اسے ہر علم آجائے گا۔)

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۵)

﴿ سب سے بہتر ﴾

امام ماوردیؒ نے اپنی کتاب میں اور امام ابن بطلال نے الاربعین فی لفظ الاربعین میں یہ حدیث روایت کی ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ

خيار امتی علماء ہا و خيار علماء ہا فقہاء ہا و
خيار فقہاء ہا حلما ہا۔

میری امت میں سب سے بہتر اس کے علماء ہیں اور علماء میں سب سے بہتر اس کے فقہاء ہیں اور فقہاء میں بہتر اس کے بردباد اور حوصلہ والے ہیں۔ امام ابن بطلال کی روایت کردہ حدیث میں ”فقہاء ہا“ کی جگہ ”حلما ہا“ کا لفظ ہے یعنی میری امت کے علماء میں بہتر وہ علماء ہیں جن میں حوصلہ ہے۔

﴿ فقیہ حلیم الطبع ہی ہوتا ہے ﴾

یہ جو دونوں روایتوں میں الگ الگ لفظ ہیں ایک میں ہے کہ میری امت کے علماء میں بہتر وہ ہیں جو حلیم الطبع ہوں متحمل مزاج ہوں، جذباتی اور مشتعل ہونے والے نہ ہوں اور دوسری حدیث میں ہے کہ میری امت کے علماء میں بہتر وہ ہیں جو فقیہ (قرآن و سنت کے احکام) میں خصوصی مہارت رکھتے ہوں۔ تو ان دونوں روایتوں میں کوئی تضاد نہیں ہے کیونکہ جو فقیہ میں خصوصی مہارت رکھتے ہوں گے وہ حلیم الطبع، متحمل مزاج اور حوصلہ والے ہوں گے گویا فقیہ وہ ہے جو علم بھی رکھتا ہو اور حلیم بھی رکھتا ہو۔

چنانچہ ایک بزرگ شاعر نے خوب فرمایا

(۱) العلم و الحلم حلتا کرم

للمرء زین اذا هما اجتمعا

(۲) صنوان لا یستم حسنهما

الا بجمع لذا و ذاک معا

(۱) علم اور حلم دونوں کرم کے جوڑے ہیں، جب دونوں جمع ہو جائیں تو

آدمی کے لئے زینت ہیں۔

(۲) دونوں حقیقی بھائی ہیں جن کا حسن اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب

تک دونوں کسی میں جمع نہ ہوں۔

(۳) العلم زین و منجاة لصاحبه

من المھالك و الافات و العطب

علم، علم والے کے لئے خوبصورتی اور تباہیوں اور آفتوں اور بربادیوں سے

نجات کا ذریعہ ہے۔

وما تلحف انسان بملحفۃ

ابھی و اجمل من علم و ادب

اور کسی انسان نے کوئی ایسا لباس نہیں پہنا، جو علم و ادب سے بڑھ کر قیمتی اور

خوبصورت ہو۔

(نشر ۶۷-۶۸)

﴿ امام شافعیؒ ﴾

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ

من لا يحب العلم فلا خير فيه

ترجمہ:-

جو شخص علم سے محبت نہیں رکھتا اسمیں کوئی بھلائی نہیں ہے۔
یعنی اسکی آخرت برباد ہوگی اور وہ خسارہ میں ہوگا۔

﴿ علم سے محبت کی صورتیں ﴾

علم سے محبت کی ایک صورت اسے سیکھنا ہے اور دوسری صورت اسے دوسروں کو سکھانا اور تیسری صورت علم والوں کی مجلس میں حاضر ہونا ان سے علم کی باتیں سننا اور چوتھی صورت علم والوں سے محبت کرنا اور نیک کاموں پر خرچ کرتے ہوئے دوسروں پر علم والوں کو ترجیح دینا اور زیادہ ان پر خرچ کرنا ہے۔

﴿ علم کی مجلس ﴾

حضرت عطاءؒ فرماتے ہیں کہ عالم کی مجلس میں حاضر ہونا اور اسکی صحبت میں بیٹھ کر علم کی باتیں سننا لہو و لعب کی ستر (غیر شرعی) مجلسوں کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۰)

﴿ لقمان حکیم کی بیٹے کو وصیت ﴾

امام مالکؒ نے مؤطا میں روایت کیا کہ حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو
یوں وصیت فرمائی کہ

يا بنى جالس العلماء و زاحمهم بر كبتك فان الله
يحيى القلوب بنور الحكمة كما يحيى الارض الميتة
بوابل السماء

(مؤطا امام مالک حدیث نمبر ۱۰۰۲)

ترجمہ:-

اے میرے بیٹے علماء کی مجلس میں بیٹھا کرنا اور ان کے سامنے دوزانوؤں
ہو کر ادب کے ساتھ سامنے بیٹھا کرنا تا کہ تو ان کی باتیں سنے پس بلاشبہ اللہ تعالیٰ علماء
کے ذریعے سامعین کے دلوں کو ایسے زندہ کرتا ہے جیسے بنجر اور ویران زمین کو بادل کے
زور دار مینہ سے زندہ کرتا ہے اور عجلونیؒ ”کشف الخفاء میں حدیث نقل کرتے ہیں
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

من زار العلماء فكأنما زارنى ومن صافح العلماء
فكانما صافحنى ومن جالس العلماء فكانما جالسنى فى
الدنيا اجلس الى يوم القيامة

(کشف الخفاء ج ۲ ص ۲۵۱)

جس نے علماء کی زیارت کی تو گویا اس نے میری زیارت کی اور جس نے
علماء سے ہاتھ ملایا گویا اس نے مجھ سے ہاتھ ملایا اور جو علماء کے ساتھ بیٹھا گویا وہ دنیا
میں میرے ساتھ بیٹھا اور وہ قیامت کے دن میرے ساتھ بٹھایا جائے گا۔

اور مصافحہ کا ذکر امام ابو نعیم کی تاریخ میں مذکور حدیث میں بھی ہے

”من صافح العلماء فکانما صافحنی“

ترجمہ:-

جس نے علماء سے مصافحہ کیا گویا اس نے مجھ سے مصافحہ کیا۔

(تاریخ اصیہان ج ۲ ص ۳۶۴)

علم کے بغیر عبادت کا انجام ❁

امام حافظ ابن عبدالبر نے سند کے ساتھ ”الاستذکار“ میں امام محمد بن

سیرین کا فرمان نقل فرمایا آپ نے ارشاد فرمایا کہ

ان قوما ترکوا العلم و مجالسة العلماء و اخذوا

فی الصلوة و الصیام حتی یبس جلد احدثهم علی عظمہ

ثم خالفوا السنة فہلکوا و سفکوا دماء المسلمین فوالذی

لا الہ غیرہ ما عمل احدہم الا علی جہل الا کان یفسد

اکثر مما یصلح

(الاستذکار ج ۲ ص ۴۴۴)

ترجمہ:-

بے شک کچھ لوگوں نے علم کی طلب اور علماء کی خدمت میں بیٹھنا چھوڑ دیا

اور (نظری عبادت) نماز و روزہ میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ بعض کا چمڑا اسکی ہڈی پر

خشک ہو گیا پھر وہ (جہالت کی وجہ سے) سنت رسول ﷺ کے خلاف عمل کرنے لگے تو

ہلاک ہو گئے اور انہوں نے مسلمانوں کے خون تک بہا دیئے پس اللہ کی قسم جس کے بغیر کوئی معبود نہیں جس شخص نے بھی علم حاصل کئے بغیر جہالت کی بنیاد پر عمل کیا اس نے نیکی تھوڑی اور خرابی زیادہ کی۔

اس سے ثابت ہوا کہ یہ جو علم دین حاصل کئے بغیر زاہد و عابد و صوفی اور پیر و مرشد بن جاتے ہیں لوگوں کو بے دھڑک بیعت کرتے چلے جاتے ہیں حالانکہ عربی زبان سے بے خبر اور قرآن و سنت کے احکام سے لاعلم ہوتے ہیں ان کا انجام یہی ہوتا ہے جو حضرت امام محمد بن سیرینؒ نے ارشاد فرمایا۔

اس لئے ضروری ہے کہ بیعت صرف اور صرف علماء کی کی جائے جو عربی زبان پر عبور رکھنے کی وجہ سے قرآن و سنت کے احکام سے واقف ہوتے ہیں جو صوفی ہو مگر عالم نہ ہو اسکی بیعت ہرگز نہ ہوں اگرچہ وہ ہوا میں اڑتا پھرے یا کوئی اور کرامت دکھاتا پھرے، کیونکہ شریعت کے مقابلہ میں کرامتوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے شریعت کے علم کے سیکھنے اور اسے لوگوں کو سکھانے کے برابر نہ کوئی نیکی ہے اور نہ کوئی کرامت۔

﴿سفیان ثوریؒ﴾

اسلاف کو علم کے فروغ دینے سے جو دلچسپی تھی اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت سفیان ثوریؒ عسقلان تشریف لائے اور کچھ دن وہاں ٹھہرے اس دوران ان سے علم کی بات یا شریعت کی بات پوچھنے کے لئے کوئی بھی نہ آیا آپ نے فرمایا میرے لئے کرایہ کی سواری کا انتظام کرو، لاخرج من هذا البلد هذا بلد يموت فيه العلم تاکہ میں اس شہر سے نکل جاؤں کیونکہ یہ ایک

ایسا شہر ہے جسمیں رہنے سے علم والے کا علم ضائع ہو جائے گا

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۲)

﴿ علماء پر شہید رشک کریں گے ﴾

امام غزالیؒ نقل فرماتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا علم کے اٹھ جانے سے پہلے اسے حاصل کر لو اور علم علماء کے اٹھ جانے سے اٹھ جائے گا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے قیامت کے دن جب شہید حضرات اللہ کے نزدیک ایک عالم کی عزت و احترام دیکھیں گے تو اس وقت رشک کرتے ہوئے کہیں گے کہ کاش ہم علماء ہوتے

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۸)

بلاشبہ دونوں جہانوں کی بھلائی علم سے حاصل ہوتی ہے دونوں جہانوں کی سعادت و نیک بختی اسی علم سے ہاتھ آتی ہے۔ جاہل آدمی محض ایک حیوان ہے کیونکہ انسان کی فصل (جو صفت اسے دوسرے حیوانوں سے ممتاز و جدا کرتی ہے) ناطق ہے اور ناطق یا بندۂ معقولات کو کہتے ہیں یعنی عقل و شعور رکھنے اور اس سے کام لینے والا تو جس نے علم حاصل نہ کیا اس نے عقل و شعور سے کام نہ لیا تو وہ حیوان کا حیوان ہی رہا۔

﴿ ضروری چیز ﴾

لہذا انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس عظیم الشان دولت کے حاصل

کرنے کی کوشش کرتا رہے اور اس کے حاصل کرنے میں جو رکاوٹیں آئیں ان کو دور کرے۔

﴿علم حاصل کرنے میں رکاوٹیں﴾

محدث کبیر فقیہ شہید رئیس المتکلمین امام اہلسنت استاذ المحققین و امام المرفقین مولانا شاہ نقی علی خاں والد ماجد مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی اپنے رسالہ ”فضل العلم و العلماء“ میں فرماتے ہیں کہ علم کے حاصل کرنے میں آٹھ رکاوٹیں پیش آتی ہیں ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ ان رکاوٹوں کو دور کر کے علم کی دولت حاصل کر کے رہے۔

﴿پہلی رکاوٹ﴾

پہلی رکاوٹ شیطان ہے شیطان کو جس قدر دشمنی علم اور علم والوں سے ہے اور کسی چیز سے نہیں ہے کیونکہ شیطان نے انسانوں کو گمراہ کرنے اور انہیں اپنے ساتھ دوزخ میں لے جانے کی قسم کھا رکھی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

”فبعزتک لا غوینہم اجمعین“

ترجمہ:-

یا اللہ مجھے تیزی عزت کی قسم میں سب انسانوں (اور جنوں) کو گمراہ کرونگا۔

اور اللہ تعالیٰ نے شیطان کے گمراہ کن حیلوں حربوں اور اسکے بھٹکانے کے

تمام طریقوں کے روکنے کے لئے نبیوں رسولوں کو بھیجا اور ان پر کتابیں اتاریں تاکہ

رسولوں کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد ان پر نازل شدہ کتابیں لوگوں کے لئے شیطان سے بچنے اور اسکی گمراہ کن باتوں سے محفوظ رہنے کا ذریعہ بنی رہیں اور حضرت محمد ﷺ نے پردہ فرمانے سے پہلے وصیت فرمائی کہ

انی تارك فيكم الثقلين

ترجمہ:-

میں تم میں دو چیزے چھوڑیں جا رہا ہوں۔

جب تک تم ان دونوں کو تھامے رہو گے ان کو پڑھتے پڑھاتے اور ان پر عمل کرتے رہو گے تم میرے بعد ہرگز نہیں بھٹک سکو گے، ایک ان میں سے اللہ کی کتاب ہے۔ (قرآن مجید) اور دوسری میری سنت (میری تعلیمات و ہدایات جو میری حدیثوں سے ثابت ہیں)

اور یقیناً اللہ کی کتاب اور حضرت محمد ﷺ کی سنت دونوں چونکہ عربی زبان میں ہیں اس لئے عربی زبان کو پڑھے اور اسے عبور حاصل کئے بغیر قرآن و سنت کو سمجھنا مشکل ہے لہذا ضروری ہوا بلکہ فرض قرار پایا کہ علماء کی خدمت میں حاضر ہو اور ان سے علم سیکھا جائے اور جب قرآن و حدیث کا علم آجائے گا تو شیطان کی گمراہ کن کاروائیوں اور اس کے بھٹکانے کے تمام راستوں کا پتہ چل جائیگا اور شیطان یہ نہیں چاہتا لہذا شیطان کو سب سے زیادہ دشمنی علم اور علماء سے ہے اس لئے وہ جس قدر وسوسے علم اور علم کو فروغ دینے سے اور اس پر خرچ کرنے سے روکنے کے لئے دل میں ڈالتا ہے اور کسی نیک کام سے روکنے کے لئے نہیں ڈالتا وہ قرآن کی تلاوت اور قرآن کے حفظ کرنے کرانے سے بھی اور نماز و روزے سے حج و عمرہ وغیرہ کسی بھی کام کا اس

قدر سخت دشمن نہیں ہے جس قدر قرآن و حدیث اور شریعت کے علوم سیکھنے کا دشمن ہے۔

﴿شیطان کا مشن﴾

شیطان کا مشن ہے کہ انسان کو نیکی سے روکے اگر انسان ہر صورت نیکی پر تیار ہو جائے تو اس کی کوشش ہوتی ہے کہ پھر اسے کم ثواب یا کم درجہ والی نیکی پر راضی کرے۔ مثلاً پانچوں کی بجائے ایک یا دو نمازوں پر خوش کرنا، زیادہ سخاوت کی بجائے کم سخاوت پر تیار کرنا، ضروری کاموں کی بجائے غیر ضروری کاموں پر خرچ کرانا۔ کوئی علم دین پر خرچ کرنے کی خواہش کرے تو شیطان کہے گا نہیں ہسپتال کو دو یا فلاں رفاہی (ویلفیئر) ادارے کو دیدو۔

غرضیکہ وہ ہر صورت کوشش کرتا ہے کہ انسان کوئی بھی نیکی کرے قرآن و سنت کا علم نہ سیکھے اور نہ ہی اس علم کو فروغ دینے پر خرچ کرے وہ یعنی شیطان علم دین کا سخت ترین دشمن ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہی علم ہے اس لئے وہ باقی نیک کاموں پر خرچ کرنے کا اس قدر سخت دشمن نہیں ہے جس قدر قرآن و سنت کے علوم کو فروغ دینے اور اس پر خرچ کرنے کا دشمن ہے اس لئے وہ اس سے روکنے کے لئے طرح طرح کے وسوسے اور غلط فہمیاں پیدا کرتا ہے اس علم کے سیکھنے والوں کو دلوں میں بھی اور اس پر خرچ کرنے والوں کے دلوں میں بھی۔

لہذا اس کے وسوسوں کو دفع کرنے کے لئے اس علم کی فضیلت و عظمت اور اس پر خرچ کرنے کا جو اجر و ثواب بیان ہوا اس کا دل میں تصور کریں گے تو شیطان کے وسوسوں کا دل پر کوئی اثر نہ ہوگا اور اس کی ایک نہیں سنیں گے بلاشبہ قرآن کی آیات

اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث اور ائمہ دین متین کے فرمودات و ارشادات کے مقابلہ میں اس ملعون کے وسوسوں کا کیا اعتبار کیا ٹھکانا اور کیا حیثیت ہے۔

﴿ دوسری رکاوٹ ﴾

انسان کا اپنا نفس ہے جو علم حاصل کرنے کی محنت و مشقت سے نفرت کرتا اور آرام و آسائش کی طرف مائل ہے لیکن جب انسان یہ خیال کرے کہ دنیا ایک فانی گھر ہے یہاں ہمیشہ نہیں رہنا اور اس کے مقابلہ میں آخرت ایک ہمیشہ کا گھر ہے اگر میں علم کی طلب اور علم کے حاصل کرنے میں تھوڑی سی محنت و مشقت، جو ہزاروں روحانی لطف و کیفیات اور مزوں سے خالی نہیں، اختیار اور برداشت کروں گا تو اس دنیا میں بڑے بڑے درجے اور آخرت میں بڑے بڑے مرتبے پاؤں گا یہاں دنیا میں اور وہاں آخرت میں لوگ میرے محتاج ہوں گے چنانچہ امام غزالی "احیاء العلوم میں لکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس عالم باعمل کو آسمانوں پر عظیم یعنی بڑا شخص کہتے ہیں۔

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۱)

تو اس خیال و تصور سے جو بلاشبہ ایک حقیقت ہے محنت و مشقت انسان کے لیے آسان ہو جاتی ہے، یہاں تک کہ ایک عرصہ بعد ایسا مزہ اور لطف حاصل ہوتا ہے کہ اگر ایک دن کتاب نہیں دیکھتا تو اس کا دل بے چین ہو جاتا ہے۔

﴿ تیسری رکاوٹ ﴾

لوگوں سے تعلق، رشتہ داریاں، دوستیاں، ان سے کثرت سے میل ملاپ اور ان کا کثرت سے آنا جانا یہ بھی علم کے حصول میں رکاوٹ ہے، علم حاصل کرنے کے لئے تعلقات کی کمی ضروری ہے لوگوں کے تعلق میں کمی کر کے علم شروع کر دیں علم کے لئے تھوڑا سا وقت مخصوص کر دیں پھر جب علم کا ذوق بڑھتا جائے گا تو کتاب کے شوق اور علم کے ذوق و لطف کی برکت سے علم و کتاب کے سوا دیگر چیزوں میں دل چسپی خود بخود کم ہو جائے گی۔

ہمنشینے بہ از کتاب مخواه

کہ مصاحب بود گہہ و بیگاہ

ترجمہ:-

کتاب کے سوا کسی کو اپنا ساتھی نہ بنا۔ کیونکہ کتاب ایک ایسا دوست ہے جو ہر وقت تیرا ساتھ دے سکتا ہے اور ہر وقت تیرے ساتھ ہے۔

ہمچنین ہمدم و رفیق کہ دید

کہ نرنجیدہ و ہم نرنجانید

ترجمہ:-

کتاب کی طرح کا ساتھی کس نے دیکھا ہے۔ جو نہ تو ناراض ہو اور نہ ہی

ناراض کرے۔

﴿چوتھی رکاوٹ﴾

عزت و جاہ اور اپنی شان رکھنے رکھانے کا شوق جبکہ دنیا کی عزت آخرت کی

عزت کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتی جو شخص محض دنیا کے لئے علم کو چھوڑ دیتا ہے، درحقیقت وہ اپنی جان کو ہمیشہ کی ذلت میں ڈالتا ہے اور جو دنیا کی عزت کے مقابلہ میں علم کو فوقیت اور ترجیح دیتا ہے، اور اسے محنت سے حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دنیا کی عزت بھی دیتا ہے اور آخرت کی عزت بھی عطا فرماتا ہے انگریزوں کے زمانہ میں انگریز حکمران بھی علماء کی قدر کرتے تھے جو کچھ علماء مسلمانوں کے معاملات کے بارے میں لکھ دیتے انگریز حکمران اسی پر عمل کرتے تھے۔

آج پوری دنیا میں جہاں جہاں بھی مسلمان اقلیت میں ہیں ان کے بارے میں علماء جو کہتے ہیں وہاں کے حکمران اسی پر عمل کرتے ہیں اور مسلمانوں ملکوں میں بھی جو کچھ علماء لکھ دیتے ہیں حکمران اس پر عمل کرتے ہیں۔

بہر حال علم سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے اسی علم کی برکت سے حضرت آدم کو فرشتوں نے سجدہ کیا اسی علم کی برکت سے حضرت خضر علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے استاذ بنے اور اسی علم کی برکت سے حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے حکمران بنے۔ جو شخص علم کی قدور منزلت جانتا ہے اس کے نزدیک علم کے مقابلہ میں روئے زمین کی بادشاہی بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

﴿ آپ میرے کام کے نہیں ﴾

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ کے والد ماجد محدث نقی علی خاں علیہ الرحمۃ اپنے رسالہ ”فضل العلم والعلماء“ میں فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو ملازمت کی ضرورت تھی وہ بادشاہ کے دربار میں پہنچا بادشاہ نے کہا تو جاہل ہے ہمیں

تیری ضرورت نہیں وہ حجۃ الاسلام امام محمد غزالی کی خدمت میں حاضر ہو اور آپ سے علم حاصل کر کے عالم و فاضل ہو گیا اسے علم کی ایسی لذت آئی کہ اس نے عمر بھر علم کی خدمت پر کمر بستہ ہونے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ اسے یقین ہو گیا بلکہ حق الیقین ہو گیا کہ یہ دنیا فانی ہے چند روزہ ہے اس دنیا کی ہر چیز فانی ہے دنیا کا گھر آفتوں اور بلاؤں اور طرح طرح کی پریشانیوں کا گہوارہ ہے یہ دولت دنیا کسی کو اطمینان و سکون نہیں دے سکتی، امیروں اور بادشاہوں کو بھی حقیقی سکون حاصل نہیں ہے۔

کیونکہ ان کے دل دنیا کی حرص و ہوس سے بھرے ہوئے ہیں ان کی صحبت سے دنیا کا ہی حرص بڑھتا ہے اور آخرت کی فکر کم ہوتی ہے ایک صاحب ایمان و یقین کے لئے جس کی فکر آخرت ہو، امراء و بادشاہوں کی صحبت خطرے سے خالی نہیں ہے لہذا جہاں تک ممکن ہو ان کی صحبت سے پرہیز کی جائے اس کے برعکس علماء و صالحین کی صحبت اختیار کی جائے۔ پھر اس علم و فضل کی برکت سے اس کی یہ کیفیت ہوتی کہ لوگ اس کی طرف آنے اور یوں اس سے فیض و برکت حاصل کر ہونے لگا اور اس کا احترام بادشاہ سے بڑھ کر کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے اس علم و فضل کی برکت سے اسے باعزت روزی بھی دیدی۔

ایک روز بادشاہ نے اسے اپنے دربار میں بلایا اور کچھ سوالات کئے جس کے جوابات اس نے بڑی خوبی سے دیے بادشاہ نے اس سے کہا کہ اب آپ ہماری ملازمت کے لائق ہو گئے ہیں جو عہدہ چاہیں آپ کے لئے حاضر ہے اس نے کہا اس وقت میں آپ کے کام کا نہیں تھا اور اب آپ میرے کام کے نہیں۔ اس وقت آپ نے مجھے پسند نہ کیا اب میں آپ کو پسند نہیں کرتا۔ بس یہ کہا اور اجازت لے کر چلا گیا

اور جا کر علم کی خدمت میں مصروف ہو گیا۔

﴿پانچویں رکاوٹ﴾

علم کے حاصل کرنے میں پانچویں رکاوٹ مال و دولت جمع کرنے کا شوق ہے مال و دولت جمع کرنے اور امیر سے امیر تر بننے کا شوق بھی انسان کو علم سے محروم کر دیتا ہے حالانکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ مال دنیا فانی ہے یہ علم کی لازوال دولت کے برابر نہیں ہو سکتا۔ مال دنیا کو جس قدر بھی جمع کریں گے آخر اسے یہاں چھوڑ کر چلے جائیں گے پھر یہ دوسروں کی چیز ہوگی اس میں آپکا حصہ وہی ہے جو آپ نے اپنی زندگی میں اللہ کے لئے دیدیا۔ مگر جو جمع پڑا ہے وہ دوسروں کا ہے۔

وہ یہاں رہ جانے والی چیز ہے جبکہ علم قبر میں ساتھ جاتا ہے اور ہر وقت مدد کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ بہشت میں لے جاتا ہے لیکن اس کے برعکس مال خرچ کرنے سے گھٹتا اور کم ہوتا ہے اور علم کی دولت ایسی دولت ہے اسے جتنا خرچ کریں گے یعنی دوسروں کو دیں گے پڑھائیں گے یہ بڑھتا جائے گا۔ مالدار انسان اپنے مال کا نگہبان، نگران اور محافظ ہے جبکہ علم، عالم کی نگہبانی اور حفاظت کرتا ہے۔ علاوہ ازیں جو شخص محض اللہ کی خوشی کے لئے مال کی بجائے علم حاصل کرتا ہے اور علم کو مال کے اوپر فوقیت و ترجیح دیتا ہے اللہ اسے محتاج نہیں رکھتا جیسا کہ حجۃ الاسلام امام غزالی نے احیاء العلوم شریف میں حدیث روایت فرمائی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

من تفقه فی دین اللہ عزوجل کفاه اللہ تعالیٰ

ما اھمه و رزقه من حیث لا یحتسب

ترجمہ:-

”جس نے اللہ کے دین (قرآن و سنت) کا علم حاصل کیا اللہ اسے ہر اس بات میں کافی ہوگا جو اسے فکر میں ڈالے گی اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔“

لہذا علم دین حاصل کرنے والوں کو اور معاش اپنی مستقبل کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ جو اللہ کے دین کی فکر کرتا اور اپنی ساری فکر اس کے دین کے لئے وقف کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے معاش میں بے فکر کر دیتا ہے بلکہ گذشتہ حدیث میں لفظ ”ما اہمہ“ آیا ہے اس میں ”ما“ عام ہے جس کا معنی ہے اسکی ہر حاجت و ضرورت میں اللہ اسے کافی ہوگا۔

﴿ چھٹی رکاوٹ ﴾

علم حاصل کرنے میں چھٹی روکاٹ قلت عمر اور کثرت علم کا وہم ہے یعنی انسان جب یہ سوچتا ہے کہ عمر قلیل ہے تھوڑی ہے فرصت کم ہے علم ایک بے کنار سمندر ہے اس تھوڑے وقت میں اس قدر بہت علم حاصل کرنا مشکل ہے۔ یہ سوچ اور یہ خیال بالکل غلط اور جاہلانہ خیال ہے کیونکہ علم ایک بے کنار سمندر ہے لامحدود کا علم تو کسی کو بھی حاصل نہیں ہوتا یہاں تک کہ سرور کائنات حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا۔

قل رب زدنی علما

ترجمہ:-

یعنی اے میرے رب میرے علم کو زیادہ کر، مگر از روئے محاروہ مشہورہ

”مالا يدرك كله لا يترك كله“ کہ جو چیز ساری ہاتھ نہ آئے وہ ساری ہاتھ سے نہ جائے یعنی جس قدر بھی ملے لے لی جائے۔ قرآن و سنت نے علم حاصل کرنے کا حکم دیا ہے مگر سارے علم کے حاصل کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ جس قدر بھی زیادہ سے زیادہ حاصل کرنا ممکن ہو حاصل کریں۔ لہذا محنت و خلوص کے ساتھ علم حاصل کرنے والا محروم نہیں رہتا اس میں استعداد و صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے بنیادی چیز عربی گرامر ہے عربی گرامر سیکھنے کے بعد علوم میں غوطہ لگانے والے کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے سمندر میں پھرنے والی مچھلیاں اپنی طاقت کے مطابق سمندر میں سیر کرتی ہیں مگر کوئی مچھلی سارا سمندر نہیں پھر سکتی۔

علوم دینیہ احکام شریعت ہیں جو ظاہر قرآن میں پانچ سو اور حدیثوں میں تین ہزار ہیں بس ان ساڑھے تین ہزار ظاہری احکام کے علم آجانے کی برکت سے وہ علوم حاصل ہو جاتے ہیں جو انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتے بلکہ بنیادی چیز تو عربی گرامر صرف و نحو و اصول فقہ اور علم معانی ہے درس نظامی کے ماہرین کا فرمان ہے کہ صرف میں شافیہ، نحو میں کافیہ، اصول فقہ میں حسامی اور علم معانی میں تلخیص اچھی طرح ازبر و ضبط کر لینا سے درس نظامی پر عبور حاصل کرنے کو کافی ہے لیکن آج کے دور میں ان کے بدلے جدید اور آسان کتابیں بھی ہیں جن کو پڑھنے سے مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔

پھر حدیث شریف میں ہے کہ

من عمل بما علم یورثہ اللہ علما من حیث

لا یحتسب

ترجمہ:-

جس نے اپنے علم پر عمل کیا اللہ اسے وہاں (غیب) سے علم دے گا جہاں سے اس کا وہم و گمان نہ ہوگا علم جس قدر بھی ہو نور ہے روشنی ہے نہ ہو تو اندھیرا ہے، اندھیرا بہر حال برا ہے اور روشنی بہر صورت اچھی ہے خواہ تھوڑی ہو۔ اور اگر کوئی مطلوبہ حد تک علم حاصل نہیں کر سکے گا اور اسکی طلب میں مر جائے گا تو وہ قیامت کے دن علماء میں اٹھایا جائے گا۔ کیا اس قدر فائدہ کم ہے؟

اللہ تعالیٰ اسے جزاء دے جس نے یہ کہا

در راہ تو بمیرم گرچہ ترانہ بینم

بارے خلاص یابم از ننگ زندگانی

یعنی اے محبوب میری آرزو یہ ہے کہ تیرے راستے میں مجھے موت آجائے

اگرچہ میں تجھے نہ دیکھ پاؤں۔

تجھ سے دور یا تیرے بغیر میری زندگی کا جو مجھ پر قابل نفرت بوجھ ہے میں

اس سے تو خلاصی پاؤں گا۔

✽ عالم کی مجلس میں حاضری کے سات فائدے ✽

امام ابواللیث سمرقندی فرماتے ہیں کہ جو شخص عالم کی مجلس و محفل میں جائے

اسے سات فائدے حاصل ہوتے ہیں اگرچہ وہ اس سے علمی فائدہ نہ بھی اٹھا سکے۔

☆ (۱) ایک یہ کہ جب تک عالم کی مجلس میں رہے گا گناہوں اور فسق و فجور

(اللہ کی نافرمانی) سے بچا رہے گا۔

☆ (۲) دوسرا یہ کہ طالب علموں یعنی علم کے طلبگاروں میں شمار ہوگا۔

☆ (۳) تیسرا یہ کہ علم کی طلب کا ثواب پائے گا ہے جو سب عبادتوں کے ثواب سے زیادہ ہے۔

☆ (۴) چوتھا یہ کہ عالم کی مجلس پر اللہ کی طرف سے سکون و اطمینان اور رحمت و برکت نازل ہوتی ہے یہ اس میں شریک و حصہ دار ہوتا ہے۔

☆ (۵) پانچواں یہ کہ جب تک علم کی باتیں سنتا رہے گا سب عبادتوں سے افضل عبادت کا ثواب پاتا رہے گا۔

☆ (۶) چھٹا یہ کہ جب اسے عالم کی کوئی عالمانہ بات سمجھ میں نہیں آئے گی تو اس کا دل ٹوٹے گا اور افسوس ہوگا اس افسوس اور اپنی کم علمی کے احساس اور دل ٹوٹنے پر بھی اسے اجر و ثواب ملے گا اور دل ٹوٹنے والوں میں لکھا جائے گا اور دل ٹوٹنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”اَنَا عِنْدَ الْمُنْكَسِرَةِ قُلُوبِهِمْ“ کہ میں دل ٹوٹنے والوں کے پاس ہوں۔

☆ (۷) ساتواں یہ کہ وہ علم و علماء کی عزت اور جہل و فسق کی ذلت سے واقف ہو جاتا ہے اس پر بھی اسے ثواب ملے گا اور یہ ثواب اس ثواب کے علاوہ ہے جو عالم کی مجلس میں حاضر ہونے کی وجہ سے ملتا ہے۔

✽ ہوا میں پرندے علماء کا ذکر کرتے ہیں ✽

امام غزالی احياء العلوم میں بعض حکماء کے حوالہ سے فرماتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ جب عالم کا انتقال ہوتا ہے تو مچھلیاں پانی میں اور پرندے ہواؤں پر روتے

ہیں پھر گو وہ کی صورت تو نہیں دیکھتے مگر اس کا ذکر کرتے رہتے ہیں یوں عالم کا تا
قیامت چرچا باقی رہے گا۔

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۹)

﴿ساتویں رکاوٹ﴾

علم کے حصول کے میں بعض اوقات استاذ کی بے جا سختی یا سخت مزاجی بھی
رکاوٹ بن جاتی ہے بلاشبہ ایسے استاذوں کی کمی ہے جو طالب علموں کو اپنے بیٹے
اور بچے سمجھ کر پڑھائیں عام استاذہ بے جا سختی کرتے اور سخت مزاجی برتتے ہیں اس کی
وجہ سے بھی طالب علم، علم سے متنفر ہو کر بھاگ جاتے ہیں اور علم سے محروم رہ جاتے
ہیں۔ استاذوں کو چاہیے کہ وہ طالب علموں کے ساتھ اپنے بیٹوں اور بچوں کا سا سلوک
کیا کریں شفقت و محبت سے پڑھائیں۔ ان کو پورا وقت دیں۔

اچھی طرح سمجھائیں بلکہ ان سے کہلوائیں اور اپنے سامنے دھروائیں، ان
کی علمی ترقی کی فکر کریں، پچھلا سبق سنکر آگے کا سبق دیا کریں، ہفتہ وار پھر ماہ وار پھر
تین ماہ بعد پچھلے سارے پڑھے ہوئے اسباق کا امتحان لیا کریں۔ جس قدر ہو سکے
تعلیم میں سختی کریں مگر مار پیٹ اور جسمانی تشدد کرنے سے بچیں کیونکہ یہ بھی طلباء کے
لئے علم کے حصول میں رکاوٹ ہے۔

﴿آٹھویں رکاوٹ﴾

آٹھویں رکاوٹ معاش (روزی) کی فکر ہے معاش کی فکر سے مراد ضرورت
کی حد تک مال کا حصول ہے یعنی بعض اوقات تنگدستی اور اس قدر مالی وسعت کا نہ ہونا

کہ جس کی وجہ سے گھر کا خرچ بھی چلے اور علم بھی حاصل کرے۔ پھر بھی کوشش کریں کہ گھر کی ضرورت کے مطابق کمانے کے بعد جو بھی وقت ملے اس میں عالم کی خدمت میں حاضر ہو کر علم سیکھنا شروع کریں تو انشاء اللہ تھوڑا تھوڑا کر کے سیکھتے رہنے سے مکمل عالم ہو جائے گا۔ بہر صورت پہلے روزی کا انتظام بقدرت ضرورت ضروری ہے اس کے بغیر تعلیم و تعلم پر دل نہیں لگے گا جیسا کہ کہتے ہیں۔

پراگندہ روزی پراگندہ دل

کہ جس کو روزی کی فکر ہوگی اس کا پڑھنے پڑھانے پر دل بھی نہیں لگے گا۔

﴿ کسب حلال ﴾

بے شک کسب حلال ضروری ہے جس کے ذریعے انسان روزی سے بے فکر ہو کر علم حاصل کرے لیکن جہاں کوئی اسکی کفالت کرنے کو تیار ہو کوئی شخص ہو یا ادارہ اسے غنیمت سمجھتے ہوئے تحصیل علم میں مصروف و مشغول ہو جائے۔

حدیث شریف میں ہے جسے امام ابواللیث سمرقندی نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ

افضل الاعمال علی وجه الارض طلب العلم و
الجهاد و الكسب

(نشرطی التعریف ۱۰۲)

ترجمہ:-

روئے زمین پر سب سے افضل اور سب سے بہتر کام علم دین حاصل کرنا اور

جہاد اور کسب حلال ہے۔

اس حدیث میں علم کا پہلے ذکر فرما کر اس کے افضل سے افضل عمل ہونے کی

طرف اشارہ فرمایا۔

﴿امراء سے گزارش﴾

اعلیٰ حضرت بریلویؒ کے والد ماجد حضرت نقی علی شاہ محدث بریلویؒ لکھتے ہیں

کہ مسلمان امیروں اور رئیسوں اور مالداروں پر دین کے علم کو پڑھنے پڑھانے والے

علماء و مدارس کی امداد و اعانت کرنا فرض ہے مدرسین کی تنخواہیں دیں طلبہ کے اخراجات

اٹھائیں بلکہ ان کو وظائف دیں تاکہ انہیں علم حاصل کرنے کا شوق ہو فقیر غلام سرور

قادری عرض کرتا ہے جیسا کہ امام ابو عبید فرماتے ہیں کہ ”ان عمر بن

الخطاب کتب الی بعض عماله ان اعط الناس علی

تعلیم القرآن

(کتاب الاموال ص ۲۶۱)

ترجمہ:-

یعنی حضرت عمرؓ نے اپنے بعض گورنروں کو لکھا کہ طالب علموں کو قرآن کے

علم حاصل کرنے پر وظائف دیا کرو اسی طرح ہر زمانہ میں علماء اور علم دین کے طالب

علموں کو معاش کے معاملہ میں بے فکر رکھنے کی کوشش ہوتی رہی ہے۔

اعلیٰ حضرت کے والد ماجد محدث محمد نقی علیؒ فرماتے ہیں کہ امراء و اغنیاء اور

مالداروں کو اس بات پر یقین رکھنا چاہیے کہ اس نیکی یعنی دین کے پڑھنے پڑھانے کا

ثواب سب نیکیوں سے بڑھ کر ہے اور یہ کہ جس قدر ثواب پڑھنے پڑھانے والے طلباء
 و علماء کرام کو ملے گا اسی کے برابر ثواب ان پر خرچ کرنے والوں کو بھی ملے گا جیسا کہ
 حدیث شریف میں ہے کہ

الذال علی الخیر کفاعله

(مجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۶۶)

ترجمہ:-

جو شخص کسی کو نیکی کے راستے پر چلائے گا اسے نیکی کے راستے پر چلنے والے
 کے برابر ثواب ملے گا۔

اس کے علاوہ صحاح ستہ (حدیث کی چھ مشہور کتابوں) میں اس مضمون کی
 اور بھی حدیثیں ہیں اور سمجھ لیجئے کہ اوقات اور حالات کے اعتبار سے انسان کے نیک
 کاموں کا ثواب مختلف ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام جنہوں نے ابتداء اسلام میں
 دین یعنی قرآن و سنت کے علم کو رواج و فروغ دینے میں اور (اس علم) کو گھر گھر
 پہنچانے میں بے حد اور انتھک کوشش کی اور دین کے غلبہ کے لئے جاں نثاری کی
 ان (صحابہ) کا ثواب دوسرے لوگوں کے ثواب کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے اور ان
 کا درجہ بھی اور لوگوں کے مقابلہ میں بڑا ہے لہذا جو لوگ اس زمانہ میں جسمیں دین
 غریب و مسکین ہو کر رہ گیا ہے علم دین کی ترویج و تائید میں کوشش کریں گے اپنے
 وسائل، اپنے مال اور اپنے اوقات کے ذریعے اس علم کو گھر گھر پہنچائیں گے اور قرآن
 و سنت اور شریعت کے علوم کو پھیلانے میں خود بھی کوشش کریں گے اور اپنے عزیزوں
 اور دوستوں کو بھی اس طرف لائیں گے بلاشبہ وہ اگلے بادشاہوں اور امیروں

اور مالداروں سے جنہوں نے اس طرح دین کی خدمت کی زیادہ اجر و ثواب پائیں گے۔

کیونکہ وہ ان کی بہ نسبت زیادہ مالی طاقت اور وسائل رکھتے تھے اور ان کے وقت و زمانہ میں علم کی روز بروز ترقی تھی لیکن اس کے برعکس آج کے دور میں اسلام کی محبت لوگوں کے دل میں ویسی نہیں اور نہ ہی قرآن و سنت یعنی دین کا علم پڑھنے کا شوق ہے لوگوں میں دنیا کمانے کی ہوس انتہاء کو پہنچ چکی ہے جس کے نتیجے میں دین کا علم کم ہوتا جا رہا ہے نہ کوئی اسے شوق سے پڑھتا ہے اور نہ پڑھاتا ہے مگر بہت تھوڑے لوگ ہیں جن میں اس کے پڑھنے اور پڑھانے کا شوق ہے اور ان کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے اگر یہی صورت رہی تو تھوڑے ہی عرصہ میں اس ملک میں علم دین کا نشان بھی نہیں رہے گا اور جب علم نہ رہے تو دین بھی نہ رہے گا پھر عوام فرائض و واجبات اور نماز و روزے کے احکام کس سے پوچھیں گے، شیطان کے وسوسوں اور شیطانوں کے جو دین پر اعتراضات ہیں یا ہوں گے وہ کس سے پوچھیں گے اور ان کے جوابات کن سے لیں گے آخر کار گمراہ ہو جائیں گے اور جو لوگ محض تقلید میں (باپ دادا کی رسم سمجھتے ہوئے) دین پر رہ جائیں گے وہ برائے نام مسلمان ہوں گے۔

﴿ علماء کا اٹھ جانا ﴾

علماء کا اٹھ جانا بہت بڑی مصیبت ہے اور علم دین کا ختم ہو جانا قیامت کے آنے کی علامت ہے امام محی السنۃ بغویؒ معالم التنزیل میں حضرت سعد بن جبیرؓ سے نقل فرماتے ہیں کہ علماء کی موت لوگوں کی ہلاکت و بربادی کی علامت ہے یعنی جب

علماء اٹھ جائیں گے تو لوگ ہلاک ہو جائیں گے حضرت عطا خراسانیؒ کے فرمان ”
 فاتی الارض فنقصها من اطرافها“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ زمین
 کی کمی اور تنگی سے مراد علماء و فقہاء کی موت ہے

(الدر المنثور ج ۲ ص ۶۸)

یعنی جب علماء نہ رہیں گے تو لوگ بیلوں اور گدھوں کی طرح عقل سے خالی
 اور بے مہار اونٹ کی طرح بے باک اور دین سے آزاد ہو جائیں گے جس کے نتیجے
 میں سارا نظام تباہ و برباد ہو جائیگا اور قتل و غارت شروع ہو جائیگی اور طرح طرح کی
 خطرناک وبائیں اور بلائیں زیادہ ہوں گی جس کا منظر ہم آج دیکھ رہے ہیں تو زمین
 چاروں طرف سے ویران ہو جائیگی اور مخلوق روز بروز کم ہوتی جائے گی یہاں تک کہ
 قیامت قائم ہو جائیگی۔

﴿تخلیق عالم کا مقصد﴾

اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ تخلیق عالم کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت
 و معرفت ہے اور جب عالم نہ رہیں گے عبادت و معرفت کی تعلیم کون دے گا پھر جب
 تعلیم نہ ہوگی تو عبادت و معرفت بھی نہ ہوگی اور جب عالم نہ ہوں گے اور عبادت و
 معرفت بھی نہ ہوگی اور یوں دونوں نہیں ہوں گے اور یہ جہاں دونوں سے خالی ہو جائیگا
 اور اس کا مقصد باقی نہ رہے گا تو (یہ جہان) نکما اور مٹانے کے قابل ہو جائیگا لہذا
 قیامت آکر اس جہان کو مٹا دیگی۔ یہاں سے ظاہر و واضح ہوا کہ جس طرح دین کا باقی
 رہنا علم دین کے بغیر ناممکن ہے اسی طرح اس کے بغیر جہان کا باقی رہنا بھی بے کار

ہے لہذا علم کی دولت کو کھونا دونوں جہانوں کی دولت زندگی سے ہاتھ دھونا ہے۔
 اعلیٰ حضرت کے والد ماجد محدث نقی علی خاں علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

☆ اپیل ☆

از والد ماجد اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ

”لہذا مسلمانو! خدا کے لئے خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ اور علم دین جو سفر آخرت کا سرمایہ ہے کو مٹ جانے سے روکو۔ تم شب و روز دنیا کے جھگڑوں میں مشغول رہتے ہو کسی وقت تو علم دین کی طرف توجہ کرو، ہزاروں روپے بلکہ لاکھوں روپے اس فانی دنیا کے آرام و آسائشوں کے لئے خرچ کرتے ہو کچھ تو ہمیشہ کی زندگی یعنی آخرت کے لئے بھی خرچ کرو اور علم دین کو فروغ دینے میں فراخ دلی کے ساتھ مال خرچ کرو کہ یہ وہاں تمہارے اپنے کام آئے گا اور یہاں تمہیں اس کی برکت سے اللہ ہر بلا سے بچائے گا ورنہ بعد میں ندامت اور افسوس کے ہاتھ ملو گے پھر حسرت کرو گے کہ ہم علم دین پڑھتے یا پڑھنے والوں سے محبت کرتے اور ان پر خرچ کر کے اسے فروغ دینے کی سعادت حاصل کر کے علماء کی رفاقت اور ان کے گروہ میں اٹھتے، آج موقع ہے اس سے فائدہ اٹھالیں۔“ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری مؤلف کتاب بند اعرض کرتا ہے کہ بعض لوگ علم دین کو فروغ دینے پر خرچ کرنے کی بجائے دوسرے نیک کاموں پر شوق سے خرچ کرتے ہیں جبکہ علماء دین کا اتفاق ہے کہ

نفقة درہم فی طلب العلم خیر من عشرة آلاف درہم

ینفقہا فی سبیل اللہ (نشرطی التعریف ۵۱)

ترجمہ:-

کہ علم دین کی طلب اور اس کو پھیلانے میں ایک درہم خرچ کرنا دوسری جگہ
راہ خدا میں دس ہزار درہم خرچ کرنے سے بہتر ہے۔ یہی عقل کا بھی تقاضا ہے کیونکہ
عقل کے نزدیک کائنات میں ”علم دین“ سے بہتر بلکہ اس کے برابر کوئی دولت
اور کوئی نعمت نہیں لہذا اسپر خرچ کرنا بھی سب کاموں پر خرچ کرنے کے مقابلہ
میں زیادہ ثواب ہے۔

قارئین کرام!

اعلیٰ حضرت عظیم البرکتہ کے والد ماجد حضرت نقی علی خاں کا رسالہ مبارک
”فضل العلم و العلماء“ بھی یہاں تک ہماری کتاب میں مکمل شامل
ہو گیا۔ والحمد للہ علی ذلک۔ وصلی اللہ علی خیر تعالیٰ خلفہ سیدنا
محمد و علی آلہ و صحبہ و بارک وسلم محتاج دعا ڈاکٹر مفتی غلام
سرور قادری۔

اس کے بعد ہم مقام علم و علماء کے متعلق مزید دلائل لاتے ہیں ملاحظہ فرمائیں

﴿علمی ترقی کیسے ہو؟﴾

﴿امام غزالی احياء العلوم میں فرماتے ہیں کہ علمی ترقی حاصل کرنے کا طریقہ یہ
ہے کہ سب سے پہلے تم عالم کی خدمت میں حاضر ہو اور خاموش ہو کر بیٹھو پھر جو عالم
فرمائے اسے اچھی طرح سنو اور سمجھو جو بات سمجھ نہ آئے ادب کے ساتھ اس کی
وضاحت پوچھو جو وضاحت ہو اسے اچھی طرح سمجھ لو پھر جو کچھ سنا اور سمجھا اسے لکھ لو اور

لکھ کر حفظ کر لو تا کہ تم اس لکھے ہوئے کے محتاج نہ رہو کہتے ہیں کہ آپ کا علم وہ ہے جو آپ کے دماغ یا سینے میں ہے وہ نہیں جو کاپی یا کتاب میں ہے پھر جو حفظ کر لیا حفظ کا مطلب بعینہ ان الفاظ کا من و عن یاد کرنا نہیں بلکہ اس کا مطلب و مفہوم یاد کرنا یعنی قاعدہ یا مسئلہ یاد کرنا ضروری ہے اس کے الفاظ کو یاد کرنا ضروری نہیں ہاں اگر وہی الفاظ بھی یاد ہو جائیں جو عالم کے الفاظ ہیں تو بہتر ہے مگر ضروری نہیں، تو جو حفظ کر لیا یا جو علم میں آ گیا اگر وہ عمل سے متعلق ہے تو پہلے اس پر عمل کرو پھر اسے دوسروں کو بتاؤ یا پڑھاؤ یا اسے تحریر کی صورت میں دوسروں تک پہنچاؤ یا تقریر و تبلیغ کے طریقہ سے دوسروں تک پہنچاؤ اس سے علم بڑھے گا اور مضبوط بھی ہوگا۔

پھر لکھتے ہیں (یعنی امام غزالی) کہ

علم علمك من يجهل و تعلم ممن يعلم مات جهل

ترجمہ:-

جو کچھ تم نے پڑھا ہوا ہے اسے ان پڑھوں کو پڑھاؤ اور جو تم نہیں پڑھے وہ

عالم سے پڑھ لو۔

یعنی پڑھاؤ بھی اور پڑھو بھی۔ ہاں اگر استعداد کتابیں سمجھنے کی ہو لیکن

پڑھانے والا نہ ہو تو خود کتابوں سے استفادہ کر کے اپنے علم کو بڑھاؤ۔

﴿فتنوں سے حفاظت﴾

حدیث شریف میں ہے جسے امام شہاب زہری نے اپنی سند کے ساتھ

روایت کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

ان الفتنة تجيء فتنسف العباد نسفا ینجو منها

العالم

(نشر طی التعریف ۷۵)

ترجمہ:-

(میرے بعد) فتنے آئیں گے جو بندوں کو برباد کر دیں گے ان سے عالم دین نجات پائیں گے۔

لہذا فتنوں سے بچنے کے لئے علماء کی محبت و عقیدت اور صحبت نہایت ہی ضروری ہے اس لئے قرآن کریم میں فرمایا کہ

یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وكونوا مع

الصادقین -

ترجمہ:-

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچ والوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

﴿سچ والے کون﴾

سچ کیا ہے اور سچ والے کون ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ سچ قرآن اور سچ

والے قرآن کے علم والے یعنی علماء ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ومن اصدق من اللہ قیلا

ترجمہ:-

اللہ سے بڑھ کر کس کا کلام سچا؟

اللہ تعالیٰ کا کلام ہی سب سے بڑا سچ ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو علماء کے ساتھ ہونے کا حکم دے رہا ہے۔ اور اسی میں مسلمانوں کی نجات ہے۔

﴿ علماء کا وسیلہ پکڑو ﴾

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حکم دیا ہے کہ

”یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ واتبغوا الیہ الوسیلة وجاهدوا فی سبیلہ

لعلکم تفلحون ۝“ (المائدہ پ ۶)

ترجمہ:-

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو (اسکے احکام پر عمل کرو) اور اسکی طرف جانے اور ترقی کرنے کے لئے وسیلہ ڈھونڈو اور اس کے راستے (شریعت پر عمل کرنے) میں خوب محنت کرو تا کہ تم (دنیا و آخرت میں) کامیاب ہو جاؤ۔
تفسیر روح البیان میں ہے

وهی علماء الحقیقة و مشائخ الطریقة

(ج ۲ ص ۲۸۸)

ترجمہ:-

کہ وسیلہ سے مراد قرآن و سنت کے علم والے علماء اور باعمل بزرگان دین

ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنے والد ماجد شاہ عبدالرحیمؒ سے

”القول الجمیل“ کے صفحہ ۲۱ پر اور حاجی امداد اللہ مہاجر کی ”ضیاء

القلوب“ کے صفحہ ۴ پر اور شاہ اسمعیل دہلوی ”صراط مستقیم“ کے صفحہ

۳۳ پر لکھتے ہیں کہ یہاں وسیلہ سے مراد علماء حق میں سے کسی عالم کامل کا وسیلہ پکڑنا

مراد ہے۔

غرضیکہ علماء دین کا مقام و منصب یہ ہے کہ ان کا دامن پکڑا جائے اور ان کی ہدایات

پر چلا جائے اسی میں نجات ہے اور اسی میں کامیابی ہے۔

علماء کے اٹھ جانے سے علم اٹھ جائے گا میں اس بات سے ڈر رہا ہوں کہ

کہیں تمہاری طرف بھی علم ضائع نہ ہو جائے جیسے ہمارے ہاں ضائع ہو چلا ہے۔

﴿ حضرت فضیل بن عیاضؓ ﴾

علامہ شیخ محمد صالح فرفور دمشقیؒ فرماتے ہیں کہ یہ الفاظ حضرت فضیل بن

عیاضؓ کے ہیں جب حج کے موقع پر آپ کی خلیفہ ہارون الرشید سے ملاقات ہوئی اور

دونوں کے درمیان بڑی مفید اور ضروری گفتگو ہوتی رہی، ہارون الرشید کو حضرت فضیل

بن عیاضؓ نے ہدایات فرمائیں جن سے ہارون بہت خوش ہوا اور جب ہارون الرشید

وہاں سے اٹھنے لگا تو حضرت فضیل بن عیاضؓ نے ایک انتہائی نفع بخش اور اہم نصیحت کا

تحفہ دینے کا ارادہ فرمایا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے علماء پر فرض فرمایا ہے کہ وہ امراء کو اور

حکمرانوں کو ہمدردانہ نصیحتیں فرماتے اور انکی راہنمائی کرتے رہیں یوں نہ کریں کہ ان

سے دنیاوی فائدے حاصل کریں، مال و دنیا، عہدے اور مناصب و مراتب تو لیں مگر ان کو نصیحتیں نہ کریں انکی غلطیوں کی نشاندہی نہ کریں، ان کی اصلاح کی بات نہ کریں جیسے بعض نام نہاد علماء کرتے ہیں تو آپ نے ہارون الرشید سے فرمایا

یا امیر المؤمنین، انی اخشی ان یکون العلم قد ضاع
قبلک كما ضاع عندنا

ترجمہ:-

اے امیر المؤمنین مجھے ڈر ہے کہ کہیں علم تمہاری طرف سے تمہارے علاقہ میں ضائع نہ ہو جائے جیسے ہمارے ہاں ضائع ہو گیا۔ ہارون الرشید نے عرض کی ہاں بات یہی ہے جو آپ نے فرمایا یہ نصیحت ہارون الرشید کے دل میں رہی یہاں تک کہ وہ حج کے فرائض بجالا کر فارغ ہو گیا اور عراق واپس آیا تو سب سے پہلے اس نے جو کام کیا وہ یہ تھا کہ اس نے اپنے ملک (اسلامی ریاست) کے تمام شہروں اور لشکر کے جرنیلوں اور حکمرانوں کے نام حکم جاری فرمایا جس میں علماء کرام، ائمہ اور خطباء کرام کے بارے میں لکھا کہ یہ لوگ قابل توجہ ہیں اور یہ کہ

هم سرج الامة يهتدي بهديهم فيصلحون ما

افسد الناس -

ترجمہ:-

علماء امت کے چراغ ہیں جن کے کردار سے ہدایت پائی جاتی ہے تو یہ حضرات ہر اس چیز کو درست کرتے ہیں جسے لوگ بگاڑ دیں۔

(من نسمة الخلود ۵۳)

ہارون الرشید نے مزید لکھا کہ

☆ ۱۔ جو حضرات تمہارے ہاں اذان دیتے ہیں ان کا ماہانہ وظیفہ ایک ہزار دینار لکھ دو۔

☆ ۲۔ اور جو قرآن کا علم پڑھتے ہیں پھر قرآن پڑھ کر اس کے علم تفسیر و تحقیق و فقہ وغیرہ سیکھنے میں مصروف ہو گئے ہوں ان کا ماہانہ وظیفہ دو ہزار دینار لکھ دو (تاکہ وہ علم میں زیادہ دلچسپی لیں اور انہیں دیکھ کر لوگ اپنے بچوں کو اس طرف لائیں)۔

☆ ۳۔ اور جس نے قرآن کا علم جمع کر لیا اور حدیث بھی پڑھ لی اور فقہ کا علم حاصل کر کے اس پر عبور حاصل کر لیا اور عالم و فاضل ہو گیا اس کا ماہانہ وظیفہ چار ہزار دینار لکھ دو۔ اور اس سلسلہ میں اپنے قرب جوار کے علماء و فضلاء سے مشورہ بھی لو کہ کون کس قدر وظیفہ کا حقدار ہے تو یاد رکھو کہ

فاسمعوا قولہم واطیعوا امرہم فان اللہ تعالیٰ
 یقول ”یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول
 واولی الامر منکم“ والوال الامرہم اهل العلم المخلصون
 فی دعوتہم

(من نسماۃ الخلود ۵۵)

علماء کی بات توجہ سے سناؤ اور ان کی پیروی کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے۔

”اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (النساء ۵۹)“

ترجمہ:-

”اللہ کا حکم مانو اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانو اور ان کا جو تم میں سے (اللہ کے) حکم (کو جاننے) والے ہیں اور بلاشبہ یہ حکم والے وہ علماء ہیں جن کا کام ہی لوگوں کو اللہ کے دین کی طرف بلانا ہے“

جب ہارون الرشید کا یہ حکم ان کے مقرر کردہ حکمرانوں افسروں اور فوج کے جرنیلوں کو پہنچا تو انہوں نے خلیفہ کے حکم کی دل و جان سے پیروی کی تو اس سے پوری اسلامی ریاست میں ایک علمی تحریک قائم ہو گئی جبکہ اس سے پہلے لوگ علم سے بے نیاز اور بے پرواہ ہو رہے تھے خلیفہ کے فرمان سے لوگ قرآن و سنت کے علوم سیکھنے کی طرف متوجہ ہوئے اور بھرپور طریقے سے سیکھنے لگے اور جا جا کر علم کے چشموں (علماء) سے علم کی پیاس بجھاتے پھر دوسروں کو سکھاتے اور نفع پہنچاتے اور علم کے ایسے حریص ہو گئے جیسے دنیا دار لوگ دنیا کے مال و متاع کے حاصل کرنے اور دنیا کمانے کے حریص ہوتے ہیں۔

اسکے بعد علامہ شیخ محمد صالح فرفور دمشقی لکھتے ہیں کہ امام ابن المبارک بھی اس حج میں ہارون الرشید کے ہمراہ تھے انہوں نے حضرت فضیل بن عیاض کی بات جو انہوں نے ہارون الرشید سے فرمائی سنی تھی، امام ابن المبارک نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ و خلفاء اور صحابہ کے زمانہ کے بعد ہارون الرشید کے زمانہ میں سب سے زیادہ علم دین کی رونق اور شہرت دیکھی علامہ محمد صالح فرفور لکھتے ہیں کہ امام عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ ہارون رشید کے زمانہ میں علم دین کی ترقی کا یہ حال تھا کہ آٹھ آٹھ سال کے بچے قرآن کے علوم (حفظ و تجوید و قراءۃ و معانی و احکام و تفسیر) کو اپنے

سینے میں جمع کر لیتے اور گیارہ گیارہ سال کی عمر کو پہنچ کر حدیث و فقہ و شعراء عرب کے دیوانوں کے حافظ ہو جاتے اور اپنے اساتذہ کے ساتھ کسی بھی مسئلہ میں مکمل بحث کر سکتے تھے اور بلاشبہ اس زمانہ میں امت علم کے میدان میں آگے بڑھ گئی اور اس نے جہالت و غفلت اور سستی کی چادر اپنے سے دور پھینک دی اور اس زمانہ میں علم و اخلاق کی حکمرانی قائم ہو گئی اس کے بعد مدارس کی بنیاد رکھی جانے لگی اور قرآن و سنت کے علوم کے لئے مدارس قائم کرنے میں علماء سے بڑھ کر حکمران آگے آگے تھے اس کاوش و جدوجہد کے نتیجے میں انہوں نے اپنے بعد ہمارے لئے علم کے ایسے ایسے خزانے چھوڑے ہیں جو قیامت تک ان کی شاندار یادگار ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین صدقہ جاریہ ہیں آج کے علماء و فقہاء ان کے نام دیکھ کر اور ان کے کام ملاحظہ کر کے بے ساختہ ان کو دعائیں دیتے ہیں اور یہ دعائیں اس وقت سے لے کر آج تک جاری ہیں اور قیامت تک جاری رہیں گی کیا ہی خوش قسمت بلکہ قابل رشک قسمت کے مالک ہیں وہ علماء و سلاطین اور امراء اسلام جنہوں نے اپنی صلاحیتیں اور اپنی کمائی اور اپنی دولت علم پر لٹا کر اپنی تاریخ سنہری الفاظ میں رقم کرائی آج ان کے علمی ذخیرے ان کے ایمان و ذوق دین متین اور حب مصطفیٰ ﷺ و عشق رب العالمین کی گواہی دے رہے ہیں۔ بس یہ وہ وقت تھا کہ امت کا علمی اور سنہری دور معرض وجود میں آیا جسکی بنیاد تقویٰ تھا اور حقیقت یہ ہے کہ امراء و حکمران جب ایسے ذوق والے ہوں تو وہ ایسے ہی کارناموں میں آگے آگے ہو کر امت کی قیادت کرتے ہیں سچ کہا گیا ہے کہ

”فان صلح صلحوا وان فسد فسدوا“

حکمران و امراء کا طبقہ جب دین کا کام کریگا اور اچھا ہوگا تو لوگ بھی اچھے ہوں گے اور دین کا کام کریں گے اور حکمران و امراء کا طبقہ جب دین سے دور ہوگا اور خراب ہوگا تو عوام بھی خراب اور دین سے دور ہو جائیں گے۔

(من نسماۃ الخلود ۵۱)

﴿ حضرت عمرؓ کے مشیر ﴾

حضرت عمرؓ کا دور اسلام کا انتہائی کامیاب اور قابل تقلید دور تھا اور اسکی واحد وجہ آپ کی مجلس مشاورت ہے جس میں علماء و فقہاء تھے قرآن و سنت کے عالم و فاضل تھے۔

چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ

كان القراء اصحاب مجالس عمر و مشاورته كهولاً

كانوا او شباناً

(صحیح بخاری باب خذ العفو و امر بالعرف ج ۲ ص ۶۶۹)

ترجمہ:-

حضرت عمرؓ کی مجلس مشاورت والے قرآن کے عالم و فاضل لوگ ہوتے

تھے خواہ بڑی عمر کے ہوتے یا نوجوان ہوتے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جس حکمران کی مجلس مشاورت میں علماء و فضلاء لوگ

ہوں گے اس کی حکومت تا دیر چلیگی اور جس حکمران کی مجلس مشاورت میں علماء نہ

ہوں گے وہ ناکام ہوگا۔

﴿ راسخ فی العلم کون؟ ﴾

قرآن کریم میں جو ”والراسخون فی العلم“ کا ذکر ہوا ہے اس کی تفسیر میں امام مالک بن انسؒ نے فرمایا راسخ فی العلم وہ عالم ہے۔
 ”العالم العامل بما علم المتبع له“

ترجمہ:-

وہ عالم ہے جو اپنے علم پر عمل کرے اور اس کے پیچھے چلے۔
 اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ”راسخ فی العلم“ وہ علماء ہیں جن میں درج ذیل چار باتیں پائی جائیں۔

☆ ۱- التقویٰ بینہ و بین اللہ

ترجمہ:-

اس کے اور اللہ کے درمیان تقویٰ ہو۔
 یعنی وہ اس وقت بھی اللہ سے ڈرے اور خلاف شریعت کام نہ کرے جب اسے اللہ کے سوا کوئی نہ دیکھتا ہو۔

☆ ۲- التواضع بینہ و بین الخلق

ترجمہ:-

لوگوں کے ساتھ تواضع سے پیش آئے تکبر سے پیش نہ آئے۔

☆ ۳- الزهد بینہ و بین الدنیا

ترجمہ:-

دنیا رکھے تو صرف اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے لئے رکھے اپنی
ذات کے لئے دنیا جمع کرنے کی حرص وہوس نہ رکھے۔

﴿مولانا جامی﴾

چنانچہ جب مولانا جامی حضرت خواجہ عبید اللہ احرار کی خدمت میں پہنچے
تاکہ ان کے مرید ہوں دیکھا کہ ان کے پاس تو بہت مال و دولت ہے اس قدر کہ اسکا
حساب ہی نہیں اور شاہانہ رہن سہن ہے جیسے ایک بادشاہ ہو، غلام ہیں لونڈیاں ہیں
زمینیں ہیں باغات ہیں ہر قسم کی عمدہ سواریاں اور ہر قسم کے عمدہ جانور ہیں مولانا جامی
یہ دیکھ کر مرید ہوئے بغیر دل میں یہ کہتے ہوئے واپس آگئے کہ

نامرد است آنکہ دنیا دوست دارد

یعنی جو شخص دنیا سے اس قدر محبت کرے وہ نامرد ہے، مرد خدا نہیں ہے اللہ کا

دوست نہیں وہ دنیا پرست ہے۔

رات کو خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہوگئی ہے، محشر کی سخت گرمی ہے،
لوگ سخت دھوپ اور گرمی سے بچنے کے لئے بھاگ رہے ہیں۔ آپ بھی بھاگے تو
دیکھا کہ کچھ خیمے لگے ہوئے ہیں جن میں لوگ پناہ لے رہے ہیں اور یہ خیمے اولیاء اللہ
کے ہیں اور ہر خیمے پر اللہ کے اولیاء کے نام لکھے ہوئے ہیں ایک خیمے کی جانب مولانا
جامی بھاگے جب اس کے قریب گئے تو اسپر حضرت خواجہ عبید اللہ احرار کا اسم گرامی
لکھا ہوا تھا آپ اس میں داخل ہو گئے اندر دیکھا کہ حضرت خواجہ صاحب تشریف
رکھے ہوئے ہیں مولانا بڑے پریشان ہوئے اور دل میں سوچنے لگے کہ میں تو حضرت

کو ایک دنیا دار سمجھ کر واپس آ گیا تھا یہ تو اللہ کے بڑے ولی ہیں۔ خواجہ صاحب مسکرائے اور مولانا جامی کو اپنے قریب بلایا اور شفقت سے فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ آپ مجھ سے بیت ہونے آئے مگر میرے ہاں دنیا کی ریل پیل اور ٹھاٹھ باٹھ دیکھ کر واپس آگئے اور دل میں کہا کہ

نامرد است آنکہ دنیا دوست دارد
 آپ کا یہ خیال ٹھیک ہے مگر اس کے ساتھ یہ مصرع ثانی شامل کیجئے
 اگر دارد برائے دوست دارد
 یعنی اگر دنیا کو دوست رکھے تو دوست اللہ کے لئے رکھے۔

مطلب یہ کہ جو شخص محض اپنی ذاتی ضروریات کے لئے جمع کرے اور اپنی ضروریات پر تو خرچ کرے مگر اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرے ایسا شخص نامرد ہے اسمیں مردانگی نہیں یعنی مرد خدا نہیں ہے۔ اور مرد خدا وہ ہے جو اپنی ضرورت سے زائد جمع کرنے کی بجائے اللہ کی راہ میں خرچ کر دے۔ ایسے لوگ زاہد ہیں اور اسی عمل کا نام زہد ہے قرآن کریم میں اسی کی تعلیم دی گئی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

(البقرہ ۲۱۵)

”يَسْئَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوُ“

اے نبی کریم ﷺ لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں کیا خرچ کریں؟ فرمادیں جو ضرورت سے زائد ہو وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو یعنی جمع کر کے نہ رکھتے جاؤ۔

حضرت مولانا عبدالرحمن جامی خواب سے بیدار ہوئے تو حضرت خواجہ

عبید اللہ احرار کی خدمت میں واپس گئے۔ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار کے ہاتھ مبارک پر بیعت ہوئے اور اپنا پورا واقعہ بھی سنایا تو خواجہ نے فرمایا یہ جو آپ نے میرے پاس مال و متاع اور ساز و سامان کی کثرت دیکھی ہے یہ سب دینی مقاصد کے لئے ہے یہ جس قدر آمدنی ہے دین پر خرچ ہوتی ہے چلیں میں آپ کو اپنا دارالعلوم دکھاؤں آپ اپنے شیخ خواجہ عبید اللہ احرار کے ساتھ ان کے دارالعلوم میں تشریف لے گئے دیکھا کہ ایک شاندار اور خوبصورت بڑا عظیم دارالعلوم ہے جہاں پانچ چھ سو کی تعداد میں طلبہ ہیں جو وہاں رہائش رکھتے ہیں دور دراز کے علاقوں سے آ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

ان کا ناشتہ اور دو وقت کا پر تکلف کھانا پکتا ہے۔ کپڑے دھونے کے لئے دارالعلوم میں ہی دھوبی رکھے ہوئے ہیں تاکہ طلباء زیادہ سے زیادہ وقت اپنی تعلیم پر خرچ کریں۔ ان کی یہ ضرورت دارالعلوم سے پوری ہوتی ہے اور لاکھوں روپے ہر ماہ خرچ ہوتے ہیں یہ اس قدر بلند و بالا عمارتیں بھی اور یہ تمام اخراجات بھی ہم اپنی آمدنی سے کرتے ہیں اور اپنی ذاتی ضروریات کے سوا جو کچھ زمینوں اور باغوں کی آمدنی ہوتی ہے وہ ہم دارالعلوم پر بھی خرچ کرتے ہیں کچھ بھی بچا کر نہیں رکھتے مولانا جامی گو یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ شیخ محترم حضرت خواجہ عبید اللہ احرار جو ظاہر میں بہت دنیا دار معلوم ہوتے ہیں دراصل زاہد اور تارک الدنیا ہیں کہ جو کچھ ان کے پاس دنیا آتی ہے وہ اللہ کی راہ میں جاتی اور حضور اکرم ﷺ کے مشن علم کے فروغ دینے پر خرچ ہوتی ہے۔

☆ ۴۔ والمجاهدۃ بینہ و بین نفسہ

(اللباب ج ۱ ص ۲۱)

ترجمہ:-

چوتھی یہ کہ اپنے اور اپنے نفس کے درمیان مجاہدہ اور محنت کرے۔

یعنی عیش و آرام پرست نہ ہو، غافل، بے محنت نہ ہو، سست نہ ہو آخرت کی فکر میں اور دین کی سر بلندی اور قرآن و سنت کے علوم کی ترویج و ترقی کے لئے محنت اور بھاگ دوڑ کرنے والا ہو۔

﴿پازل کون﴾

امام ابوالفضل عباس محمد خراسانیؒ کا شعر ہے

لا يطلب العلم الا بازل ذکر

ولیس یبغضه الا المخانیث

ترجمہ:-

یعنی علم وہی حاصل کرے گا جو عقلمند مرد ہوگا، اور علم سے وہی نفرت کریں گے جو بیچارے ہوں گے۔

(بازل) زاء کے ساتھ کامل العقل یعنی پورا عقلمند جو عقل و تجربہ میں کامل ہو۔
(ذکر) مرد۔ (مخانیث) محنت کی جمع۔ بیچارہ۔ مطلب یہ ہے کہ علم حاصل کرنا اور نہایت شوق و جذبہ سے دین کا علم پڑھنا عقلمندی اور مردانگی ہے جبکہ علم دین سے نفرت کرنا اور اسے حاصل نہ کرنا بیچارہ پن ہے۔

﴿ حضرت علی مرتضیٰؓ کا فرمان ﴾

سیدنا علی مرتضیٰؓ کا فرمان ہے

ما الفخر الا لاهل العلم انهم

علی الہدی لمن استہدی ادلاء

ترجمہ:-

فخر صرف علماء کے لئے جائز ہے بے شک وہ ہدایت کے طلبگاروں کے راہنما ہیں۔

﴿ فخر کی قسمیں ﴾

یہاں فخر سے فخر تشکر مراد ہے فخر تکبر مراد نہیں۔

فخر تشکر کا مطلب ہے اللہ کی دی ہوئی نعمت کا اظہار (ظاہر کرنا) اسکی

اجازت ہے بلکہ ضرورت کے وقت اس کا اظہار ضروری ہو جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے۔

واما بنعمة ربك فحدث

(سورة والضحي)

ترجمہ:-

اور (اے حبیب ﷺ) اپنے رب کی نعمت کا اظہار کیجئے۔

نعمت جس پر انسان جس قدر بھی شکر کرے کم ہے وہ صرف ایک ہی ہے

اور وہ علم کی نعمت ہے کیونکہ یہ نعمت ایک ایسی نعمت ہے جو باقی رہنے والی

ہے۔ قیامت تک عالم کے ساتھ رہیگی یہی قرآن و سنت کا علم ہے، شریعت مطہرہ کا علم

ہے یہ تمام نعمتوں سے بڑھ کر نعمت ہے باقی سب نعمتیں فانی ہے یہاں رہ جانی والی ہیں
اس لئے فخر و شکر بلکہ کمال شکر اسے لائق ہے جس کے پاس یہ نعمت ہے۔

ففر بعلم تعش حیا بہ ابدًا

فالناس موتی و اهل العلم احياء

ترجمہ:-

علم حاصل کر کے کامیاب ہو جاؤ تم علم سے ابدی زندگی پاؤ گے لوگ مردہ
ہیں اور علم والے زندہ ہیں۔

﴿امام جمال الدین﴾

امام جمال الدین محمد بن عبدالرحمن بن عمر نے بعض بزرگوں کا یہ قول نقل
فرمایا ہے۔

رایت العلم صاحبہ شریف

وان ربتہ اباہ لثام

ترجمہ:-

یعنی جس نے علم پڑھا وہ بزرگ ہو گیا اگرچہ اسکی تربیت نالائق باپ دادا نے کی ہو۔

ففى العلم النجاة من المخازى

وفى الجهل المذلة و المغرام

ترجمہ:-

پس علم میں ہی دنیا و آخرت کی رسوائیوں سے چھٹکارا ہے، اور جہالت میں

دنیا و آخرت کی ذلت اور نقصان ہے۔

ولو لا العلم ما سعدت نفوس
ولا عرف الحلال ولا الحرام

ترجمہ:-

اور اگر علم نہ ہوتا تو لوگ خوش قسمت نہ ہوتے، اور نہ ہی حلال و حرام پہچانے

جاتے۔

هو العلم الدليل الى المعالى
و مصباح يضيئ به الظلام

ترجمہ:-

علم ایسا نشان ہے جو دنیا و آخرت کی بلندیوں کا راستہ دکھاتا ہے، اور علم ایسا
چراغ ہے جس سے اندھرے روشن ہو جاتے ہیں۔

علم کے ذریعے ایمان محفوظ ﴿﴾

امام ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں اپنی سند کے ساتھ روایت کی حضور اکرم ﷺ

نے فرمایا کہ

تكون فتن يصبغ الرجل فيها مؤمنا و يمسي كافرا

الا من اجاره الله بعلمه

(نشرطی التعریف ۷۵)

ترجمہ:-

ایک زمانہ آئے گا کہ فتنے ہوں گے (آزمائشیں ہوگیں) ان میں آدمی صبح کو
مومن ہوگا تو شام کو کافر ہوگا مگر وہ محفوظ ہوگا جسے اللہ نے علم کی برکت سے پناہ دی۔

﴿ صرف علماء کے کہنے پر چلو ﴾

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں یہی فرمایا ہے کہ لوگ صرف علماء کے کہنے پر چلیں
جیسا کہ یہ آیت کریمہ ہے

ثم جعلناك على شريعة من الامر فاتبعها ولا تتبع
اهواء الذين لا يعلمون

(سورة جاثية آیت ۱۸)

ترجمہ:-

پھر ہم نے تمہیں تمام معاملات سے متعلق ایک شریعت پر (گامزن) کر دیا
تو تم تمام معاملات میں شریعت پر چلو اور ان لوگوں کا کہنا نہ مانو جو شریعت کو نہیں
جانتے۔

اس آیت سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مکمل زندگی گزارنے کے لئے ایک
شریعت دی ہے اور حکم دیا ہے کہ ہم اپنے تمام معاملات میں شریعت پر ہی چلیں، خواہ
ہمارے معاملات انفرادی ہوں یا اجتماعی، مذہبی ہوں یا سیاسی عبادات سے متعلق
ہوں یا معاملات سے ملکی ہو یا غیر ملکی غرضیکہ ہر مسئلہ میں شریعت کی اتباع فرض ہے اور
فرمایا جا رہا ہے کہ ”ولا تتبعوا اہواء الذين لا يعلمون“ ان کی
خواہشات پر نہ چلو جو شریعت (قرآن و سنت) کا علم نہیں رکھتے مطلب یہ کہ علماء کے

کہنے پر چلو اور جو علماء نہیں ان کے کہنے پر نہ چلو۔

حدیث شریف میں ہے کہ

لاقدست امة لا يؤخذ لضعيفها حقه من قويا

(رواه صاحب الترغيب والترهيب نشر ۸۲)

ترجمہ:-

ایسی امت پاک نہ کی جائے جس کے کمزور کا حق اس کے قوی سے نہ لیا جائے اور یہ حق اس وقت تک لیا جاتا رہے گا جب تک امت میں علماء رہیں گے کیونکہ وہی قرآن و سنت کی روشنی میں لوگوں کے حقوق کا تعین کرتے اور بتاتے ہیں کہ حق کسے کہتے ہیں اور کس کس کے کس پر کیا حقوق ہیں یہ بتانے کے بعد وہ حکمرانوں سے حقوق دینے دلانے کا مطالبہ کرتے اور آواز اٹھاتے ہیں۔

لہذا امت کی تقدیس و پاکیزگی کا سبب علماء دین ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ امت کی تقدیس کا سبب ہیں ایسے ہی رسول اللہ ﷺ کے قائم مقام ہونے کی حیثیت سے علماء ہیں جیسا کہ امام جمال الدین لکھتے ہیں۔

ان الفقهاء هم القائمون مقام الرسول ﷺ ومن عصاهم فقد عصى الله ومن اطاعهم فقد اطاع الله
اذورات رسول الله ﷺ فمخالفتهم مارق عن الدين و
خاذلهم فاسق بيقين

(نشرطی التعریف ۸۲)

ترجمہ:-

بے شک علماء و فقہاء ہی رسول اللہ ﷺ کے قائم مقام ہیں اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے ان کی فرمانبرداری کی اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے وارث ہیں تو ان کا مخالف دین سے خارج اور ان کو بے یار و مددگار چھوڑنے والا یقیناً اللہ کا نافرمان ہے۔

﴿ مفتی کی بے ادبی ﴾

سیدنا عمر فاروقؓ کے زمانہ میں ایک شخص نے ایک عالم دین سے فتویٰ پوچھا عالم دین نے قرآن و سنت کی روشنی میں فتویٰ دیا جو اس شخص کی خواہش کے خلاف تھا اس نے مفتی صاحب (فتویٰ دینے والے) کو برا بھلا کہا اور ان کی شان میں بے ادبی کا کلمہ کہا جس کا حضرت عمر فاروقؓ کو علم ہوا تو آپ نے اس شخص کو اپنی عدالت میں طلب کر کے اسے کوڑے مارے اور فرمایا ”تغمص الفتیا“ کہ تم عالم دین کی اور اس کے فتوے کی توہین کرتے ہو اس لئے تمہاری یہی سزا ہے۔

(نشر طی التعریف ۸۳)

صحابہ کرام دین کے معاملہ میں سخت تھے اس لئے اللہ نے قرآن میں انکی تعریف فرمائی ہے وہ شریعت پر عمل کرنے میں غفلت یا سستی نہیں کرتے تھے اور ہونا بھی اسی طرح چاہیے کیونکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کسی بھی حکم پر عمل نہ کرنا اسے ضائع کرنا ہے اور ایسا کرنے سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ ناراض ہوتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضگی انسان کے لئے دنیا اور آخرت میں

مصیبتوں کا باعث بنتی ہے۔

﴿ شریعت پر عمل سے مصیبتیں دور ہوتی ہیں ﴾

بلکہ شریعت پر عمل کرنے سے تکلیفیں دور ہوتی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا

ومن يتق الله يجعل له مخرجا و يرزقه من حيث لا يحتسب و من يتوكل على الله فهو حسبه ان الله بالغ امره قد جعل الله لكل شيء قدرا
(الطلاق ۲:۲)

ترجمہ:-

اور جو اللہ (کی نافرمانی کرنے) سے ڈرے اللہ اس کے لئے (دنیا اور آخرت کی مصیبتوں سے) نجات کی راہ بنا دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہوگا اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے بے شک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے بے شک اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ رکھا ہے۔

لیکن انسان کو شریعت پر عمل کرنے بلکہ اللہ کے قریب ہونے کے باوجود بھی پریشانیاں اور تکلیفیں پیش آسکتی ہیں جو صبر و شکر کرنے کی صورت میں اس کے درجات کی بلندی کا باعث ہوتی ہیں چنانچہ قرآن و سنت اور تاریخ سے ثابت ہے کہ پیغمبروں اور ولیوں کو بھی طرح طرح کی تکلیفیں پیش آتی رہی ہیں جو ان کے درجات کی بلندی اور قوموں کے لئے ذریعہ تعلیم و تربیت تھیں کہ ایسی ایسی ہستیوں کو بھی تکلیفیں اور

مصیبتیں پیش آئیں ہم کون ہیں اور ہماری کیا حیثیت ہے انہوں نے صبر کیا ہمیں بھی صبر کرنا چاہیے۔

﴿فتویٰ اور فیصلہ کا بیچنا﴾

حدیث شریف میں جو علم کی اور فتویٰ کی اہمیت بیان ہوئی ہے اس سے علم و فتویٰ اور اللہ کے احکام کے مطابق فیصلوں کا تقدس ظاہر ہوتا ہے خاص کر علماء اور قضاة (قاضی و جج حضرات) کے لئے حدیث میں سبق بھی ہے کہ وہ فتویٰ دیتے اور فیصلہ کرتے وقت دو باتوں کا خیال رکھیں ایک یہ کہ اجتہاد کریں یعنی محنت کریں کوشش کریں، غفلت و سستی اور لاپرواہی نہ کریں، فتویٰ لکھنے یا فیصلہ دینے سے پہلے تمام علمی و تحقیقی دلائل پر غور کریں اپنے شعور سے کام لیں اور خوب کام لیں، کسی کی محض اندھی تقلید نہ کریں، قرآن و سنت سے ہرگز نہ ہٹیں، ہاں اگر آپ کو کوئی بات قرآن و سنت سے نہ ملے تو صحابہ و ائمہ دین مجتہدین کے اقوال و آراء کو دیکھیں ان کے جس قول کو زیادہ اطمینان بخش اور حالات کے مطابق مناسب یا ضروری سمجھیں اس پر فتویٰ اور فیصلہ دیں، کسی کے طعن و تشنیع کا ہرگز لحاظ نہ کریں اگر تلاش و جستجو کے باوجود صحابہ و ائمہ دین کے اقوال میں آپ کو بات نہ ملے تو پھر قرآن و سنت کی روشنی میں اور اپنے صحیح علمی شعور و ادراک کی روشنی میں فتویٰ و فیصلہ دیں۔

دوسری بات جس کا خیال رکھنا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ فتویٰ یا فیصلہ ایک شرعی حکم ہے اسے محض رضائے الہی کے لئے دیں طمع یا لالچ کو دل میں ہرگز جگہ نہ دیں اور نہ ہی دنیا کے طمع و لالچ میں اس میں تبدیلی کریں کہ یہ فتویٰ یا فیصلہ بیچنے والی بات

ہوگی جو کسی طرح بھی درست نہیں ہے بلکہ غلط بلکہ عذاب الہی کو دعوت دینے والی بات ہے حدیث شریف میں ہے کہ

ان من علامات الساعة بيع الحكم

ترجمہ:-

قیامت کی نشانیوں میں سے ایک فتویٰ یا فیصلہ بیچنا ہے۔

(نشرطی التعریف ۸۳)

﴿قیامت کی نشانی﴾

کسی چیز یا کام کے قیامت کی نشانی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس چیز یا اس کام کو کرنا قیامت کو دعوت دینا ہے اور قیامت کو دعوت دینا بری بات ہے لہذا اس چیز یا کام کا کرنا بری بات ہے اس لئے اسے نہیں کرنا چاہیے اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے لہذا علم والوں کو اپنے علم و تحقیق پر ہی دیانت داری کے ساتھ عمل کرنا چاہیے اور کسی کو یہ بھی جائز نہیں کہ علم والوں کے پیچھے چلنے کی بجائے ان کو کسی نہ کسی انداز میں متاثر کر کے ان کے علم و تحقیق کے خلاف ان سے اپنے حق میں رائے یا فتویٰ یا فیصلہ حاصل کرنے کی کوشش کرے تو یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

﴿علماء اور مال و دولت﴾

علماء چونکہ امت میں رسول اللہ ﷺ کے نائب اور قائم مقام ہیں دین اور علم دین کی ترقی کا دار و مدار علماء پر ہے اور دین و علم دین کو ترقی کے راستہ پر ڈالنے کے لئے

علماء کے پاس مال و دولت اور مالی وسائل کا ہونا ضروری ہے، صحابہ کرام تمام رفاہی کاموں و دینی خدمات و اسلامی معاملات میں مکمل طور پر رسول اللہ ﷺ کو ہی ماویٰ بلجا اور محور و مرکز سمجھتے تھے اور کوئی رفاہی کام و دینی و اسلامی و سیاسی و مذہبی نوعیت کا کام حضور ﷺ سے مشورہ و اجازت لئے بغیر نہیں کرتے تھے اسی لئے ان کے زمانہ میں مسلمانوں کے تمام نوعیت کے معاملات و حالات میں ترقی ہوتی چلی گئی۔

آج وہ بات نہیں، دینی ادارے روز بہ روز زوال پذیر ہو رہے ہیں اور رفاہی کام بھی صحیح نہیں ہو رہے بلکہ پوری قوم غیر منظم ہے تمام قومی و ملی و سیاسی و مذہبی معاملات بھی غیر منظم اور پریشان حالی کا شکار ہیں اس کی واحد وجہ قوم کا اپنے علماء جو وارثان رسول و ناسبان مصطفیٰ ﷺ ہیں سے رابطہ نہ ہونا ہے اور بد قسمتی کا یہ حال ہے کہ علماء کرام دین و ملت کے کام کرنے کے لئے عوام کے محتاج ہو کر رہ گئے ہیں اور عوام اور حکمران کوئی رفاہی یا دینی یا سیاسی یا قومی کام کرنا چاہیں تو اپنی مرضی و خواہش سے جیسے چاہتے ہیں کر ڈالتے ہیں علماء سے نہ تو راہنمائی لیتے ہیں اور نہ ہی علماء کے ساتھ خاطر خواہ تعاون کرتے ہیں۔

بس جس کے پاس اقتدار اور مال و دولت آگئی جو اس کے دل میں آیا اس نے کر ڈالا، کسی نے کہیں مسجد بنا ڈالی کسی نے کہیں ہسپتال بنا ڈالا، کسی نے ڈسپنسری قائم کر دی کسی نے سکول یا کالج قائم کر دیا اور کسی نے مختلف مقامات پر دور و نزدیک چندے بھیجنے شروع کر دیے، حالانکہ ضرورت اس بات کی تھی کہ جن علماء نے علمی مراکز قائم کر دیے جہاں دور دراز کے غریب الوطن طلباء قرآن و سنت کی مکمل تعلیم مفت حاصل کرتے بلکہ اس کے ساتھ ان کے لئے وہاں جملہ ضروریات کا بھی ان علماء

نے انتظام کر رکھا ہے ان کی دل کھول کر اور بھر پور مالی معاونت کی جاتی تاکہ علوم دینیہ کو جو دین کی بنیاد ہے خوب فروغ حاصل ہوتا اور علماء کو گذارش کی جاتی کہ وہ اپنے مراکز میں رہ کر اپنا علمی کام کریں ان کی جملہ ضروریات انہیں وہاں پہنچائی جائیں گی۔ کیونکہ دین کی ترقی اور اسلامی معاشرے کی پوری فلاح و بہبود اور کامیابی کے لئے علماء کے قدم اور ان کے ہاتھ مضبوط کرنا نہایت ضروری ہے علماء کی مالی حالت کا بہتر سے بہتر ہونا ضروری ہے اسی میں دین کا وقار ہے اور اسی میں دین کی ترقی و سر بلندی ہے۔

بعض نا سمجھ جب کسی عالم کو خوش دیکھتے ہیں تو اس پر طعن کرتے ہیں کہ وہ عالم دنیا دار ہو گئے اور دنیا سے محبت کرنے لگے ہیں اور کہتے ہیں کہ دنیا کی محبت بری چیز ہے لہذا علماء کو دنیاوی شان و شوکت سے رہنے کی بجائے سادگی سے رہنا چاہئے کہ پیدل چلیں یا سائیکل یا زیادہ سے زیادہ موٹر سائیکل یا سکوٹر اور اس سے بڑھ کر پرانی سی ٹوٹی پھوٹی کار ہو تو گوارا ہے اور کپڑے بھی سادہ ہوں اچھے درجے کے نہ ہوں، کیونکہ انکا کام درویشانہ زندگی گزارنا ہے اچھے قسم کا لباس اور اچھے قسم کے مکان اور اچھی قسم کی سواریاں تو صرف حکمرانوں اور عوام کے لئے ہی حلال، علماء کے لئے حرام یا مکروہ ہیں۔ سبحان اللہ کیا ہی بلند سوچ اور اعلیٰ ذہنیت ہے جبکہ تاریخ گواہ ہے کہ یہ ذہنیت انگریز بہادر کی پیدا کردہ ہے جس نے اپنے خاص پیدا کردہ طبقہ کے لوگوں میں یہ سوچ ڈالی تاکہ وہ انگریز بہادر کے غلام رہیں اور یوں علماء، علم دین اسلام اور اسلامی عظمتوں سے دور بلکہ بہت ہی دور ہو کر ان کے دشمن ہو کر رہیں ان کے بچے بھی انگریز بہادر کی زبان سیکھیں اور انگریز بہادر کے کلچر میں پروان چڑھیں۔ تاکہ اس

طرح دین کو ختم کرنے کا راستہ ہموار ہو جائے۔

(انا لله وانا اليه راجعون ولا حول ولا قوة الا بالله العلی

العظیم)

بات یہ ہے کہ عوام مسلمین کی دنیا اور آخرت کی بھلائی اس میں ہے کہ وہ اپنی ذاتی ضروریات کے علاوہ کسی بھی نیک کام میں خرچ کرنا چاہیں تو علماء دین سے مشورہ کر کے ان کے مشورہ کے مطابق خرچ کریں اگر وہ ایسا کریں گے تو دنیا و آخرت میں کامیاب ہوں گے اور اسلامی معاشرہ ایک منظم وجود کے ساتھ ترقی کی راہ پر گامزن ہو جائے گا۔

غرضیکہ دین کی بھلائی و ترقی کے لئے ضروری ہے کہ علماء کے ہاتھ میں بھی وسائل ہوں، دولت ہو مال ہو اس لئے نہیں کہ علماء کا کوئی ذاتی مفاد ہے بلکہ اس لئے کہ دین کا کام اس کے بغیر نہیں چلتا۔ دنیا سے دنیا کے لئے محبت درست نہیں جیسے فرعون و ہامان و نمرود و خاقان و طرخان ایسے لوگوں کو دنیا عزیز تھی اللہ کے لئے نہیں دنیا کے لئے دنیا عزیز تھی یہ دنیا کی محبت گناہ ہے مگر دنیا کے ساتھ دین اور اللہ کے لئے محبت عبادت و ثواب ہے۔

﴿ایک حقیقت﴾

یہ ایک حقیقت ہے کہ دنیا دار اور مالدار لوگ جو اپنی دنیا اور اپنے مال سے فائدہ اٹھا رہے ہیں وہ علماء کے طفیل اور ان کے وسیلے سے ہی ہے کیونکہ اگر دنیا دار یا مالدار نہ ہو تو دنیا کا نظام درہم برہم اور تباہ و برباد نہ ہوگا لیکن اس کے برعکس اگر علماء نہ

ہوں تو امراء دنیا دار ہلاک و برباد ہو جائیں چنانچہ احادیث گذر چکیں لہذا امراء طبقہ کو علماء کا شکر گزار ہوتے ہوئے دین کے کام کو چلانے میں ان کے ساتھ بھرپور مالی و اخلاقی تعاون کا فریضہ ادا کرتے رہنا چاہئے۔

﴿ روئے زمین پر سب سے بہتر طبقہ علماء ہیں ﴾

نیز روئے زمین پر سب سے بہتر طبقہ علماء کا طبقہ ہے جیسا کہ اس حدیث شریف میں جسے امام جمال الدین فشرطی التعریف کے صفحہ ۷۲ پر اور امام ثعالبی نے اپنی سند کے ساتھ اور امام طبری نے بھی روایت کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

خیر الناس و خیر یشی علی جدید الارض
المعلمون کما خلق الدین جدد وہ

ترجمہ:-

سب لوگوں سے بہتر اور جو زمین پر چلنے والے ہیں ان سب میں بہتر علماء ہیں جو لوگوں کو دین سکھاتے ہیں جب بھی دین پرانا ہوتا ہے علماء اسے نیا کر دیتے ہیں اور یہ مسلم بات ہے کہ علم والوں کے پاس مال و دولت ہو تو معاشرہ کو علمی ترقی ملے گی، اسی لئے شروع سے ہی ہرنبی کے زمانہ میں اسکی امت کے مالی وسائل اس نبی کے ذریعے خرچ ہوتے حضرت یوسفؑ کے زمانہ میں مالی وسائل غیر علماء کے پاس تھے تو شدید قحط پڑ گیا اور پورا ملک تباہی کے کنارے پہنچ گیا عوام پریشان حال ہو گئے ملک اور عوام کے بالکل تباہ و برباد ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا آخر ملک مصر کے

بادشاہ نے حضرت یوسف سے مشورہ کیا آپ نے فرمایا اس ملک کو اور اس کی عوام کو بچانے کا واحد راستہ یہ ہے کہ

اجعلنی علی خدائن الارض انی حفیظ علیم

(سورۃ یوسف پ ۱۳ آیت ۵۴)

ترجمہ:-

تم زمین کے خزانوں پر مجھے مقرر کر دو، ملک کا مکمل اقتصادی معاملہ اور سب خزانے میرے سپرد کر دو میں اس کام کا اہل ہوں کیونکہ میں حفاظت کرنے والا علم رکھنے والا ہوں۔

یوسف کے پاس علم تھا جو اللہ کی کتاب اور وحی کا علم تھا۔ چنانچہ تمام خزانوں کے اختیارات حضرت یوسف کو دیدیے گئے آپ نے وہ تدبیریں اختیار فرمائیں کہ ملک مصر اور اسکے عوام نہ صرف تباہی اور بربادی سے محفوظ ہو گئے بلکہ خوش حال ہو گئے

﴿حفیظ و علیم﴾

حفیظ کا معنی ہے حفاظت کرنے والا اور علیم کا معنی ہے علم والا حفاظت میں دیانت آگئی کہ ملک کے خزانہ کی حفاظت وہی کرے گا جو دیانتدار ہوگا بددیانت تو اسے لوٹ کر لے جائیگا جیسے پاکستان کے نام نہاد سیاستدان و حکمران کہ جب اقتدار پر جلوہ گر ہوتے ہیں تو ملک کے خزانے کو لوٹ کر بیرون ملک جمع کر لیتے ہیں اور اس کی کمی کو پورا کرنے کے لئے قوم پر طرح طرح کے ٹیکس لگا کر ملک و قوم کا جینا مشکل بنا دیتے ہیں۔

﴿لہذا ضروری ہے کہ قوم کا خزانہ دیانتدار ہاتھوں میں ہو﴾

دیانتداری کے لئے علم کی ضرورت ہے اور علم بھی مغرب کا نہیں امریکہ یا انگلینڈ وغیرہ کی کسی یونیورسٹی کا نہیں وہ علم جس کا مرجع مکہ اور مدینہ ہیں (کے) **مہما اللہ تعالیٰ ونور ہما** (جو آسمانی وحی کے ذریعے مکہ میں پھر مدینہ میں نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اترا جو قرآن کہلاتا ہے جس کی تفسیر سنت کہلاتی ہے وہی اللہ کا دیا ہوا علم یوسفؑ کے پاس تھا وہی اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا علم جو اس نے اپنے آخری نبی ﷺ کو عطا کیا آج علماء دین کے پاس کتاب و سنت کی شکل میں ہے آج اسی علم والے ”حفیظ علیم“ کا مصداق ہیں اس لئے حضور ﷺ نے فرمایا کہ

علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل

(مشکوٰۃ)

ترجمہ:-

میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی طرح ہیں۔

حضرت یوسفؑ بھی بنی اسرائیل کے پیغمبر ہیں انہوں نے اپنے حفیظ و علیم ہونے کا دعویٰ کر کے خزانوں کے اختیارات طلب فرمائے جو انہیں دیدیے گئے تو انہوں نے ملک کو تباہی سے بچالیا اور عوام کو خوشحال کر دیا حضور ﷺ کی اس حدیث سے اس بات کی طرف امت کو متوجہ کیا گیا ہے کہ تمہاری اقتصادی و معاشی حالت بھی میری امت کے علماء دین جو بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی طرح ہیں کے ذریعے درست ہوگی اور درست رہیگی غیر علماء کے ہاتھوں میں جب دنیا اور دولت آتی ہے وہ اپنی صوابدید اور

اپنی خواہش کے مطابق اسے خرچ کرتے ہیں لیکن علماء کے ہاتھوں میں ہو تو وہ اسے اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق خرچ کرتے ہیں۔

علماء دین جو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور اس کے احکام کا علم رکھتے ہیں وہ دنیا کو لہو و لعب و فخر و مباحات اور تعیشات کے لئے نہیں رکھتے اور نہ ہی دنیا کو کسی پر برتری حاصل کرنے یا کسی کو تنگ کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں بلکہ علماء دین کے ہاتھ میں دنیا آتی ہے تو آخرت کے کاموں پر خرچ ہوتی ہے اللہ کے نزدیک سب سے اہم کام جس پر مال و دولت خرچ کرنے کو ترجیح دی جائے وہ علم ہے قرآن و سنت کا علم اور فقہ اسلامی کا علم اس علم کو زیادہ فروغ دینا اسلامی ریاست کا اولین فریضہ اور مالداروں اور دولتمندوں کی ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے اولین ذمہ داری ہے۔ باقی دنیاوی علوم و فنون کی حیثیت ثانوی ہے۔ یہ علوم بھی ضرور سیکھنے جائیں اولیت اسلامی علوم کے حصول کو ہی حاصل ہے۔

﴿امام شافعی﴾

امام محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں کہ علم دین کے پڑھنے پڑھانے والوں کو مال و دولت کی سب سے زیادہ حاجت ہے کیونکہ اس علم کو فروغ دینا انفرادی و اجتماعی طور پر تمام مسلمانوں کی اولین ضرورت ہے، مال و دولت اور وسائل کے بغیر علم کو فروغ دینا ممکن نہیں ہے۔

﴿ حجة الاسلام ﴾

حجة الاسلام امام محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ جنہوں نے پانچویں صدی ہجری میں اپنے علم کے نور سے دنیا کو روشن کر دیا۔ مسلمانوں کے لئے انکی عظیم الشان علمی یادگار انکی کتاب ”احیاء علوم الدین“ جسے انہوں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ و حضرت ابو بکر صدیقؓ و حضرت عمر فاروقؓ و حضرت عثمان غنیؓ و حضرت علی مرتضیٰؓ کی خدمت میں پیش کیا اور سب نے اسے بے حد پسند کیا اور بزرگان دین فرماتے ہیں کہ اس کا مطالعہ کرنے اور اس پر عمل کرنے والا اللہ کا ولی ہو جاتا ہے یہ سب قرآن و سنت کا ہی فیضان ہے حجة الاسلام اپنی اس کتاب میں اور امام جمال الدین نثرطی التعریف میں لکھتے ہیں کہ

﴿ امام عبد اللہ بن مبارک ﴾

امام اعظم ابو حنیفہ متوفی ۵۰ھ کے شاگرد رشید امام عبد اللہ مبارک جو اپنے زمانہ کے عظیم الشان عالم و محدث و فقیہ اور بڑے درجہ کے ولی (ابدالوں میں سے) تھے۔

انه كان يخصص بمعروفه اهل العلم ف قيل له لو عمت
 ؟ فقال : انى لا اعرف بعد مقام النبوة افضل من مقام
 العلماء فاذا اشتغل قلب احد هم بحاجته لم يقبل على
 التعلم فتفرينهم للعلم افضل

(نشرطی التعریف صفحہ ۹۲ و احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۵۹ کتاب الزکوٰۃ)

ترجمہ:-

وہ اپنے مال کی زکوٰۃ اور عطیات وغیرہ سب علماء کو دیتے تھے تو ان سے عرض کی گئی کیا ہی اچھا ہوتا کہ آپ اپنے مال میں سے علماء کے علاوہ دوسرے ضرورت مندوں کو بھی کچھ دیتے تو امام صاحب نے فرمایا میرے نزدیک نبوت کے مقام کے بعد علماء کا ہی مقام ہے ان سے اوپر اور کسی کا مقام نہیں یہ لوگ علم کو پھیلا رہے ہیں ہمارا فرض ہے ان کو معاشی لحاظ سے اور دنیا کے لحاظ سے بے فکر رکھیں تاکہ یہ علم کو زیادہ سے زیادہ پھیلائیں اس لئے کہ اگر یہ اپنی ضرورت کے بارے میں فکر مند ہو گئے تو علم کو پھیلانے کی طرف پوری توجہ نہیں دے سکیں گے لہذا ضروری ہے کہ ہم ان کو دنیا اور معاش اور دیگر ضروریات کے معاملہ میں فارغ رکھیں لہذا میں ان کو ہی ترجیح دیتا ہوں۔

اسی کتاب احیاء العلوم کی کتاب ”الشکر و تقسیم النعم“ میں حجۃ الاسلام امام غزالیؒ لکھتے ہیں کہ قرآن و سنت و فقہ اسلامی کے علوم کو فروغ دینے میں مصروف عالم کا تمام ضروریات کی فکر سے فارغ ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ اگر اس کے پاس مال نہ ہوگا تو وہ علم کو فروغ نہیں دے سکے گا پھر اس کی مثال ایسے ہوگی جیسے مجاہد ہے مگر ہتھیار نہیں ہے باز ہے شکار کرنا چاہتا ہے مگر پر نہیں ہیں تو قوم کے فرائض میں سے ہے کہ ایسے عالم دین کو جو دین کی خدمت کے لئے وقف ہے اپنے وسائل مالیہ کے ذریعے تمام ضروریات زندگی سے بے فکر رکھیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ صبح و شام روزی کی فکر میں ہو اور اس فکر میں ہو کہ کپڑے کہاں سے بنائیں گے مکان کیسے تیار کریں گے وغیرہ وغیرہ، غرضیکہ ایسے عالم دین کو تمام ضروریات میں بے نیاز رکھیں تاکہ علم کو زیادہ سے زیادہ فروغ حاصل ہو، قرآن و سنت کے علوم کی خدمت ہو کیونکہ علم

تواصل میں یہی ہے۔

﴿علم کون سا ہے؟﴾

حجۃ الاسلام امام غزالی فرماتے ہیں کہ

قال المفسرون و المحدثون العلم هو علم

الكتاب و السنة اذ بهما يتوصل الى العلوم كلها

(احياء العلوم ۲۵)

ترجمہ:-

علم سارے اچھے ہیں مگر مفسرین و محدثین نے فرمایا کہ جس علم کی سب سے اونچی شان ہے یہ قرآن و سنت کا علم ہے کیونکہ یہ تمام علوم کا خزانہ ہے اسکی برکت سے تمام علوم تک رسائی حاصل ہوتی ہے۔

لہذا اسی علم کو فروغ دینا اپنا مشن بنالیں قرآن و سنت کے علوم سے ہی ہمارے معاشرہ کی اصلاح ہوگی اور اسی سے ہی ہمارا معاشرہ جہالت کے اندھیروں سے نکل کر آسمانی انوار سے منور ہوگا۔

﴿تمام مسلمانوں پر فرض﴾

امام جمال الدین محمد بن عبدالرحمن بن عمر حبیشی متوفی ۵۰۷ھ اپنی کتاب نشرطی التعریف میں فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ اور امام شرف الدین الذوالی نے فرمایا کہ

فعلى الكل ان يعينوا العلماء للتفرغ للعلوم و

يَمْنَعُوا عَنْهُمْ مَنْ يَشْغَلُهُمْ عَنِ ذَالِكَ الْمَعْلُومِ وَيَتَفَقَدُوهُمْ
لثَلَاثٍ وَعَلَيْهِمُ الْغَمُومُ وَيُنْصَرُّوهُمْ عِنْدَ أَنْ يَظْهَرَ لَهُمُ
الْخِصُومُ وَأَنْ يَرَفُوهُمْ لِاقْتِبَاسِ الْعِلْمِ وَأَظْهَارِهِ وَنَشْرِهِ وَ
بَسْطِهِ وَاخْتِصَارِهِ

(نشرطی التعریف ۲۰۳)

ترجمہ:-

سب مسلمانوں پر فرض ہے کہ علماء کی مدد کریں تاکہ وہ علوم دینیہ کی خدمت
کے لئے دنیا کی ضروریات سے بے فکر و فارغ رہیں اور ان لوگوں کو ان کے پاس نہ
جانے دیں جو ان کے لئے علمی کام میں رکاوٹ بنیں اور گاہے گاہے ان کی خبر رکھیں کہ
ان کو کسی چیز کی ضرورت ہو جس کی فکر میں ان کے علمی کام میں خلل آ رہا ہو اور ان کی
ضروریات جب انہیں پیش آئیں تو مسلمان ان کی خوب مدد کریں اور ان کو ہر طرح
کی سہولت اور آرام پہنچائیں تاکہ وہ علم کا چراغ روشن رکھیں اور اسے حسب ضرورت
پھیلائیں کہیں تفصیل کے ساتھ اور کہیں اختصار کے ساتھ جیسے جیسے وہ علمی کام کی
ضرورت محسوس کریں بے فکری سے جاری رکھیں۔

لیکن آج ایسے مسلمان کم ہی ہیں جو اس فریضہ سے باخبر ہیں اور علماء سے
تعاون فرماتے ہیں شاید انہی کے ذوق ایمانی کی برکت سے دین کا چراغ روشن ہے
جبکہ یہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنی توفیق و طاقت کے مطابق دل کھول کر علماء کی
معاونت کرے تاکہ علماء اس جہالت کے دور کو علم کے دور سے بدلنے میں کامیاب
ہو جائیں بلاشبہ یہ سب سے اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے اور سب سے اعلیٰ جہاد ہے اور

سب سے اعلیٰ صدقہ جاریہ ہے۔

﴿قبر کا ساتھی﴾

امام دیلمی نے کتاب الفردوس میں اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

اذا مات العالم صور الله له علمه في قبره فيؤنسه

الى يوم القيامة ويدره عنه هوام الارض

(بشرى الكنيب بقاء الحبيب بهامش شرح الصدور ص ۲۹)

ترجمہ:-

جب عالم دین دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی قبر میں اس کے علم کو اس کے لئے نہایت خوبصورت شکل عطا فرماتا ہے جو اس کے ساتھ قبر میں قیامت تک ساتھی ہو جاتا ہے وہ اس سے محبت کرتا ہے اور زمین کے کیڑوں مکوڑوں اور دوسرے جانوروں کو اس سے دور کرتا ہے۔

﴿وحی موسیٰ﴾

امام احمد بن حنبل نے کتاب الزهد میں سند کے ساتھ روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ

نے موسیٰ کو وحی فرمائی کہ ہر امتی سے کہدیں کہ

تعلم الخیر و علمه الناس فانی منور لمعلم العلم و

متعلمه قبورهم حتی لا یستوحشوا بمکانهم

(بشر الكنيب ۲۰)

ترجمہ:-

دین کا علم سیکھے اور اسے لوگوں کو سکھائے کہ بلاشبہ میں دین کے علم سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبریں روشن کرتا ہوں تاکہ وہ اپنی جگہ میں گھبرائیں نہیں۔

﴿علم دین سیکھنا فرض ہے﴾

بلاشبہ علم دین سیکھنا فرض ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وما كان المؤمنون لينفروا كافة فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين ولينذروا قومهم اذا رجعوا اليهم لعلهم يحذرون

(سورة توبه ۱۲۲)

ترجمہ:-

اور مسلمانوں سے یہ تو نہیں ہو سکتا کہ سب کے سب نکلیں (اور یکدم اپنے وطن خالی کر دیں) تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے (ایک جماعت وطن میں رہے اور) ایک جماعت نکلے تاکہ دین کا علم حاصل کرے اور واپس آ کر اپنی قوم کو (دین کے احکام کی خلاف ورزی سے) ڈرائے تاکہ وہ (دین کے احکام پر عمل کر کے اللہ کی ناراضگی سے) بچیں۔

﴿مسائل﴾

اس آیت سے چند مسائل معلوم ہوئے ایک یہ کہ دین کا علم حاصل کرنا فرض

ہے یعنی جو چیزیں بندے پر فرض یا واجب ہیں اور جو چیزیں حرام ہیں ان کا جاننا ہر

مسلمان پر فرض عین ہے اور اس سے زائد کا سیکھنا فرض کفایہ ہے۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے

طلب العلم فريضة على كل مسلم و مسلمة

(صحيح مسلم و جامع بيان العلم و فضله)

ترجمہ:-

کہ دین کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

اور امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ دین کا علم سیکھنا نفلی نماز سے بہتر ہے۔

دوسرا مسئلہ یہ کہ علم حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا ضروری ہے جبکہ اسکی

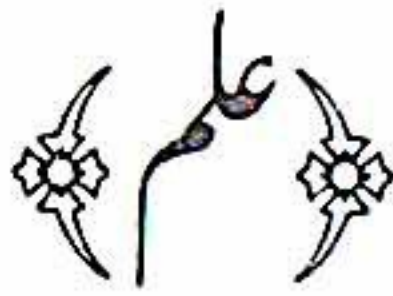
ضرورت ہو کہ قریب کوئی تعلیمی ادارہ نہ ہو حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص علم حاصل

کرنے کے لئے راستہ پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان

کر دیتا ہے

(ترمذی شریف)

تیسرا یہ کہ فقہ سب سے افضل علم ہے۔



حجۃ الاسلام امام محمد غزالیؒ فرماتے ہیں کہ

وقد كان يطلق ذلك على العلم بالله و بآياته

و بافعاله في عباده و خلقه حتى انه لمات عمرؓ قال

ابن مسعودؓ لقد مات تسعة اعشار العلم فعرفه بالالف

واللام ثم فسرہ العلم باللہ الخ

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۵)

ترجمہ:-

حضور ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کے زمانہ اقدس میں اور اسی طرح تابعین و ائمہ مجتہدین کے زمانہ اقدس میں حتیٰ کہ کئی سو سال بعد تک علم کا لفظ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور اس کے احکام (قرآن و سنت) اور اس کے بندوں میں اور اس کی مخلوق میں اس کے جو افعال ہیں اس کے علم کے لئے ہی بولا جاتا تھا یعنی قرآن و سنت کے علم کو ہی علم کہا جاتا تھا اس لئے جب حضرت عمرؓ کا انتقال ہوا تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا ”علم کے دس حصوں میں سے نو حصے چلے گئے“

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ”اعثار العلم“ میں علم کے لفظ کو معرفہ باللام کر کے لائے پھر اس کی تفسیر اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور اس کے احکام کے علم کے ساتھ فرمائی بعد میں لوگوں نے اسمیں کچھ اپنی طرف سے بناوٹ کر دی حتیٰ کہ اکثر طور پر اسے عالم کہا جانے لگا جو مسائل فقہیہ وغیرہ میں مناظرہ باز ہو اور کہا جانے لگا کہ یہی حقیقت میں عالم ہے اور یہی میدان علم کا مرد ہے اور جو عالم تو ہو مگر مناظرہ باز نہ ہو اسے کمزور مردوں میں شمار کیا جانے لگا اور یہاں تک کہ علماء کے گروہ میں ہی اسے شمار نہ کیا جانے لگا یہ بھی ایک بناوٹ کی بات ہے۔

کیونکہ قرآن و حدیث میں جس علم کی فضیلت اور جس عالم کی شان بیان ہوئی ہے وہ حقیقت میں ان علماء کے بارے میں ہے جو اللہ کی ذات و صفات و افعال اور قرآن و سنت کے احکام کے عالم ہوں، اب تو یہاں تک زیادتی کی گئی ہے کہ جو چند

مناظرانہ باتیں سیکھ لے وہی بڑا عالم کہلاتا ہے حالانکہ وہ قرآن کی تفسیر و حدیث و تاریخ و فقہ و مذاہب فقہاء سے کچھ بھی نہیں جانتا ہوتا اور یہ بھی صحیح علم کے کم رہ جانے کا سبب بنا ہے۔

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۴۵)

آج کے دور کے جدید فنون ڈاکٹری، انجینئرنگ، اکاؤنٹ سائنس کمپیوٹر بیالوجی فزکس کیمسٹری (حساب) وغیرہ سب فنون ہیں علوم نہیں ہیں ان فنون کے ماہرین کو عالم نہیں کہا جائے گا کیونکہ اس ماہر فن کی عبارت صرف اسی فن تک محدود ہوتی ہے دیگر فنونی سے وہ لاعلم ہی ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ سب فنون قومی ضرورت ہیں اور انسانی خدمت کا ذریعہ بھی ہیں اگر کوئی اللہ کی رضا اور ثواب کے لئے ان سے خدمت خلق کرے بے شک بڑے ثواب کا حقدار ہوگا جیسے دوسرے نیک کاموں پر انسان اجر و ثواب کا مستحق ہوتا ہے لیکن جو فضیلت قرآن و سنت کے علوم کی ہے جن سے انسان شریعت کے احکام اور انسانیت کے آداب و اخلاق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات و افعال کی معرفت حاصل کرتا اور نبی کریم ﷺ کا وارث و قائم مقام کہلاتا ہے اور بلاشبہ یہ صرف اور صرف قرآن و سنت اور شریعت کا ہی علم ہے جو علم کامل ہے، جو علم مطلق ہے اور جو فضیلتوں کا جامع ہے اس کے سوا اور کوئی علم نہیں جسے حقیقی طور پر علم کہا جائے۔

﴿عالم دین کو زکوٰۃ دینا افضل ہے﴾

عالم دین جو ہمہ وقت دین کے کاموں میں مصروف ہو اسے زکوٰۃ دینا بہتر

ہے بلکہ اسے زکوٰۃ دینا افضل و بہتر ہے۔

التصدق علی العالم الفقیر افضل

(درمختار مع شامی ج ۲ ص ۳۵۲)

ترجمہ:-

ضرورت مند عالم دین کو زکوٰۃ دینا افضل ہے۔

کیونکہ یہ دراصل دین کی خدمت بھی ہے اور انسانی خدمت بھی۔

﴿ امام حسن ﴾

حضرت امام حسنؓ کی خدمت میں اگر کوئی عالم جاتا تو آپ اسے رخصت

کرتے وقت تین تین لاکھ درہم نذرانہ پیش کرتے تھے۔ ایک علم کی شان سے بے خبر

انسان نے امام صاحب سے عرض کی کہ یہ تو فضول خرچی ہے ”لا خیر فی

الاسراف“ اور فضول خرچی میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ امام حسنؓ اسی کے اسی

عربی کے جملہ کو الٹا کر کے اسے لاجواب فرمایا دیا کہ ”لا اسراف فی الخیر“

یعنی نیک جگہ میں خرچ کرنا فضول خرچی نہیں ہے پھر فرمایا کہ دین علماء دین کی ہی ایک

شکل میں ہمارے پاس ہے لہذا دین پر خرچ کرنا ہو تو علماء پر خرچ کرو کہ یہ ہر وقت

دین کے لئے وقف ہیں، دین کا الگ کوئی وجود نہیں دین علماء دین کی صورت میں ہے

جب علماء نہیں رہیں گے تو دین بھی نہیں رہے گا۔

علامہ زہبیؒ لکھتے ہیں کہ

وتحل الزکوٰۃ لطالب العلوم الشرعية لان

تحصيل العلم فرض كفاية و يخاف من الاقبال على
الكسب الا انقطاع عن التحصيل

(الفقه الاسلامى ج ۲ ص ۸۸۰)

ترجمہ:-

جو شخص شریعت کے علوم کے پڑھنے پڑھانے میں مشغول ہو اس کے لئے
زکوٰۃ لینا جائز ہے کیونکہ علم دین حاصل کرنا اور اسے فروغ دینا فرض کفایہ ہے اور
کاروبار کرنے کی صورت میں اس کے لئے پڑھنا پڑھانا ممکن نہ ہوگا۔
لہذا:- اسکی پوری اور مکمل کفالت کرنا اور اسکی جملہ ضروریات کا انتظام کرنا محیر و مالدار
مسلمانوں کا فریضہ ہے۔

﴿امام سرخسی﴾

امام شمس الدین سرخسی متوفی ۴۹۰ھ جو ائمہ احناف کے مجتہدین میں سے

ہیں مبسوط میں فرماتے ہیں

ومنہ ارزق القضاء و المفتیین و المحتسبین و
المعلمین و کل من فرغ نفسه لعمل من اعمال
المسلمین علی وجه الحسبة

(المبسوط ج ۳ ص ۱۸)

ترجمہ:-

اور قومی خزانے کے ذمہ ہے قاضیوں (ججوں) اور فتویٰ دینے والے علماء اور

احتساب کرنے والوں اور علم سکھانے والوں کے وظائف اور ان کے علاوہ ہر اس شخص کا وظیفہ بھی خزانے کے ذمہ ہے جس نے اپنے آپ کو مسلمانوں کی دینی یا دنیاوی خدمات کے لئے رضا کارانہ طور پر وقف کر رکھا ہے۔

اسلامی نظریہ کی رو سے ہر شخص کا وظیفہ اسکی ضرورت کے مطابق ہوگا۔ مثلاً ایک شخص صرف میاں بیوی ہیں تو اسے اتنا ہی وظیفہ ملے گا جس سے اسکی ضروریات پوری ہوں خواہ کتنا ہی اونچے عہدے پر ہو مگر ضروریات سے زیادہ نہیں، اگر دس ہزار روپیہ سے اسکی ضروریات پوری ہوتی ہیں تو اسے دس ہزار دیا جائیگا اور اگر اس سے نیچے درجہ کا ملازم ہے مگر اس کے دس بچے ہیں جنکی ضروریات بیس ہزار روپے سے کم سے پوری نہیں ہوتی ہیں تو اسے بیس ہزار دیے جائیں گے کم نہیں دیے جائیں گے (چنانچہ حوالوں کے ساتھ مدلل بحث ہماری کتاب ”معاشیات نظام مصطفیٰ“ میں دیکھ سکتے ہیں) اور اگر قومی خزانہ سے ان کو نہیں دیا جاتا تو مسلمان اپنے طور پر اسکا انتظام کریں یہ ان کا فریضہ ہے تاکہ دین کا کام نہ رکے۔

﴿ امام ابو حفص ﴾

امام اسماعیل حقی بروسی لکھتے ہیں کہ امام ابو حفصؒ نے ارشاد فرمایا کہ

لا یصرف الی من لایصلی الا حیانا و التصدق

علی الفقیر العالم افضل من الجاہل و یصرف الی

الائمة و المؤذنین و القراء و المفتیین و المعلمین۔

(تفسیر روح البیان ج ۱۰ ص ۲۷۲)

ترجمہ:-

جو شخص نماز نہ پڑھتا ہو یا کبھی کبھی پڑھتا ہو اسے زکوٰۃ و صدقات نہ دیئے جائیں اور غیر عالم کی بجائے عالم کو زکوٰۃ دینا افضل اور زیادہ ثواب ہے اور اماموں اور مؤذنون اور قاریوں اور مفتیوں اور علم دین کی تعلیم دینے والوں کو زکوٰۃ میں سے وظائف دیئے جائیں گے۔

(روح البیان ج ۳ ص ۴۵۵)

﴿ایک شہر سے دوسرے شہر﴾

فقہاء احناف فرماتے ہیں کہ ایک شہر سے دوسرے شہر زکوٰۃ بھیجنا پسندیدہ بات نہیں ہے بلکہ ہر شہر والوں کو چاہئے کہ اپنے شہر کے ضرورت مند کو زکوٰۃ دیں تو حرج نہیں ہاں اگر دوسرے شہر میں زیادہ ضرورت مند ہوں اس کے بعد لکھتے ہیں کہ

او اصلح او اورع او أنفع للمسلمین او الی طالب علم
فلایکرہ

(التفسیر المنیر ج ۱۰ ص ۲۴۲)

ترجمہ:-

یا دوسرے شہر میں زیادہ بہتر ہو یا اس کے رشتہ دار ضرورت مند دوسرے شہر میں ہوں یا وہاں زیادہ پرہیزگار یا مسلمانوں کے لئے وہاں زیادہ دین کا کام ہو رہا ہو یا وہاں علم والے علم کا کام کر رہے ہوں تو وہاں زکوٰۃ بھیجنا اچھی بات ہے۔

علامہ زھیلی اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی فرماتے ہیں کہ

من انفق ماله في طلبه العلم صدق انه انفق في

سبيل الله

(التفسير المظهرى ج ۳ ص ۲۳۹. التفسير المنير ج ۱۰ ص ۲۳۳)

ترجمہ:-

جس نے علم کے پڑھنے پڑھانے والوں کو زکوٰۃ دی واقعی اس نے اللہ کے

راستہ میں مال خرچ کیا۔

صاحب التیسیر فرماتے ہیں کہ

وقال كثير من الفقهاء ان تفرغ القادر على

الكسب لطلب العلم اعطى من الزكوة لان طلب العلم

داخل في الجهاد في سبيل الله

(تفسير تيسير الكريم الرحمن ج ۳ ص ۲۵۳)

ترجمہ:-

بہت سے فقہاء نے فرمایا ہے کہ جو شخص کمانے کی طاقت رکھتا ہو مگر وہ علم کے

پڑھنے پڑھانے میں مصروف ہو اسے زکوٰۃ دی جائے کیونکہ علم کا پڑھنا پڑھانا اللہ کی راہ

میں جہاد کرنا ہے، لہذا علم والوں کو زکوٰۃ دینا مجاہدین فی سبیل اللہ کو زکوٰۃ دینا ہے بلکہ

اس سے پہلے گزر چکا ہے کہ علم کا جہاد مادی اسلحہ کے ذریعے جہاد سے بہتر ہے۔ بلکہ یہ

اولین جہاد ہے۔

﴿ علماء کو سلام کرنے ان کی خدمت میں بیٹھنے اور ان

کی زیارت کرنے کا ثواب ﴾

امام الحدیث والمفسرین حضرت امام جلال الدین السیوطیؒ متوفی ۹۱۱ھ
اپنی کتاب ”لباب الحدیث“ میں حدیث روایت فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے فرمایا

جلوسك في مجلس العلم لا تمس قلما ولا
تكتب حرفا خيرا لك من عتق الف رقبة و نظروك الى
وجه العالم خيرا لك من الف فرس تصدقت بها في سبيل
الله، و سلامك على العالم خيرا من عبادة الف سنة
ترجمہ:-

تمہارا علم کی مجلس میں بیٹھنا بغیر ہاتھ میں قلم پکڑے اور بغیر کوئی حرف لکھے
تمہارے لئے ایک ہزار غلام آزاد کرنے کے ثواب سے زیادہ ثواب ہے اور تمہارا عالم
دین کے چہرے کو دیکھنا تمہارے لئے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کو ایک ہزار
گھوڑے فی سبیل اللہ دینے سے زیادہ ثواب ہے اور تمہارا عالم دین کو سلام کرنا
ایک ہزار سال کی نقلی عبادت سے بہتر ہے۔

تشریح:- حضور اکرم ﷺ نے جو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ارشاد فرمایا ہم اسے
تشریح و وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہیں ”یعنی تمہارے صحیح العقیدہ عالم باعمل کی

محفل میں کسی بھی لمحہ دن کو یارات کو اس نیت سے بیٹھنا کہ اللہ والوں کی صحبت نصیب ہو جائے اور انکی کوئی بات میرے کان میں پڑے اور مجھے سمجھ آ جائے جس پر میں عمل کر سکوں اور میرے ایمان یا عمل میں ترقی ہو ایک ہزار غلام یا لونڈی اللہ کے لئے آزاد کرنے سے بہتر ثواب ہے اور ایسے ہی عالم دین کی طرف محبت و عقیدت سے ایک نظر دیکھنا مجاہدین اسلام کو فی سبیل اللہ ایک ہزار گھوڑے دینے سے زیادہ ثواب ہے۔

امام حافظ منذری نے بھی اپنی کتاب ”الدرة الیتمتہ“ میں اسی طرح حدیث روایت فرمائی ہے اور امام حافظ یحییٰ بن شرف نوادی شارح صحیح مسلم نے اپنی کتاب ”ریاض الصالحین“ میں ایک حدیث روایت فرمائی اس میں ہے کہ حضرت عمر فاروق فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ

جو شخص عالم دین کی محفل کی طرف چلا اسے ایک ایک قدم پر ایک سونکی کا ثواب ملے گا اور جب اس کی خدمت میں جا کر بیٹھے گا اور اس کی باتیں سنے گا تو عالم دین کے منہ سے نکلنے والے ایک ایک لفظ کے بدلے ایک نیکی ملے گی۔

غور کیجئے کہ جب عالم دین کی گھنٹہ بھر کی تقریر سنکر سامعین واپس لوٹتے ہوں گے تو ان کے دامن اور نامہ اعمال میں ہزاروں نیکیاں جمع ہو جاتی ہوں گی۔

﴿ علماء کی تعظیم ﴾

علماء کی تعظیم فرض ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے جسے امام سیوطی

روایت فرماتے ہیں

اکرموا العلماء فانہم عند اللہ کرماء مکرمون

ترجمہ:-

علماء کی تعظیم کیا کرو یقیناً علماء اللہ کے ہاں اس کے محترم و پسندیدہ و برگزیدہ بندے ہیں ان کو اللہ کے ہاں (فرشتوں میں بھی) عزت دی جاتی ہے۔

شرح:- اس کی شرح میں علامہ محمد بن عمر نووی بنتنی لکھتے ہیں

اکرموا العلماء ای بعلموہم الشرع العالمین بان
تعاملوہم بالاجلال و الاحسان الیہم بالقول و الفعل۔

ترجمہ:-

یعنی جو شریعت کے علم رکھنے اور شریعت پر عمل کرنے والے علماء ہیں ان کی تعظیم کرو اس کا مطلب ہے کہ اپنے قول و عمل سے ان کی عزت بڑھاؤ اور ان کے ساتھ احسان اور بھلائی سے پیش آؤ کہ دین کے کام کو چلانے میں ان کی بھرپور مدد کرو یہ تم پر فرض ہے۔

(تنقیح القول ص ۸ طبع لبنان)

﴿ایک نگاہ سے فرشتہ﴾

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ حدیث روایت فرماتے ہیں رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا

من نظر الی وجہ العالم نظرة - ففرح بها خلق
اللہ تعالیٰ من تلك النظرة ملکا یستغفر له الی یوم
القیامة

(لباب الحدیث ۹)

ترجمہ:-

جس شخص نے عالم دین کے چہرے کی طرف ایک نظر دیکھا جس سے عالم خوش ہو گیا تو اللہ اس نظر سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو اس شخص کے لئے قیامت تک بخشش کی دعا کرتا رہے گا۔

﴿عالم کی ایک ایک بات سے فرشتہ پیدا ہوتا ہے﴾

امام سیوطیؒ ایک حدیث حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اذا تحدث العالم فی مجلسہ ولم یدخلہ ہزل
ولا لغوا الا خلق اللہ تعالیٰ من کل کلمۃ طلعت من فمہ
ملکا یتغفر لہ ولسامعہ الی یوم القیامۃ فاذا انصرفوا
مغفورین لہم ثم ہم القوم لا یشقی بہم جلیسہم

(تنقیح القول الحشیت بشرح لباب الحدیث ص ۹)

ترجمہ:-

جب عالم دین اپنی مجلس میں بات کرتا ہے اور اسکی بات نہ مذاق ہو اور نہ بے کار ہو (بلکہ عالمانہ گفتگو ہو) تو اس کے ایک ایک کلمہ سے جو اس کے منہ سے نکلتا ہے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو عالم دین کے لئے اور اس کی باتوں کو سننے والوں کے لئے قیامت کے دن تک بخشش کی دعا کرتا رہے گا تو جب لوگ اس کی محفل

سے واپس ہوتے ہیں تو بخشتے ہوئے ہوتے ہیں پھر آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جن کی صحبت میں بیٹھنے والا نامراد نہیں رہتا۔

﴿عالم کو دیکھنا عبادت، آنکھ اور دل کا نور ہے﴾

علامہ محمد بن عمر بنتنیؒ لکھتے ہیں کہ سیدنا علی مرتضیٰؑ فرماتے ہیں کہ

النظر الی وجه العالم عبادة و نور فی النظر و نور

فی القلب فاذا جلس العالم للعلم کان له بكل مسألة

قصر فی الجنة وللعامل بها مثل ذلك

(امام نوویؒ نے بھی اسی طرح روایت کی)

ترجمہ:-

عالم دین کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے اور آنکھ کا نور اور دل کی روشنی ہے تو جب عالم دین علم کی مجلس میں تشریف رکھتا ہے اور پڑھنے والوں یا سننے والوں کو مسائل بتاتا ہے تو ہر اسے اور اسکی صحبت میں بیٹھ کر اسکا بیان سننے والوں کے لئے ہر مسئلہ کے بدلے جنت کا محل (لکھا جاتا) ہے۔

﴿عالم دین کی صحبت میں بیٹھنے والا قیامت کے دن

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوگا﴾

امام جلال الدین سیوطیؒ حدیث روایت کرتے ہیں

قال النبی ﷺ من زار عالمًا فکانما زارنی ومن

صافح عالما فکانما صافحنی ومن جالس عالما فکانما
جالسنى فى الدنيا ومن جالسنى فى الدنيا اجلسته
معى يوم القيامة

(لباب الحديث ص ۹)

ترجمہ:-

جس نے عالم دین کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی اور جس نے
عالم دین کے ساتھ ہاتھ ملایا گویا اس نے میرے ساتھ ہاتھ ملایا اور جو عالم دین کے
ساتھ بیٹھا وہ دنیا میں گویا میرے ساتھ بیٹھا اور جو دنیا میں میرے ساتھ بیٹھا میں
قیامت کے دن اسے اپنے ساتھ بٹھاؤں گا۔

ریاض الصالحین امام نووی اور تنقیح القول الحثیث میں حضرت انسؓ سے

مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

جس نے ایک عالم دین کی زیارت کی تو بے شک اس نے میری زیارت کی
اور جس نے میری زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی اور جو عالم
دین کے پاس دین سیکھنے گیا اسے ایک ایک قدم کے بدلے میں ایک شہید کا ثواب
ملے گا۔

﴿جنت کی ضمانت﴾

عالم دین کی زیارت کے لئے جانے والے مسلمان کے لئے حضور اکرم

ﷺ نے جنت کا وعدہ فرمایا اور ضمانت و گارنٹی دی ہے چنانچہ ”ریاض

الصالحین“ میں امام نوویؒ شارح مسلم حضرت علی مرتضیٰؓ سے حدیث نقل فرماتے

ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

من زار عالما ضمنت له على الله الجنة

(تنقيح القول الحثيث بشرح لباب الحديث امام جلال الدين سيوطي ص ۹)

ترجمہ:-

کہ جس نے عالم دین کی زیارت کی میں نے اسے اللہ کی طرف سے جنت کی ضمانت دی۔

﴿عالم کی قبر کی زیارت﴾

امام یحییٰ بن شرف نووی شارح مسلم کی ”ریاض الصالحین“

شریف میں حضرت علی مرتضیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

من زار عالما ای فی قبره ثم قرء عنده آية من

كتاب الله تعالى اعطاه الله تعالى بعدد خطواته قصورا

فی الجنة وکان له بكل حرف قرأه علی قبره قصرا فی

الجنة

(تنقيح القول شرح لباب الحديث امام سيوطي ص ۹)

ترجمہ:-

جس نے عالم دین کی قبر شریف کی زیارت کی پھر اس کے پاس اللہ تعالیٰ کی

کتاب قرآن مجید کی ایک آیت کی تلاوت کی (اور اس کا ثواب اسے بخشا) تو اللہ تعالیٰ

اسے ایک ایک قدم کے بدلے (جس سے چل کر آیا) اسے جنت میں ایک محل

عطا کرے گا۔

﴿ علماء و علم قرآن ﴾

الحمد للہ علماء کرام کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ قرآن کا علم رکھتے ہیں اور قرآن علم کا خزانہ ہے علماء قرآن کی زبان (عربی) پر عبور رکھنے کی وجہ سے اور اس کے قواعد و ضوابط و اصول کو جاننے و سمجھنے کی وجہ سے قرآن کے علوم و احکام کو جاننے کے ساتھ ساتھ ان کی باریکیوں اور لطیف نکتوں کو بھی جانتے ہیں امام حافظ مجتہد ابواسحاق ابراہیم بن موسیٰ نخعی غرناطی معروف بنام گرامی شاطبیؒ متوفی ۹۰ھ اپنی کتاب ”الموافقات فی اصول الاحکام“ میں فرماتے ہیں

فالعالم بالقرآن عالم بجملة الشريعة

(الموافقات ج ۳ ص ۲۱۹)

ترجمہ:-

تو قرآن کا عالم ہو وہ تمام شریعت کا عالم ہے۔

﴿ عالم سے بڑا کوئی نہیں ﴾

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ

ان من قرء القرآن فليس فوقه احد

(الموافقات ج ۳ ص ۲۱۹)

ترجمہ:-

جس نے قرآن کا علم حاصل کر لیا اس سے اوپر کوئی نہیں۔

یہ قرآن کی شان ہے کہ قرآن سے اوپر کوئی کتاب نہیں تو اس کی برکت سے

قرآن کے عالم سے بڑا بھی کوئی نہیں ہے۔

﴿مفتی قائم مقام نبی﴾

امام شاطبی لکھتے ہیں کہ

المفتی قائم فی الامۃ مقام النبی ﷺ

(الموافقات ج ۲ ص ۲۴۰)

ترجمہ:-

مفتی (فقہ کا علم رکھنے والا) امت میں نبی ﷺ کے قائم مقام ہے۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ

من قرء القرآن فقد ادرجت النبوة بین جنیہ الا

انه لا یوحی الیہ

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۳۲۲)

ترجمہ:-

جس نے قرآن کا علم حاصل کر لیا اس کا عالم ہو گیا تو بلاشبہ نبوت اسکے

دو پہلوؤں میں رکھ دی گئی لیکن اسکی طرف وحی نہیں کی جاتی۔

نبوت کا دو پہلوؤں میں رکھ دیا جانا ایک ایسا مرتبہ ہے جو عالم دین

(قرآن و سنت کے علم رکھنے والے) کے سوا اور کسی کو نصیب نہیں ہے۔

﴿ فضیلت فقہ ﴾

”فتاویٰ درمختار“ میں ہے

وخیر علوم علم فقہ لانه یكون الی کل العلوم

توسلا

ترجمہ:-

اور سب سے بہتر علم فقہ کا علم ہے کیونکہ یہ، تمام علوم پر عبور حاصل کرنے کا

ذریعہ ہے۔

فان فقیہا واجلامتورعا علی الف ذی زهد

تفضل و اعلیٰ

ترجمہ:-

پس بے شک ایک پرہیزگار فقیہ، ایک ہزار عبادت گزار زاہدوں سے بھی بلند و بالا

ہے۔

﴿ امام محمد ﴾

امام محمد شاگرد رشید امام ابوحنیفہؒ کو ہدایت کی گئی کہ

تفقہ فان الفقیہ افضل قائدالی البر والتقویٰ

واعدل قاصد

ترجمہ:-

شریعت کے احکام کا علم حاصل کیجئے بے شک شریعت کا عالم نیکی و تقویٰ کی طرف لے جانے والا سب سے بہتر راہنما ہے اور سب سے زیادہ انصاف والا قاصد ہے۔

وکن مستفیدا کل یوم زیادة
من الفقه واسبح فی بحور الفوائد

ترجمہ:-

اور روزانہ فقہ کے علم میں زیادہ فائدہ حاصل کرتے جاؤ اور علم کے فوائد کے دریاؤں میں خوب تیرو

فان فقیہا واحدا متورعا

اشد علی الشیطان من الف عابد

ترجمہ:-

تو بے شک ایک پرہیزگار عالم دین ایک ہزار عبادت گزاروں کے مقابلہ میں شیطان پر زیادہ سخت ہے۔

(مقدمہ فتاویٰ درمختار)

﴿محنت کی ضرورت﴾

عالم بننے کے لئے محنت کی بڑی ضرورت ہے اوپر والے شعر میں اسی طرف اشارہ ہے کہ تمام علوم میں عموماً اور خصوصاً فقہ و دین کا علم سیکھنے والوں کو تو بہت ہی محنت کرنے کی ضرورت ہے ہم اس محنت کی ایک مثال دیتے ہیں چنانچہ امام ابو اسحاق

ابراہیم بن علی بن یوسف شیرازی فیروز آبادی متوفی ۴۶۹ھ فرماتے ہیں۔

كنت اعيد كل درس مائة مرة واذا كان في
المسئلة بيت شعر يستشهد به حفظت القصيد كلها من
اجله

(کتاب العلم ص ۵۲)

ترجمہ:-

میں اپنا سبق روزانہ ایک سو بار دہراتا تھا اور جب مسئلہ میں کسی شاعر کے
قصیدہ کا کوئی شعر آتا تو میں صرف وہ شعر نہیں اس شعر کی وجہ سے پورا قصیدہ ہی حفظ
کر لیتا تھا فقیہ یا محدث یا مفسر وغیرہ ایسے عظیم الشان عالم بننے کے لئے اس طرح
محنت کرنا بڑا ضروری ہے۔

﴿عالم کا مقام مجاہد سے بڑھ کر ہے﴾

سیدنا علی مرتضیٰ نے فرمایا

العالم اعظم اجرا من الصائم القائم الغازی فی

سبیل اللہ

(کتاب العلم ص ۷۰)

ترجمہ:-

عالم دین اس شخص کے مقابلہ میں بڑا درجہ رکھتا ہے جو دن بھر روزہ
رکھتا راتوں کو کھڑے ہو کر عبادت کرتا اور اللہ کی راہ میں جہاد کر کے فتح حاصل کرتا ہو۔

﴿تعلیم کا ثواب﴾

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ میرا علم کا ایک باب پڑھ کر کسی مسلمان کو وہ باب پڑھا دینا اس سے بہتر ہے کہ سارے جہان کی دنیا مجھے مل جائے اور میں اسے راہ خدا میں خرچ کر دوں

(کتاب العلم ۷۰)

﴿حضور اکرم ﷺ اور خلفاء راشدین کے زمانہ

میں تعلیم دین کا انتظام﴾

آپ ﷺ کے بعد خلفاء راشدین خاص کر حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے تمام ممالک اسلامیہ میں تعلیم قرآن کا بڑا منظم اور باقاعدہ انتظام فرمایا تھا۔ حضرت عمرؓ کی فتوحات بائیس لاکھ اکاون ہزار مربع میل پر محیط تھیں اس وسیع ترین مملکت میں آپؓ نے ہر جگہ ماہر معلم قرآن مقرر فرمادیے تھے، عبادہ ابن الصامتؓ اور ابوالدرداءؓ جیسے ماہر قراء کو اہل شام کو قرآن کی تعلیم دینے کے لیے روانہ فرمائے ہوئے ان کو حکم دیا کہ ایک صاحب حمص میں قیام کریں، دوسرے صاحب دمشق جائیں اور تیسرے صاحب فلسطین کو اپنا مستقر بنائیں۔

(کنز العمال ج ۱ ص ۲۸۰)

﴿وظائف﴾

ان تمام معلمین قرآن کو بیت المال سے وظیفے دیئے جاتے تھے اسی طرح

قرآن پڑھنا سیکھنے والوں کو بھی وظیفہ دینے کا آپ نے حکم فرمایا تھا۔

﴿امام ابو عبیدہؓ لکھتے ہیں﴾

ان عمر بن الخطاب کتب الی بعض عماله ان

اعط الناس علی تعلم القرآن

(کتاب الاموال ص ۲۴۱)

ترجمہ:-

حضرت عمر بن الخطابؓ نے اپنے بعض عاملوں کو لکھا کہ قرآن پڑھنا سیکھنے والوں کو وظیفہ دیے جائیں۔ بعد میں جب عاملوں نے اطلاع دی کہ بعض لوگ قرآن سیکھنے کی خواہش کے بغیر محض وظیفہ حاصل کرنے کے لیے طالب علم بن رہے ہیں تو اس پر بھی آپؓ نے وظیفہ بند کر دینے کا حکم نہیں فرمایا

(کتاب الاموال ص ۲۶۱)

لوگوں کو قرآن خوانی کی طرف طرح طرح سے مائل کرنا آپ کا محبوب ترین مشغلہ تھا، تمام کے لیے وظیفہ مقرر کرتے وقت بھی آپؓ اس بات کا لحاظ فرماتے تھے کہ قرآن و سنت کا علم سیکھنے سکھانے والے طلباء اور علماء کو وظائف دوسروں سے زیادہ دیے جائیں قاضی ابویعلیٰ لکھتے ہیں۔

ثم فرض للناس علی منازلهم وقراءتهم

وجهادهم فی سبیل اللہ

(الاحکام السلطانیة للقاضی ابی یعلیٰ ص ۲۲۳)

ترجمہ:-

یعنی پھر آپؐ نے لوگوں کے لئے ان کے مراتب اور ان کے علم قرآن اور ان کے جہاد فی سبیل اللہ کی بناء پر ماہانہ وظیفے مقرر فرمائے نیز آپؐ کے مصاحبین، وزراء اور مشیر بھی قرآن کے عالم ہی ہوتے تھے۔

(صحیح بخاری تفسیر سورة الاعراف و باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ)
اور (باب قول اللہ تعالیٰ ”وامرهم شوریٰ بینہم“)

میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں

كان القراء اصحاب مجالس عمر و مشاورته كهولا كانوا و

شبانا

ترجمہ:-

یعنی حضرت عمرؓ کی مجالس کے اصحاب وزراء اور ان کے مشیر قرآن کریم کے

قاری و عالم ہوتے تھے خواہ وہ بوڑھے ہوتے یا جوان ہوتے۔

اندازہ فرمائیے کہ اسلامی ریاست کیسی ہوتی ہے۔ آج ہم پاکستان کو اسلامی

ریاست کہتے ہیں حالانکہ یہاں اسلام کے نام کے سوا کچھ نہیں اسے اسلام کا نہیں

لوٹ کھسوٹ، جہالت، بددیانتی، قتل و غارت، فرقہ واریت، سیاست بازی اور

مہنگائیوں اور ٹیکسوں کی بھرمار کی ریاست بنا دیا گیا اس صورت حال کو دیکھ کر قائد اعظم

محمد علی جناحؒ اور پاکستان بنانے میں ان کے ساتھ تعاون کرنے والے علماء اور قربانیاں

دینے اور شہید ہونے والے مسلمانوں کی روحیں یقیناً تڑپ رہی ہوں گی۔

ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں کہ وہ پاکستان میں جلد از

جلد اسلامی نظام رائج کرنے کے لئے اپنے کسی خاص بندے کو مقرر فرمائے جو ایسا

نظام مصطفیٰ ﷺ کی حکمرانی قائم کر کے ہمارے ملک و قوم کو اوج ثریا پر پہنچادے
آمین۔

﴿امت پر علماء کی تعظیم فرض ہے﴾

محل السنۃ والذین امام یحییٰ ابن شرف النوویؒ متوفی ۶۷۶ھ

”کتاب العلم واداب العالم والمتعلم“ میں

فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی امت کے علماء (اہل سنت وجماعت) روئے زمین پر
اللہ کی نشانیاں ہیں جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم و تکریم نہ کرے وہ اللہ کے عذاب کا مستحق
ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

(ترجمہ)

یعنی ان لوگوں کے لئے اللہ کی طرف سے سخت حکم ممانعت و سخت ناراضگی
اور عذاب کی خبر ہے جو علماء و فقہاء کو ایذا و تکلیف پہنچائیں اور انکی بے ادبی کریں اللہ
تعالیٰ لوگوں کو علماء کی جو اللہ کی نشانیاں ہیں تعظیم و تکریم کا حکم دیتا ہے۔

اور جو لوگ اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کریں تو یہ ان کے دل کے تقویٰ و پرہیز
گاری کی ایک بات ہے۔

اور جو اللہ کی محترم چیزوں کی تعظیم کرے یہ اس کے رب کے ہاں اس کے
لئے بہتر ہے۔

ایمان والوں (یعنی کامل ایمان والوں اور وہ علماء ہیں) کی تعظیم کے لئے

اپنے بازو بچھا دو۔

اور جو لوگ (کامل) ایمان والوں اور ایمان والیوں (علماء و عالمات) کو ناحق تکلیف دیتے ہیں وہ بڑا بہتان اور گناہ اٹھاتے ہیں۔

اور صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

بے شک اللہ عزوجل نے فرمایا جو میرے ولی کو تکلیف پہنچائے گا میرا اس سے اعلان جنگ ہے۔

نیز حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ

جس نے عالم دین کو تکلیف پہنچائی اس نے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچائی اور جس نے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی۔

امام جمال الدین محمد بن عبدالرحمن بن عمر حبیشیؒ بشرطی التعریف فی حملۃ العلم الشریف میں علماء کرام کی خدمت میں بعض مشائخ کی نصیحت عربی زبان میں پیش کرتے ہیں، ہم ان کا ترجمہ پیش کرتے ہیں۔

کہ جب حکمران دین سے دور ہو جائیں، اسلام کا نام لیں مگر کام اسلام کے برعکس کریں علم و علماء کی ناقدری کریں تو اس وقت علماء کو صبر و تحمل اختیار کرتے ہوئے تقویٰ و طہارت، خداخونی و پرہیزگاری کے راستہ پر چلتے ہوئے ان حکمرانوں سے الگ تھلگ ہو کر قرآن و سنت و فقہ اسلامی کے علوم کو اپنی ہمت و طاقت کے مطابق فروغ دیتے رہنا چاہئے اللہ تعالیٰ ان کا مددگار ہوگا۔

ان کے اشعار کا ترجمہ یہ ہے۔

ان کے پڑھنے پڑھانے کو اپنا محبوب مشغلہ بنا لیں

صحیح بخاری و صحیح مسلم اور حجۃ الاسلام امام محمد غزالیؒ کی کتاب احیاء العلوم بھی پڑھیں اور پڑھائیں اور تقویٰ و پرہیزگاری کا درس تھامے رکھیں اور پیش آنے والی تکلیفوں اور آزمائشوں کو صبر سے برداشت کریں اور دین کے نور سے دل و دماغ کو قوت پہنائیں اور شریعت مصطفیٰ ﷺ پر چلتے اور حتی الامکان اس کی تبلیغ کرتے ہوئے اس پر قائم رہیں اور ظالموں کو ان کے حال پر چھوڑ دیں کہ جو گناہ کر رہے ہیں کر لیں انہیں اپنے لئے عذاب الہی کو دعوت دینے دیں اور اپنی عاقبت خراب کرنے دیں رسول اللہ ﷺ کی سنت اور آپ کے طریقہ پر چلنے کے سوا کہیں بھلائی اور

برکت نہیں بلاشبہ ایسے حال میں دین پر اور حضور اکرم ﷺ کی سنت پر عمل کرنا مشکل ہے لیکن اس کا انجام ہمیشہ کی راحتیں اور سکون اور آرام و اطمینان ہے جو لوگ اللہ کی نافرمانی اور خلاف شرع باتوں کی طرف بلائیں ان کا ساتھ نہ دیں بلکہ ان کے مقابلہ میں قرآن و سنت کی اتباع پڑٹے رہیں اور کسی کی پرواہ نہ کریں انشاء اللہ اللہ کے فضل و کرم سے آخر آپ سرخرو ہوں گے اللہ کی مدد آپ کے ساتھ ہوگی اور لوگ آخر کار آپ کے قدموں میں آکر پڑیں گے کیونکہ گناہوں میں سکون اور اطمینان نہیں گناہ گار بالآخر تنگ آکر پرہیزگاروں کا دامن پکڑنے پر مجبور ہوتے ہیں

کچھ اور اشعار پیش کرتے ہیں عربی عبارت ساتھ ترجمہ کے۔

فيا خير خلق الله يا خير مرسل

لقد هجروا الشرع الشريف الذي تما

اے اللہ کی مخلوق میں بہتر ہستی اے سب رسولوں میں بہتر رسول

لوگوں نے اس شرع شریف کو چھوڑ دیا جو کامل و مکمل ہے

اتيت به من عند ربك موضحا

نشرات حکم اللہ و الحل و الحرما

جو آپ اپنے رب کی طرف سے لائے وضاحت فرماتے ہوئے

اللہ کے احکام کی اور حلال و حرام کی۔

اليك شكونا يا رسول الهنا

و فيك تشفعنا لنكفي بك الهضما

اے ہمارے اللہ کے رسول ہم آپ کے حضور شکایت لائے اور آپ کی شفاعت

ہمارا سہارا ہے تاکہ ہم آپ کے وسیلہ سے اللہ مصیبت میں ہمیں کافی ہو۔

وبالانبياء و الصالحين اولى التقى

سألناك يا الله ان تجبر الكلما

اے اللہ ہم نبیوں اور نیکوں پر ہیز گاروں کے وسیلے سے تجھ سے

سوال کرتے ہیں کہ تو ہمارے دکھوں کو ٹھیک کر دے۔

فتنصر خدام الشريعة و النبي

و ترزقهم عزا و تعطيمهم فهما

اور تو شریعت اور نبی ﷺ کے خدمتگار علماء کی مدد فرما اور انکو

عزت اور فہم عطا فرما اور ان کے دشمنوں کو تباہ و برباد فرما۔

بجاہ رسول اللہ نسال فاکفنا

علیہ صلوة اللہ نوفی بہا النظم

ہم تجھ سے تیرے رسول ﷺ کی عظمت کے وسیلہ سے سوال کرتے ہیں کہ تو ہی ہمیں ہر بات میں کافی ہو جا بس اس پر ہم اپنی نظم کو پورا کرتے ہیں۔

﴿ حضرت عبداللہ بن مبارک ﴾

امام اعظم ابوحنفیہ علیہ الرحمۃ کے شاگرد رشید جو بڑے عالم و فقیہ و مجتہد ہونے کے ساتھ صاحب مال و دولت بھی تھے اور ان کا بہت بڑا وسیع کاروبار تجارت تھا وہ اولیا ء اللہ کے گروہ ”ابدال“ میں سے تھے ان کے بارے میں ہے۔

كان ينفق على طلبة العلم في كل سنة مائة الف
درهم ويقول للفضيل بن عياض لولاك واصحاب
ما اتجرت وكان يقول للفضيل واصحابه لا تشتغلوا
ابطلب الدين اشتغلوا بالعلم وانا افيكم المؤونة۔

ترجمہ:-

دین کے علم کے پڑھنے پڑھانے والوں پر ہر سال ایک لاکھ درہم خرچ کرتے تھے اور حضرت فضیل بن عیاض جن کا مدرسہ تھا اور طلبہ ان سے پڑھتے تھے، ان سے امام عبداللہ بن مبارک فرماتے تھے اگر آپ اور آپ کے طلبہ نہ ہوتے تو میں تجارت چھوڑ دیتا میں اس لئے تجارت کرتا ہوں کہ کما کر علماء و طلبہ کی تمام ضروریات

پوری کروں اور حضرت فضیل بن عیاض سے اور ان کے شاگردوں سے فرماتے آپ لوگ کسی سے پیسے مانگنے یا اپنی ضروریات کے لئے کچھ کمانے کا کام نہ کرو صرف علم کے پڑھنے پڑھانے میں مشغول رہو اور تمہارے تمام اخراجات کا میں ذمہ دار ہوں۔
(روح البیان ۱: ۲۹۰)

مسائل

اس سے کئی مسئلے ثابت ہوتے ہیں ایک یہ کہ سب سے بہترین مصرف دین کی خدمت میں مصرف علماء و طلباء ہیں۔ دوسرا یہ کہ ایک مسلمان کو اس بات کی زیادہ ہی فکر ہونی چاہیے کہ قرآن و سنت کے علوم کو پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ جاری رہنا ضروری ہے تیسرا یہ کہ صاحب مال پر فرض ہے کہ وہ دین کے علم کو فروغ دینے والے علماء و طلبہ کی دل کھول کر اور سب بڑھ چڑھ کے مدد کرے۔

اور یہ ہمارے سنی بھائی جو اپنے دینی مدارس کو کبھی نہیں پوچھتے اور نہ ان کی مدد کرتے ہیں بلکہ اپنی کمائی نعت خوانیوں، قوالیوں، عرسوں، غلافوں اور غیر ضروری دیگر مصارف پر خرچ کرتے ہیں خاتماً ہوں اور درباروں کے گلوں اور صندوقوں میں ڈالتے وہ اپنے مسلک کو کمزور کر رہے ہیں ان کے یہ مصارف و اخراجات قبول نہ ہوں گے کیونکہ علم قرآن و سنت کو فروغ دینا فرض ہے اور یہ دوسرے کام زیادہ سے زیادہ نوافل و مستحبات کے درجہ میں آتے ہیں اور مسلم مسئلہ ہے کہ فرائض کو چھوڑ کر مستحبات و نوافل ادا کرنے والے کے مستحبات و نوافل واپس اس کے منہ پر مارے جاتے ہیں۔ قبول نہیں کئے جاتے جبکہ ہمارے ملک کے وہ مدرسے جہاں قرآن و سنت فقہ و اصول و عقائد دینی بنیادی و منتہی درجے تک کی تعلیم دی جاتی ہے ان میں اکثر اس قدر

ضروریات ہیں کہ وہ طلبہ اور اساتذوں کے وظیفے گیس اور بجلی کے بل ادا کرنے سے قاصر و پریشان رہتے ہیں مگر ہمارے مخیر اور مالدار حضرات اپنے ملک و دین کے ان اہم اداروں کی ضروریات سے لاپرواہ ہو کر اپنی دولت نعتھو انیوں، عرسوں، قوالیوں، پیروں و فقیروں، خانقاہوں، درباروں، غلافوں اور گیارھویں وغیرہ پراڑاتے جا رہے ہیں۔

حالانکہ اس سے دین کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ دولت کا بے جا اور غیر ضروری

اصراف ہے۔

ممکن ہے کہ تو جس کو سمجھتا ہے بہا راں

اوروں کی نگاہوں میں وہ موسم ہو خزاں کا

﴿یحییٰ برمکی اور حضرت سفیان ثوری﴾

یحییٰ برمکی علیہ الرحمۃ حضرت سفیان ثوریؒ کو ہر ماہ ایک ہزار درہم دیا کرتے تھے اور کہا کرتے کہ آپ دنیا کے معاملہ میں بے فکر ہو کر دین کے کام میں مشغول رہیں۔ حضرت امام سفیان ثوریؒ روزانہ رات کو اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہو کر یوں دعا کرتے تھے۔

”اللهم ان یحییٰ کفانی امر الدنیا فاکفہ امر

الآخرة“

ترجمہ:-

اے اللہ یحییٰ نے دنیا کے معاملہ میں مجھے بے فکر کر دیا تو اسے آخرت کے

معاملہ میں بے فکر کر دے۔

تو جب تکھی برکتی کا انتقال ہوا تو ان کے کچھ ساتھیوں نے انکو خواب میں دیکھا اور ان سے پوچھا ”ما صنع اللہ بك“ کہ اللہ نے آپ کے ساتھ قبر میں کیا سلوک کیا؟ تکھی نے جواب دیا ”غفر لی بدعاء سفیان“ کہ اللہ نے سفیان ثوری کی دعا سے مجھے بخش دیا۔

معلوم ہوا کہ جو مالدار دین کے علوم پڑھنے پڑھانے والے علماء کی مدد کر کے ان کو دنیا کے معاملہ میں بے فکر کر دیتے ہیں اس نیک عمل کی برکت اور ان علماء کی دعاؤں سے وہ بخشے جاتے ہیں۔

اس بات کا خیال رہے علماء سے وہ علماء مراد ہیں جو واقعی عالم ہیں اور عالم وہ ہیں جو عربی عبارت جو اعراب (زبر زیر پیش) کے بغیر ہوتی ہے اسے فر فر پڑھ کر اس کا ترجمہ و مفہوم بیان کر سکیں۔

وہ نہیں کہ جن کے پاس صرف نام کی سند ہے یعنی درس نظامی کی سند اور نہ ہی وہ حضرات جو عربی عبارت پڑھنے اور اس کا ترجمہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے ہیں جبکہ اپنے نام کے ساتھ مفتی، علامہ اور خطیب پاکستان لگائے پھرتے ہیں۔ عوام و خواص کو عالم کا یہ فرق ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔

صائب مرحوم نے شعر کہا ہے۔

تیرہ روز ان جہانرا بچراغ درباب

تاپس مرگ ترا شمع مزارے باشد

کہ ایسے علماء کو چراغ لے کر ڈھونڈھ جو علم کی خدمت میں شب و روز

مصروف ہیں مگر ان کے پاس گزارے کے لئے کچھ نہیں اگر تو نے انہیں تلاش کر کے دنیا کے معاملہ میں ان کو بے فکر کر دیا تو یقین رکھ کہ مرنے کے بعد ترے مزار پر چراغ جلتے ہوں گے۔

(تفسیر روح البیان ج ۱ ص ۲۹۵، ۲۹۶)

﴿ شفاعت عالم ﴾

امام مقاتل بن حیان جو اپنے زمانہ کے بڑے عالم و محدث و فقیہ تھے اور امام شعمی و مجاہد و ضحاک و عکرمہ و سالم بن عبد اللہ و عمر بن عبد العزیز کے شاگرد اور حضرت ابراہیم ادھم عبد اللہ بن مبارک و غیر ہما کے استاذ تھے و حدیث کے امام تھے ۱۵۰ھ میں وفات پائی یعنی حضرت امام ابو حنیفہؒ اور انکی وفات ایک ہی سال میں ہوئی وہ فرماتے ہیں کہ

اذا انتهى المؤمن الى باب الجنة يقال له لست
بعالم ادخل الجنة ويقال للعالم قف على باب الجنة
واشفع للناس

(روح البیان ج ۹ ص ۲۰۲)

ترجمہ:-

جب مومن جنت کے دروازے پر جائیگا تو اس سے کہا جائے گا تم عالم نہیں ہو جاؤ جنت میں اور عالم سے کہا جائیگا ٹھیرو۔ جنت میں اکیلے نہ جاؤ اور گنہگاروں کی شفاعت کر کے ان کو بخشوا کر جنت میں ساتھ لے جاؤ۔

﴿ حرف آخر و عوت خیر ﴾

بحمد اللہ، کتاب اختتام کو پہنچی یہ حرف آخر اس بات کے بارے میں ایک عرض کے طور پر ہے کہ ہم نے بڑی تحقیق سے یہ کتاب مختصر عرصہ میں لکھی ہے اس کے لکھنے کا مقصد عوام و خواص کو قرآن و سنت کے علوم کی ضرورت و اہمیت سے آگاہ کرنا ہے تاکہ وہ دین کے علم سے نہ خود محروم رہیں اور نہ اپنی اولاد کو محروم رکھیں۔ ڈاکٹر، انجینئر وغیرہ بن کر دنیا کمائیں گے مگر دین کے علم کی دولت سے محرومی بہت بڑی محرومی ہے آپ اپنی اولاد کو چاہے کچھ بنائیں مگر پہلے دین کی تعلیم ضرور دلوائیں تاکہ وہ قرآن و سنت کی تعلیمات اور ائمہ دین مجتہدین کی ہدایات سے براہ راست استفادہ کر کے گمراہی سے نہ خود بچ سکیں بلکہ دوسروں کو بھی بچا کر بے حد ثواب کمائیں۔

صدقہ جاریہ

- کاتھواب حاصل کیجئے -

ہماری کتابیں مستحقین کو مفت (فی سبیل اللہ) تقسیم ہوتی ہیں ہم بجز اللہ تعالیٰ اب تک تقریباً لاکھ کے قریب کتابیں مستحقین علماء و طلباء و دانشوروں اور ذوق مطالعہ رکھنے والوں میں مفت تقسیم کر چکے ہیں جس کی وجہ سے ادارہ ہذا تین لاکھ کا مقروض ہو چکا ہے۔ آئیے آپ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لیجئے۔ اپنے نام سے یا اپنے والدین یا دیگر مرحومین عزیزوں کو صدقہ جاریہ کا ثواب پہچانے کے لئے انکے نام سے ہماری کتابیں چھپوا کر مفت تقسیم کر کے بہت بڑی نیکی جس کا ثواب قیامت تک رہے بلکہ روز بروز بڑھتا چلا جائے گا ثواب کمائیے ان کتابوں کے ذریعے بے شمار لوگوں کی اصلاح ہوتی ہے حدیث شریف میں ہے کہ ایک آدمی کی اصلاح کا جو ثواب ملتا ہے وہ سارے جہان کے سونے چاندی کے راہ خدا میں خرچ کرنے سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔

آئیے اس نیک کام کے لئے قدم اٹھائیے، آخرت کمائیے۔
یہ دنیا فانی ہے یہاں رہ جائیے گی آخرت کا ثواب باقی رہنے اور ساتھ دینے والی دولت ہے۔

برائے رابطہ

پیر طریقت رہبر شریعت ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری۔

فون نمبر 5836261-65-5884477